

300 سے زائد کتب احادیث اور قلمی مخطوطہ جات سے ماخوذ

رفع یدین

کے موضوع پر

نامور غیر مقلد زبیر علی زئی کی کتاب نور العینین کا

محققانہ تجزیہ

فیصل خان

ضیاء العلوم پبلی کیشنز

راولپنڈی - پاکستان

0345-5808018

300 سے زائد کتب احادیث اور قلمی مخطوطات سے ماخوذ

رفع یدین

کے موضوع پر

نامور غیر مقلد و پیروں کی کتاب نور العین کا

محققانہ تجزیہ

فیصل خان

ناشر

ضیاء العلوم پبلیکیشنز

0345-5808018

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات
13	انتساب
15	پیش لفظ
17	تخریج حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
18	تحقیقی نقدان
19	سنن ترمذی میں ”حسن صحیح“ کا ثبوت
20	سنن ترمذی کا قدیم ترین قلمی نسخہ
21	امام ابو داؤد کی جرح کی حقیقت
22	سنن ابی داؤد روایت کرنے والے قدیم شاگرد
23	سنن ابی داؤد روایت کرنے والے متاخر شاگرد
24	امام الولوی کے نسخے کی اہمیت
24	محدث ابن نقطہ رحمہ اللہ کی تحقیق
25	امام ذہبی رحمہ اللہ کی تحقیق
25	امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی تحقیق
25	محدث ابن عساکر کی تحقیق
26	امام منذری رحمہ اللہ کی تحقیق
26	امام ابن القیم رحمہ اللہ کی تحقیق

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب رفع یدین
مصنف فیصل خان
ناشر سید جمید الدین شاہ صاحب
کمپوزنگ محمد عمران شیخ
صفحات 128

اسلامک بک کارپوریشن

اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی 5536111-051

ملنے کے پتے

- (۱) شبیر برادرز
(۲) ضیاء القرآن گنج بخش روڈ
(۳) مکتبہ نوریہ رضویہ
(۴) شبیر بک سنٹر راولپنڈی
(۵) احمد بک کارپوریشن
(۶) مکتبہ غوثیہ
(ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی)
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

26	امام زلیعی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
26	حافظ ابن حجر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
27	امام ابو زرہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
27	ابن داسۃ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے نسخے کی اہمیت
27	محدث ابن عطیہ اندلسی کی تحقیق
28	امام خطابی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
28	امام ابو نعیم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
29	سنن ابی داؤد کے اقلیمی نسخہ
30	خطیب بغدادی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے نسخہ کی اہمیت
33	سنن ابی داؤد کا اہم ترین قلمی مخلوطہ
35	امام سفیان ثوری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا طبقہ ثانیہ کی بحث
36	زبیر علیہ کی صاحب کا امام حاکم کی عبارت میں تحریف
37	کیا زبیر علیہ کی صاحب کا امام حاکم کے قول سے اتفاق کرتے ہیں؟
41	زبیر علیہ کی صاحب کا امام حاکم کے قول سے اختلاف
41	امام حاکم کی سفیان ثوری کی عن والی روایات کی تصحیح
41	زبیر علیہ کی صاحب کا امام حاکم کے قول کو وہم قرار دینا
43	سفیان ثوری کا طبقہ ثانیہ کا مدلس
43	حافظ صلاح الدین العلامی کی تحقیق

43	امام ابن سبط الجلی کی تحقیق
43	امام ابو زرہ عراقی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
43	حافظ ابن حجر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی تحقیق
44	بدیع الدین راشدی کی تحقیق
44	حافظ گوندلوی کی تحقیق
44	محب اللہ راشدی کی تحقیق
46	تدلیس پر زبیر علیہ کی صاحب کے ادھام
49	زبیر علیہ کی صاحب کا عرب عالم مسفر بن غرم اللہ کی تحقیق پر اعتماد
53	سفیان ثوری کی تدلیس پر علمی بحث اور مدلس کا معنی
54	حافظ ابن حجر <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے النکت علی ابن صلاح میں طبقات
55	حافظ ابن رجب کے قول کی تحقیق
56	امام شافعی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے تدلیس پر قول کی تحقیق
57	امام یحییٰ بن معین <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے قول کا جائزہ
59	حافظ ذہبی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے قول کا جائزہ
60	حافظ ذہبی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا تدلیس اور ارسال کو ایک قرار دینا
60	حافظ ذہبی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا سفیان ثوری کی احادیث کی تصحیح
61	مدلس راوی کا حکم
61	امام بخاری اور سفیان ثوری کی تدلیس

61	حافظ ابن کثیر اور سفیان ثوری کی تدلیس
62	حافظ صلاح الدین علائی اور سفیان ثوری کی تدلیس
63	سفیان ثوری کی تدلیس جمہور محدثین کی نظر میں
63	امام نسائی <small>رحمہ اللہ</small> اور سفیان ثوری کی تدلیس
63-64	سنن نسائی میں سفیان ثوری کی روایات
66	امام ترمذی اور سفیان ثوری کی تدلیس
66	سنن ترمذی میں سفیان ثوری کی روایات
69	امام ابوداؤد اور سفیان ثوری کی تدلیس
69	سنن ابی داؤد میں سفیان ثوری کی روایات
72	امام ابن ماجہ اور سفیان ثوری کی تدلیس
72	سنن ابن ماجہ میں سفیان ثوری کی روایات
74	صحیح ابن حبان میں سفیان ثوری کی روایات
75	حافظ ابن حبان اور سفیان ثوری کی تدلیس
76	امام احمد بن حنبل اور سفیان ثوری کی تدلیس
77	مسند احمد میں سفیان ثوری کی روایات
82	امام حاکم اور سفیان ثوری کی تدلیس
82	مستدرک حاکم میں سفیان ثوری کی روایات
83	امام حاکم کے اقوال میں تعارض

85	امام ابن خزیمہ اور سفیان ثوری کی تدلیس
86	امام ابوزید الرازی اور سفیان ثوری کی تدلیس
86	امام دارقطنی اور سفیان ثوری کی تدلیس
86	امام ابن جارود کی تحقیق
86	امام خطیب بغدادی اور سفیان ثوری کی تدلیس
87	دارقطنی میں سفیان ثوری کی روایات
88	امام شہاب الدین بوسیری کی تحقیق
88	حافظ عراقی <small>رحمہ اللہ</small> کی تحقیق
88	امام شافعی اور سفیان ثوری کی تدلیس
88	امام یحییٰ بن معین اور سفیان ثوری کی تدلیس
88	امام ابوجعفر طبری اور سفیان ثوری کی تدلیس
89	زبیر علیہ کی صاحب کا علمی دھوکا
90	زبیر علیہ کی صاحب کا طبقات کا انکار کرنا
91	سفیان ثوری کی متابعت
91	الزامی جواب
92	امام دارقطنی کی تحقیق
92	امام دارقطنی کا حدیث کی تصحیح
92	سفیان ثوری کا صیغہ تحدیث

93	سفیان ثوری کی متابعت
94	سفیان ثوری کے شواہد
94	زبیر علیہ کی صاحب کا شواہد سے استدلال
95	ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی حیثیت
98	سفیان ثوری کی تدلیس نہ کرنے کے داخلی ثبوت
100	سفیان عن عاصم بن کلیب کی فنی حیثیت
103	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث پر اعتراضات کا جائزہ
103	حضرت عبداللہ بن مبارک کے اعتراض کا جائزہ
105	محدث مغلطی رحمہ اللہ کا جواب
105	امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ کا جواب
105	امام ترمذی رحمہ اللہ کا جواب
105	امام بدرالدین عینی رحمہ اللہ کا جواب
106	امام ابن قطان رحمہ اللہ کا جواب
106	علامہ دارقطنی رحمہ اللہ کا جواب
107	محدث وصی احمد رحمہ اللہ کا جواب
107	امام شافعی رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ
108	امام طحاوی رحمہ اللہ کا جواب
109	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ

109	امام احمد رحمہ اللہ کے جرح کی حقیقت
109	امام احمد کا حدیث سے استدلال اور تصحیح
109	جزء رفع یدین میں تحریف
110	امام ابو حاتم الرازی کے اعتراض کا جائزہ
110	امام ابو حاتم کا تشدد اور مصحت ہونا
110	امام ابو حاتم کا ابو حمید ساعدی رحمہ اللہ کی حدیث پر جرح
111	امام ابو حاتم کا سفیان کو احفظ من شعبہ کہنا
112	امام دارقطنی کی جرح کا جائزہ
112	کتاب العلل میں حدیث کی تصحیح کرنا
113	حافظ ابن حبان کے اعتراض کا تحقیقی جائزہ
113	بے سند قول سے احتجاج مردود ہے
114	امام یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ
114	امام یحییٰ بن آدم سے کوئی جرح منقول نہیں ہے
114	امام بزار رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ
115	زبیر علیہ کی صاحب کا امام بزار رحمہ اللہ پر اعتراض کرنا
115	امام محمد بن وضاح رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ
115	عبارت میں تحریف
116	امام بخاری رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

تقریظ

محقق العصر شیخ الحدیث مفتی محمد خان قادری

جامعہ اسلامیہ لاہور

عزیزم فیصل خان معروف معنوں میں عالم نہیں بلکہ انہوں نے کتاب دوستی اور کثرت مطالعہ اپنا شعار بنایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں ذاتی لائبریری میں نادر و نایاب مخطوطے کثرت سے موجود ہیں۔ میں نے اتنا علمی ذخیرہ نجی طور پر کسی عالم کے ہاں بھی نہیں دیکھا۔ فیصل خان کا یہ اقدام بلکہ کارنامہ اہل علم کے لیے قابل رشک اور لائق تقلید ہے۔

اس وقت میرے پیش نظر فیصل خان کی مرتبہ کتاب ”رفع یدین کے موضوع پر نامور غیر مقلد زبیر علیہ کی کتاب نور العینین کا محققانہ تجزیہ“ ہے جو اپنے موضوع سے دلچسپی رکھنے والے اہل علم اور طالبان تحقیق کو بہت سارا سہارا دے گی، علمی حوالے سے بنیادیں فراہم کرے گی اور ان کے تحقیقی سفر کو کم کر کے بہت جلد انہیں منزل آشنا کر دے گی۔

میری دعا ہے کہ عزیز گرامی فیصل خان نے تصنیف و تالیف کی دنیا میں جو پہلا قدم اٹھایا ہے یہ اس کیلئے دارین میں کامیابیوں، نفع اور خیر کا قدم ہو اور ہم معاشرے کو علم آشنا کرنے کیلئے اپنے اپنے حصے کا کردار ادا کرتے رہیں۔

بہت ساری دعاؤں کیساتھ۔

116	امام ابن قنطار کی جرح کا جائزہ
117	امام عبدالحق الاشعریؒ کی جرح کا جائزہ
118	امام ابن ملقنؒ کی جرح کا تحقیقی جائزہ
118	امام النوویؒ کی جرح کا تحقیقی جائزہ
119	امام نصری مروزی کی جرح کا تحقیقی جائزہ
119	امام دارمی کی جرح کا جائزہ
119	بے سند قول سے استدلال
120	امام بیہقیؒ کی جرح کا جائزہ
120	بے سند قول
120	امام حاکم کا اعتراض کا تحقیقی جائزہ
121	ابن القیمؒ کا جواب
127-122	جہور محدثین کرام اور حدیث ابن مسعودؓ محدثین کی تصحیح

تقریظ

شیخ الحدیث غلام مصطفیٰ نوری قادری صاحب

خطیب و مہتمم مرکزی جامعہ مسجد شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال

عزت مآب محترم المقام، وسیع المطالع، محبت العلماء والعلم، عادل منصف مزاج محترم جناب فیصل خان صاحب طول اللہ عمرہ کی محققانہ کتاب رفع یدین کے موضوع پر نامور غیر مقلد زیر علی زئی کی کتاب نور العینین کا محققانہ تجزیہ کے شرف مطالعہ کا موقع نصیب ہوا۔ کتاب کیا ہے ایک تحقیقی کاچمنستان ہے جس کی خوشبوؤں سے عادل، علم دوست، منصف مزاج حضرات کے دل و دماغ معطر ہونگے، تشنگان تحقیق کی پیاس دور کرنے کا ایک عظیم چشمہ ہے، موصوف نے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ غیر مقلد زیر علی زئی کے حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پر اعتراضات کے خوبصورت اور عین اصول کے مطابق محققانہ جوابات دیئے ہیں اور موصوف نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت امام سفیان ثوریؒ طبقہ دوم کے ہی مدلس ہیں جن کی تدلیس منافی صحت نہیں ہے اور موصوف دلائل قاہرہ کے ساتھ ثابت کر دیا ہے کہ کسی ایک قابل اعتماد محدث نے تدلیس ثوری کی وجہ سے اس حدیث کو رد نہیں کیا بلکہ خان صاحب موصوف نے روشن دلائل اور ایک طویل فہرست سے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ سفیان ثوریؒ کی تدلیس اور عن سے روایت کے باوجود محدثین کرام کی ایک جم غفیر نے آپ سے احتجاج کیا ہے اور کئی حضرات نے بالتصریح آپ کی حدیث کو صحیح یا حسن قرار دیا ہے۔ اس کے بعد زیر علی زئی کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ پھر خان صاحب موصوف نے حدیث ابن مسعودؓ ترک رفع یدین والی کے متابعات اور شواہدات پیش کر کے اور بھی سکھ جمادیا ہے۔ اس احقر العباد کی یہ دلی دعا ہے کہ اللہ وحدہ لا شریک، نبی پاک ﷺ کے طفیل اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور خاص وعام کیلئے اسے نافع و مفید بنائے اور مصنف کو اہل اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

بجاء طہ و یسین و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا
و مولانا محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ واولادہ اجمعین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

بندہ ناچیز اپنی اس حقیر کوشش کو

محدث فقیہ الامت امام اعظم

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ

کے نام انتساب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں

جن کی باطنی فیضان کے تصدق سے

بندہ ناچیز کو مطالعہ حدیث کا شوق ہوا۔

گر قول افتد زہے عز و شرف

خادم المسند

فیصل خان

(راولپنڈی)

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحيم

تمام تعریفیں اللہ وحدہ لا شریک کے لیے ہیں اور لاکھوں درود و سلام نبی کریم ﷺ کی ذات پر۔ مسئلہ رفع یدین علماء اسلاف میں مختلف فیہ رہا ہے ہر کوئی اپنی تحقیق پر کار بند رہا۔ اور اس کی وجہ سے کسی کو تنقید کا نشانہ نہ بنایا۔ مگر جوں جوں دور گزرتا رہا لوگوں میں اس مسئلہ میں تشدد بڑھتا رہا۔ اور یہاں تک کہ علماء غیر مقلدین نے ترک رفع یدین پر ہی نماز کی بنیاد رکھی۔ میرا مضمون ترک رفع یدین کی تحقیق کسی مسلکی حمایت میں نہیں ہے۔ میں نے دونوں جانب کے دلائل اور اعتراضات کا جائزہ لیا اور جو اخذ کیا اُسے ضبط قلم کر دیا۔ میری تحقیق سے اختلاف ہونا ایک حقیقت ہے۔ مگر میں اپنے ناقدین سے عاجزانہ التجا کرنا چاہتا ہوں کہ اختلاف صرف اور صرف اصول اور ضوابط کے تحت ہو۔ ویسے اس کتاب میں آج تک کے غیر مقلدین حضرات کے اعتراضات کا مکمل جواب ہے۔ مگر محترم زبیر علیزئی صاحب کی کتاب ”نور العینین“ کو زیر بحث لانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اکثر غیر مقلدین حضرات بحث میں اس کتاب کا حوالہ دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے نہایت محترم زبیر علیزئی صاحب کی کتاب نور العینین فی مسئلہ رفع یدین زیر مطالعہ رہی اور دلائل اور اعتراضات کا جائزہ لیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ مسلکی حمایت میں یہ تحقیق پیش کی گئی ہے اور غیر جانبدارانہ تحقیق سے صرف نظر کیا ہے۔ مجھے جس مقام پر محترم زبیر علیزئی صاحب سے اختلاف ہوا۔ وہاں میں نے نہایت ادب سے اختلاف کیا تحریر میں احترام اور گفتگو کو ملحوظ خاطر رکھا۔ کیونکہ میں تحقیق کے

میدان میں تشدد اور مسلکی تفاوت کے خلاف ہوں۔ میں نے ترک رفع کی حدیث پر معاندین کی طرف سے وارو کیے گئے اعتراضات کا حتی الامکان جواب تحقیقی معیار پر دینے کی کوشش کی ہے۔ میری التجاء طرفین کے علماء کرام سے ہے کہ جہاں کہیں اس کتاب میں کوئی علمی غلطی یا تسامح نظر آئے تو میری رہنمائی کیجئے گا۔ اس مضمون میں کئی کتابوں کے مختلف ایڈیشن سے استفادہ کیا ہے۔ لہذا حوالا جات کا فرق بھی ہو سکتا ہے۔ میں ان مشفق ہستیوں اور تعاون کرنے والے حضرات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی دعاؤں اور کوششوں سے میں اس تحریر کے قابل ہوا۔ سب سے زیادہ مشکور محقق العصر مفتی محمد خاں قادری صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور کا ہوں جن کی فیضانِ نظر نے میری ہر مقام پر رہنمائی کی اور ہمہ وقت مطالعہ کا درس دیا، محدث مفتی عباس رضوی صاحب ریسرچ آفیسر دہلی، محدث العصر مفتی پروفیسر انوار حنفی کوٹ رادھا کشن ضلع قصور اور محقق العصر غلام مصطفیٰ نوری صاحب ساہیوال کا جنہوں نے میری تحقیق کرنے کی کاوش میں رہنمائی کی اور جن کی تحقیقات سے میں نے ہمہ وقت فائدہ اٹھایا۔ میں محترم محبوب الرسول قادری صاحب کا نہایت ہی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں اپنا قیمتی وقت دیا۔

فیصل خان۔ راولپنڈی

Ph: 0321-5501977

ترک رفع یدین فی الصلوٰۃ

حدیث حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حدثنا هناد نا وكيع عن سفیان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمه قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلی بكم صلاة رسول الله ﷺ فصلی فلم يرفع يديه الا في اول مرة.
ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول پاک ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پس آپ نے نماز پڑھی لیکن رفع یدین صرف نماز کی ابتداء میں کیا۔ ایک مرتبہ۔

تخریج:

- | | |
|----------------------------------|---------------------------------------|
| (۱) مسند امام احمد ۱/۳۸۷ | (۲) سنن نسائی ۱/۱۱۷ |
| (۳) سنن ابی داؤد ۱/۱۰۹ | (۴) جامع ترمذی ۱/۵۹ |
| (۵) مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۶ | (۶) سنن الکبریٰ بیہقی ۲/۷۸ |
| (۷) شرح معانی آلا فارطحاوی ۱/۱۶۲ | (۸) المدونة الکبریٰ ۱/۶۹ |
| (۹) محلی ابن حزم ۳/۲۶۵ | (۱۰) التمهید ۹/۲۱۵ |
| (۱۱) مسند ابویعلیٰ ۵/۳۶-۱۳۸ | (۱۲) تاریخ بغداد جزء الحادی عشر ص ۳۲۰ |
| (۱۳) نصب الرایۃ ۱/۳۹۴ | (۱۴) تیسر الوصول ۱/۳۲۶ |
| (۱۵) جمع الفوائد ۱/۷۳ | (۱۶) جامع المسانید ابن کثیر ۲/۲۶۱ |
| (۱۷) اتحاف الممرة ۱۰/۳۹۲ | (۱۸) مختصر الاحکام طوسی ۲/۱۰۳ |

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین کی یہ حدیث واضح دلیل ہے۔
 احناف کا ترک رفع یدین کا دعویٰ ”نم لا یعود“ کے بغیر بھی ثابت ہوتا ہے۔ لہذا اس
 حدیث پر ”نم لا یعود“ کے الفاظ کی زیادتی کا اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔ (حالانکہ یہ حدیث
 ”نم لا یعود“ کے الفاظ کے ساتھ بھی صحیح ہے۔)

نعیر علیزی صاحب نے مسئلہ رفع یدین پر کتاب نور العین ص ۱۲۹ تا ص ۱۳۲ پر
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع الیدین کی حدیث پر مختلف اعتراضات درج
 کیے ہیں۔ مگر یہ علمی اور تحقیقی فقدان ہے کہ ان اعتراضات کا نائدانہ جائزہ لینے کی بجائے
 صرف نقل و نقل پر ہی اکتفا کیا۔ اس مضمون میں یہ کوشش ہوگی کہ ان نقاط کی تحقیق کی جائے
 جو عرصہ دراز سے علمی تشکیک کا شکار ہیں۔ مندرجہ ذیل نقاط پر مضمون کا انحصار ہوگا۔

(۱) سنن ترمذی کے مخطوطہ میں ”حسن صحیح“ کا ثبوت

(۲) امام ابوداؤد کی جرح کی حقیقت

(۳) سنن ابی داؤد کے قلمی نسخوں/مخطوطات کی تحقیق

(۴) امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا طبقہ ثانیہ کے بارے میں تحقیق جائزہ

(۵) تدلیس پر زبیر علیزی کے ادھام

(۶) محدثین کرام کے اعتراضات کا علمی جائزہ

(۷) امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی حدیث کے شواہد

(۸) امام حاکم کی مدلسین کی طبقاتی تقسیم

سنن ترمذی میں ”حسن صحیح“ کا ثبوت

دیگر محدثین کرام کی تصحیح طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ”حسن صحیح“ لکھا
 ہے۔ راقم کے پاس سنن ترمذی کا ایک عمدہ اور نفیس قلمی نسخہ کا عکس محفوظ ہے۔ اس نسخہ پر صحت
 غالب اور خطاء کم ہے۔ جس کا اقرار علامہ احمد شاہ کرنے مقدمہ ترمذی ص ۷۱ پر بھی کیا ہے۔
 علامہ احمد شاہ اس نسخے کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ”وہی نسخہ جیدۃ یغلب علیہا
 الصحۃ وخطاؤها قلیل“۔

یہ قلمی نسخہ دارالکتب المصریہ کی لاہریری میں رقم ۶۳۸ حدیث کے تحت موجود ہے
 اور اس مخطوطہ کی کتابت ۳ رجب ۷۲۶ھ کو ہوئی۔ اس نسخہ کی خصوصیت ہے کہ اس کی ہر
 حدیث کے اختتام پر دائرہ بنا ہوا ہے اور ان دائروں میں نقطے لگے ہوئے ہیں۔ ان دائروں
 اور ان میں لگے ہوئے نقطے کی اہمیت کیا ہے؟ حافظ ابن کثیر اور خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے
 اقوال سے وضاحت کرتے ہیں۔

قال الخطیب بغدادی: وینبغی أن یتروک الدائرة غفلاء فإذا قابلها
 نقط فیہا نقطة. (اختصار علوم الحدیث ص ۱۳۰ حافظ ابن کثیر۔ الجامع فی الاخلاق الراوی و
 آداب السامع ۱/۳۷۳۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ: خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: دائرے کو خالی چھوڑنا چاہیے پھر جب اس
 کی مراجعت کرے تو اس میں نقطہ لگا دے۔

میرے پاس جو سنن ترمذی کے قلمی نسخے کی فوٹو سٹیٹ ہے اس کی ہر حدیث کے
 آخر میں دائرہ بنا ہوا ہے اور ان دائروں میں نقطے لگے ہوئے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ
 یہ نسخہ صحیح ترین اور اصل نسخہ سے مراجعت والا نسخہ ہے۔ لہذا اس نسخہ میں ”حسن صحیح“ کے الفاظ
 کا انکار ممکن نہیں ہوگا۔

امام ترمذی کی تصحیح کے بارے علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام ترمذی سے اس حدیث کے بارے میں صحیح کے لفظ نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ ”فقد قال الترمذی حدیث ابن مسعود حدیث صحیح“

شرح الہدایۃ ۱/۶۶۳، شرح سنن ابی داؤد ۳/۳۴۱

علامہ بدر الدین عینی کی تحقیق سے اس قلمی نسخہ کی بھی توثیق ثابت ہوتی ہے جس میں ”حسن صحیح“ کے لفظ موجود ہیں۔ لہذا کسی نسخہ میں ”حسن“ اور کسی نسخہ میں ”حسن صحیح“ کے الفاظ صرف اختلاف نسخہ کی وجہ سے ہے۔

جامع ترمذی دار لکتب المصریہ کے قلمی نسخے کا عکس

عبد اللہ بن المارلہ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَصْلَىٰ بِكُمْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلِّ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ۖ وَفِي الْمَاءِ عَنِ الرَّائِزِ عَارِبٍ ۖ قَالَ أَبُو عِيسَى

أَجَدْتُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ دَاوُدَ حَدَّثَ حَسَنًا وَبِهِ تَقْوَلُ غَيْرَ وَاجِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَأْبُوتِ رَفَعُوا قَوْلَ سَعْدٍ زَاهِلَ الْوُجُوهِ
وَاحْتَلَفَ عَنْ مَالِكٍ فِي رَفْعِ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَوَى الْوَلِيدُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ وَهَبٍ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ مِنْ رَفْعِ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ ۖ

امام ابو داؤد کی جرح کی حقیقت

زبیر علی زئی صاحب نور العینین ص ۱۳۲ پر مختلف محدثین کرام سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین والی حدیث پر امام ابو داؤد کی جرح ”ہذا حدیث مختصر من حدیث طویل و لیس ہو بصیغ علیٰ هذا اللفظ“ نقل کرتے ہیں۔ ان محدثین کرام کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ التحقیق فی اختلاف الحدیث ۱/۲۷۸

(۲) ابن عبدالبر اللاندی رحمۃ اللہ علیہ التہذیب ۳/۲۲۰

(۳) ابن عبد البادی رحمۃ اللہ علیہ التتبع ۱/۲۷۸

(۴) ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تلخیص الجیر ۱/۲۲۲

(۵) ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ البدرا لمیز ۳/۹۳

(۶) ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ بیان الوہم ۳/۳۶۵

(۷) شمس الحق عظیم آبادی عون العمود ۳/۴۴۹

نوٹ:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”التنقیح کتاب التحقیق فی احادیث تعلیق“ پر امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کی اس جرح کے الفاظ نقل نہیں کئے۔ کیونکہ ان کی یہ کتاب امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب التحقیق پر تعلیق ہے۔ لہذا انہوں نے اس کتاب میں ابن جوزی کا امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ سے جرح نقل کرنے پر اتفاق نہیں کیا۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جو سنن ابی داؤد کا نسخہ تھا اُس میں ابو داؤد کی جرح منقول نہیں تھی۔

تحقیقی جائزہ

امام ابو داؤد کی جرح کی حقیقت جاننے کے لئے اس بات کی وضاحت اہمیت رکھتی ہے کہ اس جرح کو نقل کرنے والے کونسے شاگرد ہیں اور اس جرح کی حیثیت دوسرے شاگردوں کے مقابلے میں کیا ہے۔ اکثر محدثین کرام اپنے قول سے رجوع کر لیتے ہیں اور اس کا اندازہ اکثر قدیم اور جدید شاگردوں سے باآسانی لگایا جاتا ہے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ اگر کسی محدث کے ایک موضوع کے بارے میں دو اقوال وارد ہو تو متاخر اور جدید قول کی اہمیت اور قابل قبول ہوتا ہے۔ اور قدیم قول مرجوع قرار پائے گا۔ محدثین کرام نے صراحت کی ہے کہ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے بغداد سے ۲۷۱ھ میں بصرہ کی طرف ہجرت کی۔ اور امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے سنن ابی داؤد اپنے تلامذہ کو تقریباً ۳۵ مرتبہ املاء کروائی۔ ان تلامذہ میں کچھ قدیم اور کچھ متاخر تلامذہ ہیں۔ (دیکھئے تاریخ بغداد ۹/۵۹)

حافظ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء ۱۳/۲۰۵ پر تصریح کی ہے کہ امام ابو داؤد نے مندرجہ ذیل ۷ شاگردوں کو اپنی سنن املاء کروائی۔

سنن ابی داؤد روایت کرنے والے قدیم تلامذہ

امام ابو داؤد سے مندرجہ ذیل قدیم تلامذہ نے سنن ابی داؤد روایت کی۔

(۱) ابویسحاق بن موسیٰ بن سعید الرطبی الوارقی رحمہ اللہ ۳۲۰ھ (انظر تاریخ بغداد ۶/۳۹۵)

(۲) ابوالطیب احمد بن ابراہیم ابن الاشجانی بغدادی رحمہ اللہ

(۳) ابوحنن علی بن الحسن بن الانصاری رحمہ اللہ (انظر تاریخ بغداد ۱۱/۳۸۲)

سنن ابی داؤد روایت کرنے والے متاخر تلامذہ

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کیونکہ آخری عمر میں بغداد سے بصرہ ہجرت کی تھی۔ لہذا بصری شاگردوں کو امتیازی حیثیت حاصل ہے اور ان کی روایت یہی متاخر/جدید قرار پائے گی۔ امام ابو داؤد سے مندرجہ ذیل متاخر تلامذہ نے سنن ابی داؤد روایت کی۔

(۱) ابوبکر احمد بن سلمان البخاری بغدادی ۳۳۸ھ

(۲) ابوسعید احمد بن محمد بن سعید بن زیاد بن الاعرابی البصری ۳۳۱ھ

(۳) ابوبکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق بن داسر البصری ۳۳۶ھ

(۴) ابوبلی محمد بن احمد بن عمرو اللؤلؤی البصری ۳۳۳ھ (سیر اعلام ۱۵/۳۰۷)

محدث علاء الدین مغلطائی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام حافظ محدث مورخ علاء الدین مغلطائی ۷۶۲ھ نے اس بات کی وضاحت کی کہ امام ابو داؤد سے یہ جرح ان کے شاگرد ابن العبد الانصاری نے روایت کی ہے۔ ”ذکرہ ابو داؤد فی روایت ابن العبد“ شرح سنن ابن ماجہ ۵/۱۳۶۸۔

محدث علاء الدین کی تحقیق سے یہ ثابت ہوا کہ امام ابو داؤد سے یہ جرح صرف ابن العبد الانصاری کے کسی ایک نسخے میں موجود ہے۔ محدثین کرام کی صراحت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابن العبد الانصاری رحمہ اللہ امام ابو داؤد کے قدیم شاگرد ہیں۔ اور ان سے جرح مرجوع ہے۔ اور دیگر متاخر تلامذہ امام ابو داؤد سے یہ جرح نقل نہیں کرتے۔ ابتداء میں امام

ابوداؤد اس جرح کے قائل تھے مگر جب ان کے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی صحت ثابت ہوگئی تو اس قول سے رجوع کر لیا اور جب آخری مرتبہ اپنے شاگرد ابوعلی اللؤلؤی کو سنن ابی داؤد اطاء کروائی تو اس جرح کو حذف کر دیا اور اس کی صحت کی طرف رجوع کیا۔

ابوعلی ابن عمر واللؤلؤی رحمہ اللہ کے نسخے کی اہمیت کے بارے محدثین کرام کے فیصلے

مندرجہ ذیل محدثین کرام نے اپنی تحقیق ابن عمر واللؤلؤی رحمہ اللہ کے نسخے کے بارے میں لکھی ہے۔

(۱) محدث ابن نقطہ رحمہ اللہ کی تحقیق:

محدث ابن نقطہ سنن ابی داؤد بالروایت اللؤلؤی رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”کان ابو علی اللؤلؤی قد قراء هذا الكتاب على ابی داؤد عشرين سنة“ وکان وراقه والوارق عندهم: القاری وکان هو القاری لكل قوم یسمعونہ، وأن الزیادات النبی فی روایة ابن واسه حذفها أبو داؤد آخرأء لشي كان یریه فی اسناده“ فلدنک تفاوتاً. (اتقید ابن نقطہ جلد

اصہ ۳۳)

(۲) امام ذہبی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام ذہبی رحمہ اللہ سنن ابی داؤد بالروایت اللؤلؤی کے بارے لکھتے ہیں۔

”وروايته آخر الروایات عن ابی داؤد“

(سیر اعلام النبلاء جلد ۱۵ صہ ۳۰۷)

(۳) امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ ”مرقاۃ الصعود“ میں لکھتے ہیں۔

”لأنها من آخر ما أملی داؤد، وعليها مات“

(۴) محدث ابن عساکر رحمہ اللہ کی تحقیق:

محدث ابن عساکر رحمہ اللہ اپنی کتاب ”الاشراف علی معرفة الاطراف“ میں ابوعلی بن عمر واللؤلؤی کے نسخے کو ہی ترجیح دی ہے۔ اس کے علاوہ محدث ابن عساکر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تاریخ دمشق میں سنن ابی داؤد کی تقریباً ۴۴ روایتیں نقل کیں ہیں۔ جس میں صرف ۳۲ روایتیں اللؤلؤی کے نسخے اور صرف ۲ روایتیں ابن واسہ کے نسخے سے نقل کی ہیں۔

(دیکھیے تاریخ دمشق ۱۵/۳۲۰، ۱۷/۱۵۴، ۱۸/۲۸۰، ۱۹/۴۷۴، ۲۰/۲۳۱)

(۵) غیر مقلد مولانا عظیم آبادی کی تحقیق:

مولانا عظیم آبادی سنن ابی داؤد بالروایت اللؤلؤی کے بارے لکھتے ہیں۔

”روایة اللؤلؤی هی المروجة فی دیارنا الهندیہ و دیار الجاز و بلاد المشرق من العرب“ بل اکثر بلاد“ وھی المفهومة من السنن لابی داؤد عند الاطلاق“

(مقدمہ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ۱۴/۲۰۱)

(۶) امام منذری رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام منذری رحمہ اللہ نے اپنی مختصر سنن ابی داؤد میں ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ پر ہی اعتماد کیا اور لؤلؤی کے نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۷) علامہ ابن القیم حنبلی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام ابن القیم رحمہ اللہ نے تہذیب السنن میں ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ کو ہی بنیاد بنایا اور اس نسخہ کی روایات نقل کی جس سے لؤلؤی کے نسخے کی اہمیت بیان ہوتی ہے۔

(۸) امام زیلعی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام زیلعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب نصب الراية میں اللؤلؤی کے نسخہ سے احتجاج کیا اور لؤلؤی کے نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۹) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی تحقیق:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب بلوغ المرام میں ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ پر اعتماد کیا اور لؤلؤی کے نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۱۰) محدث ابن ارسلان رحمہ اللہ کی تحقیق:

محدث ابن ارسلان رحمہ اللہ نے سنن ابی داؤد کی شرح لکھتے ہوئے ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ پر اعتماد کیا اور روایات نقل کیں۔

(۱۱) امام ابوزرعہ رحمہ اللہ کی تحقیق:

محدث ابوزرعہ عراقی رحمہ اللہ نے بھی شرح سنن ابی داؤد کی شرح ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ سے احتجاج کیا اور اسی نسخہ سے روایات نقل کیں۔

(۱۲) امام ابوالحسن سندھی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام ابوالحسن رحمہ اللہ نے حاشیہ سنن ابی داؤد میں ابوعلی اللؤلؤی کے نسخہ کو بنیاد بنایا۔ اس بحث سے یہ واضح ہو گیا کہ جمہور محدثین کرام کے نزدیک امام ابوعلی اللؤلؤی البصری کا نسخہ ہی رائج، متداول اور مشہور ہے اور سنن ابی داؤد کا اطلاق صرف لؤلؤی کے نسخہ پر ہی ہوگا۔ اللؤلؤی کے کسی نسخہ میں امام ابوداؤد کی یہ جرح موجود ہی نہیں ہے۔

ابن داستہ رحمہ اللہ کے نسخہ کی اہمیت کے

بارے محدثین کرام کے فیصلے

اس مقام پر اس بات کی بھی وضاحت ضروری ہے کہ اللؤلؤی کے نسخہ کے بعد کس نسخہ کی اہمیت ہے۔

(۱) محدث ابن عطیہ الاندلسی رحمہ اللہ کی تحقیق:

محدث ابن عطیہ الاندلسی سنن ابی داؤد بالروایت ابن داستہ کے بارے لکھتے ہیں۔

”الذی اعتمدہ من هذا الروایات ابی بکر بن داستہ“ فہی

اکمل الروایات وأحسنها“ (فہرست ابن عطیہ ص ۸)

(۲) محدث ابن خیر الاندلسی رحمہ اللہ کی تحقیق:

محدث ابن خیر الاندلسی رحمہ اللہ ابن داستہ کے نسخہ کے بارے لکھتے ہیں۔

”روایۃ ابی بکر بن واسطہ اکمل الروایات کلھا“

(فہرست ابن خیر ص ۱۰۴)

(۳) امام خطابی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام خطابی رحمہ اللہ نے اپنی شرح معالم السنن میں ابن داستہ رحمہ اللہ کے نسخہ کو ہی بنیاد بنایا۔

(۴) امام ابو نعیم رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام ابو نعیم الاصفہانی رحمہ اللہ نے نسخہ ابن داستہ کو بالا جازۃ روایت کی جس سے اس

نسخہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(۵) امام بیہقی رحمہ اللہ ۳۵۸ھ کی تحقیق:

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب السنن الکبریٰ اور معرفۃ السنن والاخبار میں ابن داستہ کے نسخے کو بھی نقل کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن داستہ رحمہ اللہ کے نسخے کی اہمیت بھی ہے۔ اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی ان دونوں کتابوں میں امام ابو داؤد سے یہ جرح کے الفاظ نقل نہیں کیے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بیہقی رحمہ اللہ کے پاس جو سنن ابی داؤد کے نسخہ موجود تھے ان میں یہ جرح کے الفاظ منقول نہیں تھے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ محدثین کرام کے نزدیک ابو علی اللؤلؤی البصری

رحمہ اللہ اور ابن داستہ البصری رحمہ اللہ کا ہی نسخہ راجح متداول اور مشہور ہیں۔ اور مندرجہ بالا

بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ابو علی اللؤلؤی اور ابن داستہ کے کسی نسخوں میں امام ابو داؤد کی حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی حدیث پر جرح موجود نہیں ہے۔ جس سے یہ نکتہ مزید واضح ہو جاتا ہے اور امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی جرح سے رجوع کر لیا تھا۔

سنن ابی داؤد کے قلمی مخطوطات کی تحقیق

امام ابو داؤد کی جرح کی حقیقت جاننے کے لیے اہم ہے کہ سنن ابی داؤد کے نسخوں کا احاطہ بھی کیا جائے تاکہ یہ بھی واضح ہو جائے کہ سنن ابی داؤد کے قلمی نسخوں میں یہ عبادت موجود بھی ہے یا نہیں۔ میرے علم اور مطالعہ میں سنن ابی داؤد کے تقریباً ۱۱۱ اصح اور کامل قلمی مخطوطات ہیں۔ ان نسخوں میں شامل ہیں۔

(۱) نسخہ سلطان احمد بن سلطان ابو بنی رحمہ اللہ۔ یہ نسخہ ۶۰۳ھ میں تحریر کیا گیا۔

(۲) نسخہ ابن حجر رحمہ اللہ۔ یہ نسخہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اپنے لئے ۸۰۰ھ میں لکھا۔

(۳) نسخہ شیخ عبداللہ بن سالم البصری الکروی رحمہ اللہ۔ یہ نسخہ ۸۲۱ھ میں لکھا گیا۔

(۴) نسخہ شیخ عبدالغنی نابلسی رحمہ اللہ۔ یہ نسخہ ۱۰۱۸ھ کا نسخہ ہے۔

(۵) نسخہ یوسف بن محمد بن خلف رحمہ اللہ۔ یہ نسخہ ۶۷۵ھ میں لکھا گیا۔

(۶) نسخہ تلمسانی

(۷) نسخہ میدوی۔ یہ نسخہ ۶۵۴ھ میں تحریر کیا گیا۔

(۸) نسخہ الیومیہ

(۹) نسخہ مکتبہ محمودیہ / شیخ عبداللہ۔ یہ نسخہ ۱۱۳۶ھ میں لکھا گیا۔

(۱۰) نسخہ الازہر نمبر ۱

(۱۱) نسخہ الازہر نمبر ۲

نسخہ سلطان احمد بن سلطان ایوبی رحمہ اللہ کا تعارف

ان تمام قلمی نسخوں میں سب سے قابل اعتماد اور اہم قلمی نسخہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ کا ہے۔ اس نسخہ کے مالک سلطان احمد بن سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ ہیں۔ یہ نسخہ جید اور ضابط ہے۔ سلطان ملک الحسن نے اس نسخہ کو خطیب بغدادی رحمہ اللہ کے نسخہ سے تقابل کر کے نقل کیا تھا۔ اس نسخہ کا تاریخ نسخ ۶۰۳ھ ہے۔ سلطان ملک الحسن نے اس نسخہ کو ابن طبرز رحمہ اللہ کے سامنے پڑھا اور اس پر مختلف محدثین کرام کی سماعت ثبت ہیں۔ اس نسخہ میں بھی امام ابوداؤد کی جرح موجود نہیں۔ لہذا معلوم ہوتا ہے کہ سنن ابی داؤد کے متداول اور جید نسخوں میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں۔

ان اقلیمی مخطوطات میں امام ابوداؤد کی یہ جرح موجود نہیں ہے۔ لہذا متداول اور معمول بہ نسخہ میں یہ عبارت موجود نہیں ہے۔ اس تحقیق کے دوران سنن ابی داؤد کا مغربی قلمی مخطوطہ دستیاب ہوا۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ امام ابوداؤد کے جرح اس نسخہ میں موجود ہے اور محدث علاء الدین مغلطائی کی بات بھی ثابت ہوگئی کہ ابن العبد الانصاریؒ کے نسخہ میں یہ عبارت موجود ہے۔ مگر اس مغربی قلمی نسخہ پر اعتماد مفید نہیں ہے کیونکہ اس کی ترتیب دوسرے نسخوں سے مختلف ہے اور ابتداء سے ناقص ہے۔ اور اس نسخہ کو غیر مقلدین حضرات خود بھی قبول نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس مغربی قلمی نسخہ میں حضرت عبداللہ بن ادریسؒ کی تطبیق والی روایت ”باب من لم یذکر عند الرکوع“ کے تحت درج ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن ادریسؒ کی تطبیق والی حدیث کو ترک رفع یدین کی دلیل سمجھتے ہیں۔ جبکہ غیر مقلدین حضرات عبداللہ بن ادریسؒ کی

تطبیق والی حدیث کو حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کی حدیث کے رد میں پیش کرتے ہیں۔ اس قلمی نسخہ میں جرح کو یا تو مرجوع مانا پڑے گا یا پھر حضرت عبداللہ بن ادریسؒ سے تطبیق والی روایت کو ترک رفع یدین کی دلیل تسلیم کرنا پڑے گا۔

نوٹ:-

زیر علیہ کی صاحب نور العینین ص ۱۳۲ پر امام ابوداؤد سے یہ جرح سنن ابی داؤد کے مندرجہ ذیل شائع نسخوں سے بھی نقل کیا ہے۔

- (۱) سنن ابی داؤد نسخہ جمعہ
- (۲) نسخہ بیت الافکار الدولیہ
- (۳) نسخہ مکتبہ المعارف الریاض

قلمی نسخوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہے کہ یہ جرح ان مندرجہ بالا نسخوں میں صرف مسلکی تفاوت میں نقل کی ہے اور کسی قلمی نسخہ کا حوالہ نقل نہیں کیا لہذا ان مطبوعہ نسخوں پر اعتماد صحیح نہیں ہے۔

نتیجہ:

۱۔ امام ابوداؤد نے ابوعلی اللؤلؤی کو محرم ۲۷۵ھ میں سنن ابی داؤد املاء کروائی اور شوال ۲۷۵ھ کو امام ابوداؤد کا انتقال ہوا لہذا اللؤلؤی کا نسخہ متاخر اور جدید ہے لہذا متاخر نسخہ پر ہی اعتماد مفید ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث پر جرح سے رجوع کر لیا تھا۔

(انظر تاریخ بغداد ۵۹/۲، سیر اعلام ۱۵/۳۰۷)

لہذا ابوعلی اللؤلؤی البصری کے نسخہ کو فوقیت اور اہمیت حاصل ہے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا طبقہ ثانیہ کی بحث کا تحقیقی جائزہ

”حاکم نیشاپوری نے سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔ (معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۶) حاکم نیشاپوری حافظ ابن حجر سے زیادہ متقدم تھے اور درج ذیل دلائل کی روشنی میں حاکم کی بات صحیح اور حافظ ابن حجر کی بات غلط ہے۔

زبیر علیزئی صاحب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین کی حدیث کے جواب سے اس قدر عاجز آ گئے کہ انہوں نے سفیان ثوری کی تدلیس اور پھر مدلسین کے طبقات کی بحث میں الجھ کر رہ گئے۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس کے بعد طبقات کی بحث کا مقصد صرف اس حدیث کو کسی طرح ضعیف ثابت کرنا ہے۔ مگر زبیر علیزئی صاحب اس میں بالکل ناکام رہے۔

زیر علی کی صاحب ایک طرف اس کتاب نور العینین ص ۱۳۸ پر امام حاکم کے قول کی بنیاد پر سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثالثہ کا قرار دیا۔ (کیونکہ یہ حدیث ان کے مسلک کے خلاف ہے)۔ اور طبقات کا اقرار کیا۔ مگر زیر علی کی صاحب نے اپنے ماہنامہ الحدیث شمارہ نمبر ص ۴۱ تا ص ۴۷ پر حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے طبقاتی تقسیم سے اختلاف اور انکار کیا۔

شغل هذا ثم امرنا بهذا يعني الامام علي بن الحسين ع
 يدكر ان روى عن الركوني ع عثمان بن ابي شيبة ع شاور ع عن صفوان
 عن عاصم بن علي ع عن عبد الرحمن بن الاسود ع عن علقمة قال قال عبد الله بن
 مسعود الاصل في حكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصل في صلاة
 عيسى بن ادم ع شامخ بن الصالح بن الزاهر ع شامخ بن زيد بن ابي نجاد
 عن عبد الرحمن بن ابي ليث عن البراء بن ابي رزول ع صلى الله عليه وسلم كان اذا فسخ
 الصلاة وقف يديه الى فراس اذ ينه كعبه ع حدثنا عبد الله بن محمد الزهرري
 شامخ بن عيسى بن زيد عو حديث شريك بن ابي نعيم قال سمعت قال ان ابا بكر
 بن ابي عمير قال ابو داود وروى هذا الحديث في صحيحه وخالفه واين ادريس

قال عبد الله عليهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبروا ورفع يديه فلما ركع حط
بديه اليمن ركبتيه قال فبلغ ذلك سعد فقال صدق اني قد كنت افعل هكذا
ثم امرنا فلهذا يعني الامساك على الركبتين باب من نووي ذكر الرفع عند الركوع
حدثنا عثمان ابن ابي شيبة قال حدثنا وبيع عن سفيان عن عاصم يعني
ابن حبيب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد الله ابن
مسعود الاصل في تكبير صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فقل في كل رفع
بديه الامر حدثنا محمد بن الصلاح البراء قال حدثنا شريك بن زياد بن ابي زياد
عن عبد الرحمن ابن ابي ليلى عن البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اقام
الصلاة رفع يديه الى اذنيه ثم يقول حدثنا عبد الله بن محمد الزهري قال حدثنا

امام حاکم کی عبارت میں تحریف:

زبیر علیہ السلام کی صاحب نے امام حاکم کے معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۶ کے استدلال سے جو امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کو طبقہ ثالثہ کا مدرس قرار دیا ہے وہ صرف اور صرف علمی بدیانتی اور تحریف ہے۔ کیونکہ امام حاکم نے مدلسین پر طبقات کا اطلاق نہیں کیا۔ انہوں نے معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۶۵ تا ص ۱۷۱ پر مدلسین کی اجناس (قسمیں) کا اطلاق کیا ہے۔ اور اس کے برعکس زبیر علیہ السلام اپنے ماہنامہ رسالہ الحدیث شمارہ نمبر ص ۶ صفحہ نمبر ص ۴۷ پر طبقات کا بھی انکار کر چکے ہیں۔ یہ تو قارئین ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ زبیر علیہ السلام کی صاحب تحقیق میں کس حد تک غیر جانبدار ہیں۔

کیا زبیر علیہ السلام کی صاحب امام حاکم رحمہ اللہ کی تدلیس کی اقسام سے اتفاق کرتے ہیں؟

امام حاکم رحمہ اللہ نے تدلیس کے اجناس کا ذکر کیا ہے۔ مگر زبیر علیہ السلام کی صاحب اسے طبقات کہنے پر بضد ہیں۔ جو ایک علمی بدیانتی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ کی معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۶ پر جو تدلیس کی اجناس شمار کی ہیں۔ ان کا جائزہ لینا اس مضمون میں نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔

(۱) امام حاکم رحمہ اللہ نے جنس اول کی تعریف لکھی ہے۔

”فأولها التابعون الذين لا يدلسون الا عن ثقة مثلهم او اكبر كابى سفیان طلحہ بن نافع وقتاوة۔“

امام حاکم رحمہ اللہ نے طبقہ جنس اولیٰ میں ابی سفیان طلحہ بن نافع اور قتادہ بن دعامة کا ذکر کیا اور اصول بتایا کہ اس طبقہ میں وہ راوی ہیں جو صرف ثقہ سے تدلیس کرتے ہیں۔

نوٹ:-

اس مقام پر یہ سوال اہم ہے کہ کیا زبیر علیہ السلام کی صاحب ابی سفیان طلحہ بن نافع اور قتادہ بن دعامة کو امام حاکم رحمہ اللہ کے قول کے مطابق طبقہ اولیٰ کا راوی مانتے ہیں؟ مگر حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

اول: زبیر علیہ رضی اللہ عنہ بن نافع الواسطی ابوسفیان کو اپنی کتاب الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۵۲ پر طبقہ ثالثہ کا قرار دیا اور اس پر سکوت کیا اور امام حاکم رحمہ اللہ سے اختلاف کیا ہے۔

دوم: زبیر علیہ رضی اللہ عنہ بن عوامہ بن دعامتہ کو اپنی کتاب الفتح المبین ص ۵۸ پر طبقہ ثالثہ میں لکھا ہے اور امام حاکم رحمہ اللہ سے اختلاف کیا ہے۔

یہ بات واضح ہوگئی کہ زبیر علیہ رضی اللہ عنہ صاحب امام حاکم کی طبقہ اولیٰ کی تقسیم سے کلیتہً اختلاف کرتے ہیں۔ جب زبیر علیہ رضی اللہ عنہ صاحب امام حاکم رحمہ اللہ کے مدلسین کی جنس اولیٰ سے اختلاف کرتے ہیں تو امام حاکم کی جنس ثالثہ (جس میں سفیان ثوری ہیں) سے اتفاق کیوں کرتے ہیں؟ یہ تو ظاہر ہے زبیر علیہ رضی اللہ عنہ صاحب کے پیش نظر کوئی اصول نہیں ہے۔ صرف مسلکی حمایت کا شاخسانہ ہے۔

(۲) امام حاکم رحمہ اللہ تدریس کی جنس ثانی کے بارے لکھتے ہیں:

”من کان یقول قال فلان فاذا حصل لهم من ینقر عن سماعهم ذکر وامن سمعوه منه کا ابن عینیۃ وابن اسحاق وھنیم وغوھم“ معرفتہ علوم الحدیث ص ۱۰۶

امام حاکم نے جنس ثانی میں سفیان بن عینیۃ وابن اسحاق اور ہنیم بن بشیر کا ذکر کیا ہے۔

نکتہ: اس مقام پر یہ سوال پھر ابھرتا ہے کہ کیا زبیر علیہ رضی اللہ عنہ صاحب امام حاکم رحمہ اللہ کی اس تقسیم سے اختلاف کرتے ہیں یا اتفاق؟

اول: سفیان بن عینیۃ رحمہ اللہ کو زبیر علیہ رضی اللہ عنہ نے الفتح المبین ص ۴۲ پر طبقہ ثالثہ کا مدلس قرار دیا ہے۔

دوم: محمد بن اسحاق رحمہ اللہ کو زبیر علیہ رضی اللہ عنہ نے الفتح المبین ص ۷۲ پر طبقہ رابعہ کا مدلس لکھا ہے۔

سوم: ہشیم بن بشیر رحمہ اللہ کو زبیر علیہ رضی اللہ عنہ نے الفتح المبین ص ۶۶ پر طبقہ ثالثہ کا قرار دیا ہے۔

اس تفصیل بالا سطور سے یہ بات واضح ہوگئی کہ زبیر علیہ رضی اللہ عنہ صاحب امام حاکم رحمہ اللہ کی جنس ثانی کی تقسیم سے کلیتہً اختلاف کرتے ہیں۔ جب امام حاکم کی جنس ثانی کی تقسیم سے انکار کرتے ہیں تو جنس ثالثہ سے اتفاق کیوں کرتے ہیں۔ (۳) امام حاکم رحمہ اللہ جنس ثالثہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

”من یدلس عن اقوام مجهولین لا یدری من هم کسفیان الثوری و عیسیٰ بن موسیٰ غنجر و بقیۃ بن الولید“

امام حاکم رحمہ اللہ نے جنس ثالثہ میں سفیان ثوری، عیسیٰ بن موسیٰ غنجر اور بقیۃ بن ولید کا ذکر کیا ہے۔

نوٹ: امام حاکم رحمہ اللہ نے جنس ثالثہ میں اُن مدلسین کا ذکر کیا ہے جو مجھولین سے تدریس کرتے تھے۔ یعنی جنس ثالثہ میں وہ مدلس راوی ہیں جو مجھولین سے روایت کرتے ہیں۔ مگر امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ مجھولین سے روایت کرتے تھے بالکل غلط اور باطل ہے۔ میرے علم کے مطابق کسی محدث سے صحیح سند کے ساتھ یہ قول ثابت نہیں۔

اول: سفیان ثوری رحمہ اللہ کو زبیر علیہ رضی اللہ عنہ نے الفتح المبین ص ۳۹-۴۰ پر طبقہ ثالثہ کا مدلس قرار دیا ہے اور اس طرح نور العینین ص ۱۳۸ پر طبقہ ثالثہ کا قرار دیا ہے۔

دوم: عیسیٰ بن موسیٰ غنجر کو زبیر علیہ رضی اللہ عنہ نے الفتح المبین ص ۷۲ پر طبقہ رابعہ کا مدلس قرار دیا ہے۔

سوم: بقیہ بن ولید رضی اللہ عنہ کو زبیر علیہ کی صاحب نے الفح المبین ص ۶۹ پر عرب عالم مسفر ابن الدینی کے قول پر طبقہ ثالثہ کا لکھا ہے جبکہ حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے طبقات المدلسین میں اسے طبقہ رابعہ میں ذکر کیا ہے۔

اس تفصیل سے یہ واضح ہو گیا کہ زبیر علیہ کی کو امام حاکم رضی اللہ عنہ کی جنس ثالثہ کی تقسیم سے بھی اتفاق نہیں ہے۔ زبیر علیہ کی صاحب کو جب امام حاکم رضی اللہ عنہ کے تدلیس کی جنس اولیٰ کے مدلسین اور جنس ثانی کے مدلسین سے اختلاف ہے تو امام حاکم رضی اللہ عنہ کے جنس ثالثہ (مدلسین) کی تقسیم سے اتفاق کیوں؟

اس تحقیق سے بات واضح ہو گئی کہ زبیر علیہ کی صاحب کو صرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ضعیف ثابت کرنے کے لیے امام حجتہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کو طبقہ ثالثہ کا مدلس ثابت کرنے کی ضرورت تھی اور انہوں نے اس ضرورت کو امام حاکم رضی اللہ عنہ کی تقسیم سے بے ربط ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مگر زبیر علیہ کی صاحب کا یہ عجیب علمی و طیرہ ہے کہ مدلسین کی روایتوں کو قبول اور رد کرنے کے اصول تو حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ کے ذکر کرتے ہیں۔ مگر تدلیس کی طبقات کی تقسیم میں صرف امام ثوری رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام حاکم رضی اللہ عنہ کا قول قبول کرتے ہیں۔

زبیر علیہ کی صاحب کا یہ عجیب علمی اور تحقیقی منہج ہے کہ امام حاکم رضی اللہ عنہ کی تقسیم سے تو انکار اور اختلاف مگر اس حدیث کو ضعیف ثابت کرنے کے لئے امام سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ میں ثابت کرنے کے لئے صرف امام حاکم رضی اللہ عنہ کا قطع و بریدہ قول نقل کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ زبیر علیہ کی صاحب اپنے اس منہج پر نظر ثانی ضرور کریں گے۔ لہذا زبیر علیہ کی صاحب کا

امام حاکم رضی اللہ عنہ کے قول سے استدلال جمہور محدثین کرام کے خلاف اور اصول کے برعکس ہے۔

۱۔ امام حاکم کے قول سے زبیر علیہ کی صاحب کا اختلاف:

زبیر علیہ کی صاحب مسلکی حمایت میں امام حاکم کا قول پیش کیا مگر حقیقت میں امام حاکم رضی اللہ عنہ کے قول اور مدلسین کے طبقات کی تقسیم سے خود زبیر علیہ کی صاحب اختلاف کرتے ہیں۔

متدرک حاکم ۱۳/۲ میں اعمش عن ابی وائل عن مسروق عن عائشہ رضی اللہ عنہا الخ کی روایات کو امام حاکم اور علامہ ذہبی رضی اللہ عنہ نے صحیح قرار دیا۔ مگر زبیر علیہ کی صاحب نے الحدیث شمارہ ۳۳ صفحہ ۴۳ پر امام حاکم اور علامہ ذہبی رضی اللہ عنہ کے قول کو غلط لکھا ہے۔ عجب تحقیق ہے ایک جگہ امام حاکم کے قول کو ماننا اور دوسری طرف ان کی تحقیق کو غلط لکھنا۔

۲۔ امام حاکم رضی اللہ عنہ کے قول کو وہم قرار دینا:

زبیر علیہ کی صاحب رسالہ الحدیث نمبر ص ۴۸ پر امام حاکم رضی اللہ عنہ کے قول کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”امام حاکم کے علاوہ تمام محدثین نے ابوالزبیر رضی اللہ عنہ کو مدلس قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے طبقات المدلسین میں ان کے وہم کی تردید کی ہے۔“ یہ عجیب تضاد ہے کہ ایک مقام پر امام حاکم کا قبول کرنا اور ابن حجر رضی اللہ عنہ کی تردید کرنا۔ اور دوسرے مقام پر تدلیس کے ہی موضوع پر امام حاکم کے قول کو رد کیا اور ابن حجر رضی اللہ عنہ کے قول کو قبول کر لیا۔

امام حاکم رضی اللہ عنہ کی سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی معنعن روایات کی تصحیح:

امام حاکم رضی اللہ عنہ نے متدرک حاکم علی صحیحین میں سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے تقریباً ۲۴۳ روایات لیں ہیں۔ اور ۹۸٪ روایات معنعن / اور عن سے روایات ہیں۔ امام حاکم

ﷺ نے سفیان ثوری کی معصن / عن والی روایات کی تصحیح کی اور ساتھ ہی امام ذہبی ﷺ نے ان کی موافقت کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام حاکم کے نزدیک سفیان ثوری ﷺ کی معصن روایات صحیح اور قابل اعتبار ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے مستدرک حاکم حدیث نمبر: ۳۷-۹۰-۹۱-۹۶-۹۵-۱۰۹-۱۱۷-۱۲۵-۱۲۸-۱۳۷-۱۵۵-۱۶۸-۱۷۳۔

۱۷۱-۱۷۵-۲۶۵-۲۷۶-۲۶۸-۳۲۹۔ وغیرہ مستدرک حاکم میں سفیان ثوری کی معصن روایات کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ کا طبقہ ثانیہ کامل س ہونا

یہ ایک اہم امر ہے کہ اس بات کا احاطہ کیا جائے کہ محدثین کرام کا اتفاق امام حاکم کے طبقات (بقول زبیر علیہ کی صاحب) کے قول سے تھا یا حافظ صلاح الدین العلامی رحمہ اللہ کے طبقات المدلسین کے ساتھ ہے۔

(۱) حافظ صلاح الدین العلامی رحمہ اللہ کی تحقیق:

حافظ صلاح الدین العلامی نے جامع التحصیل ص ۱۳۰ پر امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کو طبقہ ثانیہ کامل س قرار دیا۔

(۲) امام سبط ابن العجمی رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام بن العجمی نے العین اسماء المدلسین پر امام سفیان ثوری کو مدلس قرار دینے کے بعد ص ۶۶ پر حافظ العلامی کے اصول کے مطابق طبقہ ثانیہ کامل س قرار دیا ہے۔

(۳) امام ابو زرعة العراقي رحمہ اللہ کی تحقیق:

امام ابو زرعة العراقي رحمہ اللہ نے کتاب المدلسین ص ۵۲ پر امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کو مدلس کہنے کے بعد ص ۱۰۹ پر حافظ العلامی کے اصول کے مطابق طبقہ ثانیہ کامل س کیا۔

(۴) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی تحقیق:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ طبقات المدلسین ص ۳۲ اور التلک علی کتاب ابن الصلاح جلد ۲ ص ۶۳۹ پر سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کامل س قرار دیا۔

سفیان ثوری کی تدلیس غیر مقلدین کی نظر میں

سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ میں لکھنا زیر علیز کی کافر اور غلطی ہے۔ مندرجہ بالا محدثین کے علاوہ غیر مقلدین حضرات کے علماء بھی محدث سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیتے ہیں۔

(۵) محترم بدیع الدین شاہ راشدی:

محترم راشدی صاحب نے جزء منظوم فی اسماء المدین رقم ۲۲ قلمی میں سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے۔

(۶) محترم حافظ گوندلوی:

حافظ گوندلوی صاحب نے خیر الکلام میں سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس لکھا ہے۔

(۷) محترم یحییٰ گوندلوی:

محترم یحییٰ گوندلوی صاحب نے خیر ابراہین فی الجھر بالتامین ص ۲۶، ۲۵ میں سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس لکھا۔

(۸) محترم محبت اللہ شاہ راشدی:

مولانا محبت اللہ شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے اپنے مضمون ایضاح المرام و استیقام الکلام میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے۔ دیکھئے

الاعتصام جون ۱۹۹۱ء اشاعت۔

(۹) شیخ حماد بن محمد الانصاری:-

عرب عالم شیخ حماد بن محمد الانصاری اپنی کتاب ”اتحاف ذوی الرسوخ“ میں سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے۔

(۱۰) محدث مسفر بن غرم اللہ الدینی:-

عرب عالم محدث مسفر بن غرم اللہ اپنی کتاب ”تدلیس فی الحدیث“ صفحہ ۲۶۴ پر امام سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس لکھتے ہیں۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ زیر علیز کی صاحب نے اپنی کتاب ”الفتح المبین فی طبقات المدلسین“ میں مختلف مقام پر اپنے مسلکی حمایت میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

لہذا معلوم ہوا کہ محدثین کرام کی جماعت حافظ ابن حجرؒ کے طبقات کی قائل ہے۔ لہذا جمہور کے نزدیک حافظ ابن حجرؒ کے طبقات کی تقسیم صحیح اور رائج ہے اور حافظ ابن حجرؒ نے سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کی مدلس لکھا ہے۔ اس طبقہ کے مدلسین کی حدیث صحیح ہوتی ہے۔

تدلیس پر زبیر علیزئی صاحب کے اوہام

یہ بات تو عیاں ہے کہ زبیر علیزئی صاحب تحقیق میں قابل قبول نہیں ہیں۔ زبیر علیزئی صاحب کو صرف تدلیس کے مضمون پر اس قدر اضطراب اور وہم ہیں کہ زبیر علیزئی صاحب خود اس سے عاجز ہیں۔ لہذا زبیر علیزئی صاحب نے تدلیس پر اپنے اصول بارہا بدلے جو ان کی تصانیف میں عیاں اور واضح ہے۔ ذیل میں ہم زبیر علیزئی صاحب کے اضطرابات کا جائزہ لیتے ہیں۔

(اضطراب نمبر ۱) زبیر علیزئی صاحب نے پہلی مرتبہ نور العین شائع کی تو سفیان ثوریؒ کو حافظ العلاءؒ کے جامع تحصیل کے حوالے سے طبقہ ثالثہ کا مدلس کہا۔

(اضطراب نمبر ۲) زبیر علیزئی صاحب کا جب ۱۴۰۸/۱۹۸۹ھ میں عبدالرشید الانصاری کے ساتھ جرابوں پر مسح کے موضوع پر تحریری مناظرہ ہوا تو سفیان

ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا۔ (جرابوں پر مسح ص ۴۰)

یہی تحقیق رائج اور صحیح ہے اور راتم الحروف نے اسے ہی نور العین اور التائیس فی

مسئلة التدلیس (مطبوعہ ماہنامہ الحدیث: ۳۳) میں اختیار کیا ہے۔

یاد رہے کہ عبدالرشید انصاری صاحب کے نام میرے ایک خط (۱۴۰۸/۸/۱۹ھ) ۱۹۸۹ء

میں سفیان ثوری کے بارے میں یہ لکھا گیا تھا کہ

”طبقہ ثانیہ کا مدلس ہے جس کی تدلیس مضرت نہیں ہے۔“ (جرابوں پر مسح ص ۴۰)

میری یہ بات غلط ہے، میں اس سے رجوع کرتا ہوں لہذا اسے منسوخ و کالعدم سمجھا جائے،

یعنی حنفی لکھتے ہیں کہ ”وسفیان من المدلسین والمدلس لا یحتج بعننتہ إلا ان

یثبت مدعاہ من طریق آخر“ اور سفیان (ثوری) مدلسین میں سے ہیں اور مدلس کی

عن والی روایت سے حجت نہیں پکڑی جاتی الا یہ کہ دوسری سند سے سماع کی تصریح ثابت ہو

جائے۔ (عمدة القاری ص ۱۱۲)

تفسیر: سوال و جواب ماہنامہ شادیت اسلام آباد (اپریل ۲۰۰۳ء ص ۳۹) میں بھی شائع ہوا تھا۔

(اضطراب نمبر ۳) زبیر علیزئی صاحب نے نور العین ص ۱۱۷ ایڈیشن اپریل ۲۰۰۲ء پر

سفیان ثوریؒ کو پھر حافظ العلاءؒ کے جامع تحصیل کے

حوالے سے طبقہ ثالثہ کا مدلس قرار دیا۔ کیونکہ اس صفحہ پر حضرت عبداللہ

بن مسعودؓ کی حدیث پر زبیر علیزئی صاحب اعتراض کرتے کیونکہ

یہ دلیل احناف کے حق میں تھی۔ لہذا سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ کا مدلس لکھا۔

طبقہ ثانیہ کی بحث

درج بالا تحصیل سے معلوم ہوا کہ جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ غضب کے مدلس

تھے لہذا ان کو درجہ ثانیہ میں ذکر کرنا غلط ہے مگر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کو درجہ ثانیہ

میں ذکر کیا ہے۔ ﴿درجہ ثانیہ﴾

حافظ العلاءؒ کی حدیث نے حافظ ابن حجر سے پہلے ان کو طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔ ﴿

حافظ العلاءؒ﴾ (۶۹۴-۷۶۱ھ) حافظ ابن حجر سے زیادہ ماہر اور مستقیم تھے اور درج

بالادلائل کی روشنی میں حافظ العلاءؒ کی بات صحیح اور حافظ ابن حجر کی بات غلط ہے۔

فائدہ نمبر ۱

سفیان ثوری درج ذیل شیوخ سے تدلیس نہیں کرتے تھے۔

نجیب بن ابی ثابت، مسلم بن کھیل، منصور (وغیرہم) ﴿

﴿علوم الحدیث عرف مقدمہ ابن الصلاح ص ۹۹﴾

﴿الکفایہ ص ۳۶۲ و لفظہ لا یكون حجة فیما دلس﴾ نیز ملاحظہ فرمائیں شرح علل الترمذی

لابن رجب ج ۱ ص ۳۵۳ ﴿طبقات المدلسین ص ۳۲﴾ ﴿جامع التحصیل ص ۹۹﴾

﴿العلل الکبیر للترمذی ۹۶۶/۲ التبیہ لابن عبدالبر ۳۴/۱ شرح علل الترمذی ۷۵۱/۲﴾

(اضطراب نمبر ۴) زبیر علیہ کی صاحب نے جزء رفع یدین ص ۲۶ جون ۲۰۰۳ء اشاعت میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ میں درج کرنے کے موقف سے رجوع کیا۔ جو انہوں نے جرابوں پر ص ۶۰ پر لکھا تھا۔

جزء رفع الیدین 26

ایک خط (۱۹/۸/۱۴۰۸ھ) میں راقم الحروف نے غلطی سے لکھ دیا کہ: ”طبقہ ثانیہ کا مدلس ہے جس کی تدلیس مضرت نہیں ہے۔“ [جرابوں پر ص ۶۰] بعد میں علم ہونے کے بعد میں نے علانیہ اس سے رجوع کیا اور یہ رجوع ماہنامہ شہادت میں شائع کرایا۔ میں نے لکھا:

”میری یہ بات غلط ہے۔ میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔ لہذا اسے منسوخ و کالعدم سمجھا جائے گا۔“

[ماہنامہ شہادت ج ۱۰ شمارہ ۳۹ ص ۳۹، مطبوعہ اپریل ۲۰۰۳]

نوٹ:- یہاں میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ میری صرف وہی کتاب ہی مستند و معتبر ہے جس کے ہر ایڈیشن کے آخر میں میرے دستخط مع تاریخ موجود ہیں۔ اس شرط کے بغیر شائع شدہ کتاب کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

اختتام

آخر میں عرض ہے کہ رفع الیدین کے اثبات کے دلائل اور غیثین رفع الیدین کے شبہات کے مفصل جوابات میں نے ”نور العینین“ میں دے دیے ہیں۔ تفصیل کے طالب حضرات کے لئے ”نور العینین“ کا مطالعہ ضروری ہے۔ عام لوگوں کے لئے امام بخاری کی جزء رفع الیدین مع تحقیقی، ہی کافی ہے والحمد للہ و ما توفیقی الا باللہ والیہ انیب۔

حافظ زبیر علی زئی

۲۵ جون ۲۰۰۳ء

(اضطراب نمبر ۵) زبیر علیہ کی صاحب نے القول لمبین فی الجہر بالتائین ص ۱۹ طبع جنوری ۲۰۰۴ء میں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کو حافظ الحلائی کی جامع التحصیل کے حوالے سے طبقہ ثانیہ کا مدلس لکھا اور ص ۲۰ پر زہری کی تدلیس کی وجہ سے حدیث کو ضعیف لکھا۔ معلوم ہوا کہ حافظ الحلائی کے طبقات کا اقرار کیا اور پھر بھی حدیث کو ضعیف لکھا۔

(اضطراب نمبر ۶) مگر زبیر علیہ کی صاحب نے اپنی تحقیقی کتاب الفتح لمبین فی طبقات المدلس طبع ۲۰۰۵ء میں طبقات کا اقرار کیا مگر راویوں کی طبقاتی تقسیم میں گڑبڑ کر دی۔ جو ان کی مذہبی منافرت پر مبنی تھی۔ اور عرب عالم مسفر ابن غرم اللہ دینی کی کتاب تدلیس فی الحدیث پر اعتماد کیا۔ جو بالکل ہی باطل اور غلط ہے۔

(اضطراب نمبر ۷) زبیر علیہ کی صاحب نے نور العینین ص ۳۸ طبع دسمبر ۲۰۰۶ء میں پھر سفیان ثوری کو طبقہ ثالثہ کا مدلس قرار دیا۔ مگر اس مرتبہ حافظ العلائی کے قول سے نہیں حافظ امام حاکم کی معرفۃ علوم الحدیث کے حوالے سے انہیں طبقہ ثالثہ کا قرار دیا۔ اور حافظ العلائی کے قول سے انہوں نے اپنے وہم کا اقرار کیا۔

طبقہ ثانیہ کی بحث

درج بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ غضب کے مدلس تھے، لہذا ان کو درجہ ثانیہ میں ذکر کرنا غلط ہے مگر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کو درجہ ثانیہ میں ذکر کیا ہے۔ [طبقات المدلسین ص ۳۲]

حاکم نیشاپوری نے حافظ ابن حجر سے پہلے ان کو طبقہ ثالثہ میں ذکر کیا ہے۔ [معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۶ ادو جامع التحصیل ص ۹۹] حاکم کی بات صحیح اور حافظ ابن حجر کی بات غلط ہے۔

فائدہ نمبر ۱: سفیان ثوری درج ذیل شیوخ سے تدلیس نہیں کرتے تھے: حبیب بن ابی ثابت، سلمہ بن کہیل اور منصور (وغیرہم)

[العلل الکبیر للترمذی ۹۶۶، التمهید لابن عبد البر ۳۴۱ شرح علل الترمذی ۷۵۱/۲]

(اضطراب نمبر ۸) زبیر علیہ کی صاحب ماہنامہ الحدیث نمبر ص ۳۳ صفحہ نمبر ۵۶-۵۵ طبع فروری ۲۰۰۷ء میں حافظ العلائی، حافظ ابن حجر اور امام حاکم کے طبقات کا انکار کر دیا۔ اور صرف دو طبقوں کا اقرار کیا۔ طبقہ اولیٰ (مدلس نہیں ہیں)۔ طبقہ ثانیہ (مدلس ہیں)۔

بلکہ حق وہی ہے جو امام شافعی کے حوالے سے گزر چکا ہے۔

ہمارے نزدیک جن راویوں پر تدلیس کا الزام ہے ان کے دو طبقے ہیں:

(۱) طبقہ اولیٰ: ان پر تدلیس کا الزام باطل ہے۔ تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ مدلس نہیں تھے۔ مثلاً ابوقلابہ وغیرہ (دیکھئے الفت للعقلانی ج ۲ ص ۶۲)



لہذا ان کی عن والی روایت (معاصرت و لقاء کی صورت میں) مقبول ہے۔

(۲) طبقہ ثانیہ: وہ راوی جن پر تدلیس کا الزام ثابت ہے مثلاً قتادہ، سفیان ثوری، اعمش، ابوالزبیر، ابن جریج اور ابن عیینہ وغیرہم۔

ان کی غیر صحیحین میں ہر معصن روایت (جس میں کہیں بھی تصریح سماع نہ ملے) عدم متابعت اور عدم شواہد کی صورت میں مردود ہے۔ ہذا ما عندي والله أعلم بالصواب

(اضطراب نمبر ۹) زبیر علیہ کی صاحب نے وہم میں غوطہ زن ہوئے اور اپنے ماہنامہ رسالہ الحدیث نمبر ۳۲ ص ۲۶ طبع نومبر ۲۰۰۷ء میں دوبارہ طبقات کا اقرار کیا اور سفیان ثوری کا طبقہ ثالثہ کا اقرار کیا۔

(اضطراب نمبر ۱۰) زیر علیزئی صاحب پھر اضطراب کا شکار ہوئے اور رسالہ الحدیث نمبر ۲۶ ص ۱۰ مارچ ۲۰۰۸ء میں پھر سے طبقات کی تقسیم کا انکار کر دیا۔ اور لکھا کہ ”یاد رہے کہ طبقات المدین کے طبقات کی تقسیم جدید و قدیم محققین میں سے کسی کو بھی من وعن قبول نہیں ہے چاہے یہ محققین اہل حدیث میں سے ہوں یا غیر اہل حدیث میں سے۔“

جدید دور کے بعض محققین کا تحقیق میں عجیب طرز عمل ہے۔ ابوالزیر، حسن بھری اور بعض مدلسین کی معصن روایات کو یہ لوگ ضعیف کہتے ہیں چاہے بعض روایات صحیحین میں سے ہی کیوں نہ ہوں! اور سفیان ثوری، سلیمان الأعمش اور قتادہ وغیرہ مدلسین کی روایات کو علانیہ صحیح قرار دیتے ہیں۔ اس دوغلی پالیسی کی اصل بنیاد کیا ہے؟ یہ ہمیں معلوم نہیں تاہم ان محققین کا یہ طرز عمل باطل ہے۔

یاد رہے کہ طبقات المدلسین کے طبقات کی تقسیم جدید و قدیم محققین میں سے کسی کو بھی من وعن قابل قبول نہیں ہے چاہے یہ محققین اہل حدیث میں سے ہوں یا غیر اہل حدیث میں سے۔

مدلس کے سلسلے میں اس تفصیل کے بعد عرض ہے کہ مذکورہ بالا روایت کا ایک حسن لذاتہ شاہد صحیح ابن حبان میں موجود ہے جس میں آیا ہے کہ ”إن الميت إذا وضع في قبره... فيجلس قد مثلت له الشمس وقد أذنت للغروب... فيقول: دعوني حتى أصلي“ (الاحسان: ۳۱۰۳، دوسرا نسخ: ۳۱۱۳، الموارد: ۷۸۱، وسندہ حسن)

اس شاہد کے ساتھ روایت مذکورہ حسن ہے لیکن ”بمسح عينه“ پھر وہ آنکھیں ملتا ہوا (اٹھ بیٹھتا ہے) کا کوئی صحیح شاہد نہیں ہے لہذا یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں۔ واللہ اعلم

(۱۲۹) وعن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: ((إن الميت يصير إلى

القبر فيجلس الرجل في قبره من غير فزع ولا مشغوب ثم يقال :

سطور بالا تفصیل سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ زیر علیزئی صاحب کی تحقیقات پر اعتماد صحیح نہیں۔ اور ان کے اکثر قول باطل اور مردود ہیں۔ زیر علیزئی صاحب کی کتاب الفتح المبین فی طبقات المدلسین کے مراجع محترم ارشاد الحق اثری صاحب ہیں۔ مگر ارشاد الحق اثری صاحب بھی زیر علیزئی صاحب کے تدلیس کے موضوع پر ان کے موقف سے اختلاف کرتے ہیں۔ اور غیر مقلد راشدی صاحب نے تو زیر علیزئی صاحب کے تدلیس کی طبقاتی تقسیم کے رد میں ایک مستقل مضمون لکھا (”تسکین القلب الموشوش باعطاء الخلق في تدليس الثوري والأعمش“ دیکھیے رسالہ الحدیث نمبر ۲ ص ۳۵)۔ جو رسالہ الاعظام لاہور سے چھپ چکا ہے اور ایضاً المرام واستيفاء الكلام رسالہ الاعظام ۷ جون ۱۹۹۱ء۔

سفیان ثوری کی تدلیس پر علمی بحث اور مدلس کا عنعنہ

زیر علیزئی صاحب کے تدلیس پر خرافات کا تفصیلی بیان گذشتہ اوراق میں ہو چکا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تدلیس پر زیر علیزئی صاحب کے خرافات کی مکمل قلعی کھولی جائے تاکہ پڑھنے والے کو تحقیق کا اعلیٰ معیار میسر آ سکے۔ زیر علیزئی صاحب کا طبقات کو ماننا اور پھر ان کا انکار کرنا نہایت ہی صاف اور ان کی تحریروں میں عیاں ہے۔ زیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۴ پر امام ذہبی رحمہ اللہ کی (میزان الاعتدال ۲/۱۶۷) (سیر اعلام النبلاء ۷/۲۳۲) سے کان بدلیس عن الضعفاء اور وربما ولس عن ضعفاء اور يحدث عن ضعفاء (سیر اعلام النبلاء ۷/۲۷۴) اور پھر ص ۱۳۵ پر صلاح الدین العلائی کی جامع تحفیل فی احکام المراسل ص ۹۸ کے حوالے سے من بدلس عن اقوام مجہولین

اور حافظ ابن رجب کی (شرح عمل ترمذی/۱/۳۵۸) کے حوالے سے کان ثوری وغیرہ بدلسون عمن لم یسموا کے الفاظ نقل کرنے کے بعد نور العینین ص ۱۳۸ پر بدلس کا معنی کے تحت امام شافعی رحمہ اللہ کا قول الرسالۃ شافعی ص ۳۸۰ اور امام ابن معین کا قول لا یكون حجة فيما ليس (الکفایۃ ص ۳۶۲) نقل کیا ہے۔

جواب:

مختلف محدثین کرام نے اپنی رائے کا اظہار بدلس کے بارے میں کیا۔ جس میں امام شافعی رحمہ اللہ اور امام ابن معین رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ مگر ان دونوں کے اقوال جمہور کا مذہب اور مسلک پر نہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے التلک علی ابن صلاح ص ۶۱۴ پر بدلس کے بارے درج ذیل مختلف اقوال نقل کئے۔

(۱) بعض اہل حدیث کا مسلک تو یہ ہے کہ بدلس کی کوئی روایت مقبول نہیں اگرچہ سماع کی تصریح بھی کر دے۔ (جامع تحصیل ص ۹۸)

(۲) ایک مرتبہ بھی اگر کسی نے بدلس کی توجہ تک وہ سماع کی تصریح نہ کرے اس کی روایت مقبول نہیں اور یہ مسلک امام شافعی اور ان کے اتباع کا ہے۔

(ابن صلاح ص ۹۹) (الرسالۃ ص ۳۸۰)

(۳) اگر صرف ثقہ سے بدلس کرے تو اس کا معنی مقبول ہے ورنہ بغیر تصریح سماع اس کی روایت مقبول نہیں۔ یہ مسلک امام بزار، حصین کراہی اور ابوالفتح الازدی کا ہے۔ (شرح الفیۃ العراقی/۱/۱۸۳) (سوالات حاکم ۱۷۵) (الاحسان ۱/۹۰)

(۴) بدلس اگر ثقہ ہے تو اس کا معنی بھی مطلقاً مقبول ہے۔ حافظ ابن حزم اور دیگر محدثین کا وہی مذہب ہے۔ (مخلی ۷/۴۱۹۔ الاحکام ۶/۱۳۵)

(۵) اگر بدلس کی روایت میں تدلیس غالب ہے تو اس صورت میں جب تک حدیث وغیرہ کے صیغہ نہ کہے اس کی روایت حجت نہیں۔ اگر تدلیس قلیل ہے تو اس کی معصن روایت قبول ہوگی۔ یہ مسلک امام ابن المدینی اور جمہور محدثین کرام کا ہے۔

لہذا ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی التلک ابن صلاح ص ۱۶۴ پر تفصیل سے معلوم ہوا کہ جمہور علماء کا مذہب اور مسلک یہ ہے کہ اگر بدلس کی بدلس روایتیں قلیل یا کم ہو تو اس کی معصن (عن والی) روایتیں صحیح ہوگی۔ لہذا زبیر علیزئی صاحب کا ابو بکر صیرفی (شرح الفیۃ العراقی بالتصریۃ والتذکرۃ/۱/۱۸۳)، امام شافعی رحمہ اللہ اور ابن معین کا اقوال نقل کرنا جمہور محدثین کے خلاف ہے لہذا ان کے اقوال کی حیثیت جمہور کے مقابلے میں صحیح نہیں۔ اور اگر ان کے اقوال کا مد نظر رکھا جائے تو امام شافعی اور ابن معین رحمہ اللہ کے اقوال سے طبقات کی مطلقاً نفی ہو جاتی ہے لہذا ان کے اقوال سے استدلال صحیح نہیں۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ خصوصاً سفیان ثوری کی معصن روایات کی تصحیح کے قائل ہیں۔ (شرح طبع ترمذی ص ۲۶۷)

امام ابن رجب جنبل رحمہ اللہ کے قول کی تحقیق:

زبیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۵ پر ابن رجب جنبل رحمہ اللہ کے قول سے استدلال کرتے ہیں۔ ”وقد كان ثوري وغيره يدلسون عمن لم يسموا منه ايضاً“ حالانکہ امام ثوری وغیرہ جن سے نہیں سنا ان سے بھی تدلیس کرتے تھے۔

جواب:

اس قول میں تدلیس کو ارسال کے معنی میں لیا ہے۔ کیونکہ صحیح قول کے مطابق جس سے اس بدلس راوی نے سوائے اس مدلسہ روایت کے اور روایات سنی ہو۔ اگر اس نے اس سے کچھ نہیں سنا تو یہ روایت مرسل خفی ہوگی یا مرسل۔ لہذا ابن رجب جنبل رحمہ اللہ کے قول سے استدلال غلط ہے۔ کیونکہ ان کا قول تدلیس پر لاگو ہی نہیں ہوتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا جائزہ:

زیر علیز کی صاحب کو مفید نہیں ہے۔ زیر علیز کی صاحب کا الفتح المبین ص ۳۱ پر امام شافعی کی سفیان بن عیینہ سے روایت کو محمول علی السماع کہنا خود امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصولوں کے خلاف ہے۔ لہذا زیر علیز کی صاحب کا یہ قول مردود ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا جائزہ:

زیر علیز کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۸ پر امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے قول نقل کرتے ہیں۔ ”مدلس اپنی تدلیس (معین روایت) میں حجت نہیں ہوتا (الکفایۃ ۳۶۲)“

جواب:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے طبقات کی مطلقاً نفی ہوتی ہے مگر زیر علیز کی صاحب سفیان ثوری کو طبقہ ثالث کا مدلس قرار دیتے ہیں لہذا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے زیر علیز کی تحقیق میں تعارض ثابت ہوتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول جمہور کے موافق نہیں۔ دوسرا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی جدید کتاب الام میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن/معین والی روایات سے استدلال کیا ہے۔ دیکھئے کتاب الام رقم ۹۷۸، رقم ۱۱۶۹، رقم ۱۹۱۹ جس سے معلوم ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس مضر نہیں یا حدیث کے لیے باعث ضعف نہیں ہے۔

نوٹ:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الام میں سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ جو مدلس ہیں ان سے تقریباً ۴۶۵ عن والی روایت نقل کیں۔ دیکھئے کتاب الام رقم ۳-۶-۸-۱۰-۱۱-۱۹-۲۱-۲۲-۳۰-۳۱-۳۵-۳۶-۳۸-۵۳-۱۰۰۱-۱۰۱۱-۱۰۱۵-۱۰۲۰-۱۲۰۰-۱۲۱۰-۲۰۵۱-۲۱۲۱+۳۰۱۲-۳۰۱۳-۴۰۲۳-۴۱۶۲-۴۲۷۰۔ اس تحقیق سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی مدلس کی عن والی روایت کو قبول کرتے تھے اور ان کا حوالہ نقل کرنا

زیر علیز کی صاحب کو مفید نہیں ہے۔ زیر علیز کی صاحب کا الفتح المبین ص ۳۱ پر امام شافعی کی سفیان بن عیینہ سے روایت کو محمول علی السماع کہنا خود امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اصولوں کے خلاف ہے۔ لہذا زیر علیز کی صاحب کا یہ قول مردود ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے قول کا جائزہ:

زیر علیز کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۸ پر امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے قول نقل کرتے ہیں۔ ”مدلس اپنی تدلیس (معین روایت) میں حجت نہیں ہوتا (الکفایۃ ۳۶۲)“

جواب:

امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے بھی طبقات کی تقسیم کی مطلقاً نفی ہوتی ہے مگر نور العینین میں زیر علیز کی صاحب طبقات کی تقسیم کے قائل ہیں۔ اور اس لئے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثالثہ قرار دیا۔ لہذا ان کی تحقیق میں تعارض ثابت ہوتا ہے اور ان کی تنقید مردود ثابت ہوتی ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول زیر علیز کی صاحب کو مفید نہیں۔ کیونکہ امام یحییٰ بن معین اپنی کتاب مسند یحییٰ بن معین میں سفیان ثوری کی عن والی روایات کو نقل اور احتجاج کیا ہے۔ دیکھئے مسند یحییٰ بن معین قلمی جزء ثانی ص ۱۵۷-۱۵۸

اس سطور بالا تفصیل سے مندرجہ ذیل نکات عیاں ہوتے ہیں۔

- (۱) امام یحییٰ بن معین کے نزدیک سفیان ثوری کی تدلیس مضر نہیں ہے۔
- (۲) امام یحییٰ بن معین نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا۔ (یا)
- (۳) امام یحییٰ بن معین کے اقوال میں تعارض اور تضاد ثابت ہوتا ہے۔ لہذا ان کے دونوں اقوال ساقط قرار پائیں گے۔

معلوم ہوا کہ امام یحییٰ بن معین بھی سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس سے استدلال کرتے تھے اور ان کی تدلیس حدیث میں ضعف کا سبب نہیں ہے۔ لہذا زیرِ علیز کی صاحب کو چاہیے کہ وہ اپنے تحقیق سے رجوع کریں۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی ترک رفع یدین کی حدیث کو صحیح تسلیم کریں۔

مسند یحییٰ بن معین میں سفیان ثوری کی روایات کا عکس

ثم جاءهم فزادهم فقالوا انهم قالوا في خطب الناصر فيهم
 بوشاعهم قالوا انهم خطب الناصر فيهم فقالوا انهم
 خطب الناصر فيهم فقالوا انهم خطب الناصر فيهم
 عن ابن عباس في الدرس من خطبته يوم الجمعة في شهر رمضان
 حينئذ قال النصارى انهم خطب الناصر فيهم فقالوا انهم
 خطب الناصر فيهم فقالوا انهم خطب الناصر فيهم
 يقولون انهم خطب الناصر فيهم فقالوا انهم خطب الناصر فيهم
 ان اسحق بن ابراهيم قال قال سلمان لم جانا فلان لو قطعت
 نفسك اعضاء ما بلغت الايمان حسدا بحكمي معن
 سيدنا قال يا ابا العيس قال جابر قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ان اظلمكم النور فالتمسوا الماراهد والمخبر ان
 حسدا بحكمي معن كذا وكذا عن سفيان عن يحيى بن غسان
 الخلو قال سالت ابن عمر عن النور فقال خذوا رايت
 ما تذكروا فاحسن حسدا بحكمي معن كذا وكذا عن سفيان عن يحيى بن غسان

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کے قول کا جائزہ:

زیرِ علیز کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر حافظ ذہبی رحمہ اللہ کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

(۱) کان یدلس عن الضعفاء (میزان الاعتدال ۲/۱۶۹)

(۲) ورمادلس عن ضعفاء (سیر اعلام النبلاء ۷/۲۳۲)

(۳) یحدث عن ضعفاء (سیر اعلام النبلاء ۷/۲۷۴)

جواب:

زیرِ علیز کی صاحب کے امام ذہبی رحمہ اللہ کے اقوال نقل کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس لیے کہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے تخصیص متدرک حاکم میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی متعدد روایات کی تصحیح میں امام حاکم رحمہ اللہ کی موافقت کی ہے۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ کی تصحیح سے مندرجہ ذیل باتیں نمایاں ہوتی ہیں۔

(۱) علامہ ذہبی رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس مضرب نہیں ہے۔

(۲) علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی تحقیق سے رجوع کر لیا تھا۔ (یا)

(۳) علامہ ذہبی رحمہ اللہ کے دونوں اقوال میں تعارض ثابت ہونے کے بعد ان کے دونوں اقوال ساقط قرار پائیں گے۔

لہذا معلوم ہوا کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات علامہ ذہبی رحمہ اللہ کی نزدیک صحیح ہوتی ہے۔ دیکھئے تخصیص متدرک حاکم حدیث نمبر ۳۷-۹۰-۹۱-۹۵-۹۶-۱۱۷-۱۲۵-۱۲۸-۱۳۷-۱۵۵-۱۶۸-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۵-۲۶۵-۲۷۶-۲۷۸-۲۷۹ وغیرہ

زیر علی کی صاحب کا حافظ ذہبی رحمہ اللہ سے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو مدلس قرار دینا ان کو مفید نہیں کیونکہ وہ اپنی کتاب الفتح المبین ص ۲۴ پر لکھتے ہیں۔ ”مدلس وارسال شعی واحد عند الذہبی“ یعنی مدلس اور ارسال علامہ ذہبی رحمہ اللہ کے نزدیک ایک ہی ہیں۔ جب علاہ ذہبی رحمہ اللہ مدلس اور ارسال میں فرق نہیں کرتے تو سفیان ثوری رحمہ اللہ کے بارے میں علامہ ذہبی رحمہ اللہ کا قول کیسے قبول کیا۔

نوٹ:

زیر علی کی صاحب کا حافظ ذہبی رحمہ اللہ کا حوالہ پیش کرنا مفید نہیں۔ کیونکہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المہذب فی اختصار السنن الکبیر ۱/۵۲۵ رقم ۲۲۶۸ پر اس حدیث پر سکوت کیا ہے۔ اور سند پر کسی قسم کی کوئی جرح نہیں کی اور نہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی مدلس پر بحث کی ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ علامہ ذہبی رحمہ اللہ کے نزدیک ان کی معصن روایات صحیح ہوتی ہیں۔ اور ترک رفع یدین والی حدیث پر تو علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے خود سکوت کیا ہے۔

مدلس راوی کا حکم

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے التلک علی ابن اصلاح ص ۶۱۴ پر محدثین کرام کے مختلف مذاہب مدلس کے بارے میں نقل کیے اور امام علی بن مدینی کے مسلک کو راجح اور جمہور کے مطابق قرار دیا۔ اور امام علی بن مدینی کا مسلک صاف ظاہر ہے کہ مدلس کی وہ معصن روایت (عن والی) قبول ہوگی جس کی مدلس والی روایتیں قلیل یا کم ہو۔ (دیکھئے الکفایہ ص ۳۶۲) خطیب بغدادی

امام بخاری رحمہ اللہ اور سفیان ثوری کی مدلس:

امام بخاری رحمہ اللہ سفیان ثوری کی مدلس کے بارے لکھتے ہیں۔

”لا اعرف لسفیان عن هؤلاء تدلیسا (ما) اقل تدلیسه“ یعنی آپ کی

کتنی کم تدلیس تھی۔ (علل الکبیر ترمذی ۲/۹۶۶)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی مدلس:

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ امام سفیان ثوری کی مدلس کے بارے لکھتے ہیں۔ ”وما

اشاء الیہ شیخاص اطلاق تخریج اصحاب الصحیح لطائفة منهم حیث

جعل منهم قسما احتمل الائمة تدلیسه وخرجوا الہ فی الصحیح لا مامته و

قللة تدلیسه فی جنب ماروی کالثوری یتنزل علی هذا لایسما وقد جعل من

هذا القسم من کان لا یدلس الاعن ثقة کا بن عینیہ“.

(ترجمہ) اور جس کی طرف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اشارہ کیا کہ مدلسین کی ایک جماعت

سے اصحاب صحیح نے علی الاطلاق اپنی کتب میں روایات کی تخریج کی ہے اور ان مدلسین کی ایک قسم وہ بتائی ہے جس کی تدلیس کو ائمہ حدیث نے قبول کیا ہے۔ اور ان کی روایت اپنی صحیح میں لائے ہیں۔ ان مدلسین کی امامت اور قلت تدلیس کی وجہ سے انہوں نے جو بہت سی روایات کی ہیں۔ ان کے عقائد میں ان کے مقابلہ میں مثلاً امام ثوری اسی بات پر محمول سمجھا جائے خصوصاً اس قسم میں اس مدلس کو بھی داخل کیا ہے جو ثقہ کے سوا تدلیس نہیں کرتا تھا۔ مثلاً ابن عیینہ معلوم ہوا کہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفیان ثوری کے عن والی روایت صحیح ہوتی ہیں۔ (فتح المغیث ج ۱ ص ۱۷۷)

حافظ صلاح الدین العلائی اور سفیان ثوری کی تدلیس:

حافظ علائی سفیان ثوری کی تدلیس کے بارے لکھتے ہیں۔ ”او لقلۃ قدیس فی جنب ماروی“ ص ۱۱۳ جامع تحصیل مندرجہ بالا تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ محدثین کرام کے نزدیک جس راوی کی تدلیس اُس کی دیگر روایات کے مقابلے میں کم ہوگی اُس کی تدلیس قابل قبول ہوگی۔ معلوم ہوا کہ امام بخاری، حافظ ابن کثیر اور حافظ علائی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی قلت تدلیس کی وجہ سے ان کی تدلیس مضرب نہیں ہوتی۔ اور یہی تحقیق محدثین کرام کے نزدیک رائج اور مضبوط ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے کہ محدثین کرام خصوصاً صحاح ستہ کے محدثین کا منہج اور طریقہ کار سفیان ثوری کی تدلیس کو قبول کرنے میں کیا ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس محدثین کرام کی نظر میں

اس تحریر میں اس بات کی اہمیت انتہائی زیادہ ہے کہ ہم محققانہ جائزہ لے سکیں کہ محدثین کرام سفیان ثوری کی عن/معصن روایت کے بارے میں کیا منہج اختیار کرتے ہیں۔ کیونکہ محدثین کرام بڑی ہی مہارت تامہ کے ساتھ راویوں کی روایت نقل کرتے تھے اور متعدد محدثین کرام روایات کے بعد ان کی علت بھی بیان کرتے ہیں۔

۱۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن نسائی میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی میرے علم کے مطابق تقریباً ۳۱۱ معصن/عن والی روایات نقل کیں ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے منہج سے ظاہر ہوتا ہے کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی معصن روایات صحیح اور قابل احتجاج ہیں۔

سنن نسائی میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی روایات کی تفصیل

حدیث نمبر:-

۱۷۱-۱۵۵-۱۴۱-۱۳۶-۱۳۳-۱۲۷-۱۲۶-۱۱۴-۱۱۱-۸۷-۷۷-۷۰-۶۹-۳۹-۳۷-۱۸۹-۲۰۰-۲۲۲-۲۳۷-۲۴۳-۲۵۱-۲۵۳-۲۶۲-۲۷۷-۲۸۲-۲۹۲-۲۹۳-۳۰۰-۳۱۸-۳۲۳-۳۲۷-۳۳۳-۳۴۰-۳۴۳-۳۵۰-۳۶۳-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۹۰-۳۹۸-۴۰۲-۴۲۳-۴۹۲-۵۲۳-۵۳۹-۵۹۸-۶۱۵-۶۱۸-۶۲۱-۶۵۰-۶۵۳-۶۵۷-۶۵۸-۶۳۳-۷۵۶-۷۷۲-۷۷۷-۷۸۰-۷۹۲-۸۷۷-۸۹۲-۹۰۰-۹۰۲-۹۰۱-۹۵۵-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۷-۱۰۳۳-۱۰۳۳-۱۰۵۳-۱۰۶۶-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۶۷-۱۱۷۰-۱۲۲۸-۱۲۶۶-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۸۵-۱۲۹۰-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۹-۱۳۶۶-۱۴۲۸-۱۴۷۹

[illegible]

(١٥٨) - (صحيح) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ الْمُؤَدَّبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسَدِ، عَنْ عِلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ: أَلَا أَصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَلَمْ يَزَلْ يَدْعِيهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً. [مضى (١٥٦)].

٣٤١٥ (صحيح بما قبله) أخبرنا محمود بن غيلان قال: حدثنا وكيع قال: حدثنا شفيان عن علقمة بن مرثد عن زريق بن سليمان الأحمر عن ابن عمر، قال: سئل النبي ﷺ عن الرجل يطلق امرأته ثلاثاً، فَيَرْجِعُهَا الرَّجُلُ، فَيُفْلِقَ الْبَابَ، وَيُزْجِي الشَّعْرَ، ثُمَّ يَطْلُقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا؟ قَالَ: لَا تَحِلُّ لِلأَوَّلِ حَتَّى يَجَامِعَهَا الْآخَرُ. قال أبو عبد الرحمن هذا أولى بالصواب.

٣٤١٦- (صحيح) أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُرَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا رَسُلَ إِلَيْهِ ﷺ الْوَائِمَةُ وَالْمَوْسِمَةُ، وَالْوَاثِلَةُ وَالْمَوْصُولَةُ، وَأَوَّلَ الرِّثَا وَمَوَاطِنَهُ، وَالْمَحَلَّلَ. [الإرواء الغليل ١٨٩٧].

٣٤١٨ (صحیح) أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ: سَمِعْتُ قَاتِلَةَ بِنْتَ نَيْسٍ، تَقُولُ: أُرْسِلَ إِلَيَّ زَوْجِي بَطْلَاقِي، فَخَشَعْتُ عَيْنَيَّ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «كَمْ طَلَّقَكَ؟»، فَقُلْتُ: ثَلَاثًا، قَالَ: «لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ، وَاعْتَدِي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكَ ابْنَ أُمِّ حَكْمٍ، فَإِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، تَلْقَيْنِ بَنَاتِكَ عِنْدَهُ، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكَ قَاضِيْنِي». مُخْتَصَرٌ [إرواء الغليل: (٦) / ٢٠٩، ص ٢٠٩].

٣٤١٩) أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَثُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ فَاطِمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهُ.

(٢٣٦٢) - (صحيح) أخبرنا إسحاق بن إبراهيم قال: أنبأنا عبيد الله بن سعيد الأموي قال: حدثنا شفيان عن ثور عن خالد بن معدان عن عائشة، قالت: كان رسول الله ﷺ يتحرى الاثنين والخميس. (انظر ما قبله).

(٢٣٦٣) - (صحيح أيضاً) أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا أبو داود عن شفيان عن منصور عن خالد بن سعد عن عائشة، قالت: كان رسول الله ﷺ يتحرى يوم الاثنين والخميس.

۲۔ امام ترمذی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

سنن ترمذی میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی میرے علم کے مطابق تقریباً ۳۶۸ معصن روایات ہیں اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس کا اعتراض نقل نہیں کیا۔ امام ترمذی کی اس منہج سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس معصن نہیں اور ان کی مدللہ روایات صحیح ہوتی ہیں۔

سنن ترمذی میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی روایات کی تفصیل

سفیان بن سعید بن مسروق الثوري، أبو عبد الله الكوفي ۳، ۳۸، ۴۲، ۴۴، ۶۰، ۶۱، ۶۳، ۹۰، ۹۹، ۱۰۹، ۱۱۹، ۱۲۴، ۱۳۲، ۱۴۰، ۱۵۲، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۹۷، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۱۲، ۲۲۱، ۲۲۹، ۲۴۸، ۲۵۷، ۲۸۱، ۲۸۹، ۲۹۵، ۳۰۶، ۳۱۷، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۵۱، ۳۶۴، ۳۷۲ (م)، ۴۰۶، ۴۱۵، ۴۱۷، ۴۲۴، ۴۲۹، ۴۳۴، ۴۵۴، ۴۹۶، ۵۲۰، ۵۳۳، ۵۵۴، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۲، ۵۷۱، ۶۰۵، ۶۰۹، ۶۱۷ (م)، ۶۲۰، ۶۲۳، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۸، ۶۶۷، ۶۷۳، ۶۸۱، ۶۹۱ (م)، ۶۹۵، ۶۹۹، ۷۲۳، ۷۲۵، ۷۳۴، ۷۳۶، ۷۴۶، ۷۵۶، ۷۷۰، ۷۹۱، ۷۹۵، ۷۹۷، ۸۱۵، ۸۳۲، ۸۵۶، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۷۰، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۷، ۹۰۹، ۹۲۰، ۹۲۹، ۹۳۳، ۹۶۴، ۹۸۵، ۹۸۹، ۹۹۹، ۱۰۲۷، ۱۰۴۹، ۱۰۵۴، ۱۰۸۱، ۱۰۹۳، ۱۱۰۲، ۱۱۰۲ (م)، ۱۱۰۸، ۱۱۲۰، ۱۱۲۲، ۱۱۳۲، ۱۱۳۵ (م)، ۱۱۴۵، ۱۱۴۵ (م)، ۱۱۷۶، ۱۱۷۹، ۱۱۷۹ (م)، ۱۱۸۵، ۱۲۰۹، ۱۲۰۹ (م)، ۱۲۱۲، ۱۲۳۶، ۱۲۴۰، ۱۲۵۶، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴،

۱۳۰۸، ۱۳۱۰، ۱۳۱۶، ۱۳۲۶، ۱۳۴۵، ۱۳۵۷، ۱۳۵۹، ۱۳۶۱، ۱۳۶۵ (م)، ۱۳۷۴، ۱۳۹۵ (م)، ۱۴۰۸، ۱۴۲۰، ۱۴۲۰ (م)، ۱۴۴۴، ۱۴۵۵ (م)، ۱۴۷۵، ۱۴۸۲، ۱۴۹۱ (م)، ۱۴۹۲ (م)، ۱۵۰۴، ۱۵۱۰، ۱۵۱۴، ۱۵۴۴، ۱۵۶۱، ۱۵۶۷، ۱۵۸۴، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۶۰۰ (م)، ۱۶۰۶، ۱۶۱۴، ۱۶۱۷، ۱۶۱۷ (م)، ۱۶۲۳، ۱۶۴۷، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۸، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۱، ۱۷۰۹، ۱۷۱۱، ۱۷۱۳، ۱۷۱۵، ۱۷۲۴، ۱۷۲۶، ۱۷۷۸، ۱۷۸۳، ۱۸۰۵، ۱۸۱۴، ۱۸۲۰ (م)، ۱۸۲۲، ۱۸۲۴، ۱۸۲۷، ۱۸۳۰، ۱۸۳۹، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۵۲، ۱۸۶۹، ۱۹۰۶، ۱۹۳۹، ۱۹۴۵، ۱۹۵۰، ۱۹۸۰، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۷ (م)، ۱۹۸۷ (م)، ۲۰۰۶، ۲۰۳۱، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۶ (م)، ۲۰۶۰، ۲۰۶۳ (م)، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۱۰۳، ۲۱۰۵، ۲۱۲۳، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۳۷ (م)، ۲۱۴۳، ۲۱۴۶، ۲۱۴۶ (م)، ۲۱۵۷، ۲۱۷۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۳ (م)، ۲۱۸۴، ۲۲۰۶، ۲۲۳۰، ۲۲۵۶، ۲۲۵۹ (م)، ۲۲۷۶، ۲۲۸۱، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۳۳، ۲۳۵۳، ۲۳۸۷، ۲۳۹۳، ۲۴۰۱، ۲۴۱۴ (م)، ۲۴۲۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۷، ۲۴۷۰، ۲۴۸۰، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۴۳ (م)، ۲۵۵۳ (م)، ۲۵۶۶، ۲۵۷۳ (م)، ۲۶۰۵، ۲۶۱۴، ۲۶۲۰، ۲۶۳۲، ۲۶۳۵، ۲۶۴۱، ۲۶۴۳، ۲۶۵۰، ۲۶۶۲، ۲۶۷۳، ۲۷۲۰، ۲۷۲۰ (م)، ۲۷۳۰، ۲۷۳۵، ۲۷۳۹، ۲۷۴۰، ۲۷۵۵، ۲۷۷۴، ۲۷۸۷، ۲۸۱۰، ۲۸۱۱، ۲۸۱۱ (م)، ۲۸۳۵، ۲۸۴۹، ۲۸۵۵، ۲۸۵۵ (م)، ۲۸۸۰، ۲۹۰۸، ۲۹۰۸ (م)، ۲۹۱۴، ۲۹۱۴ (م)، ۲۹۱۷، ۲۹۳۷، ۲۹۵۰، ۲۹۶۲، ۲۹۶۳، ۲۹۶۶، ۲۹۷۵، ۲۹۷۹، ۲۹۸۷، ۲۹۹۲، ۲۹۹۵، ۲۹۹۵ (م)۔

سنن ترمذی میں سفیان ثوری کی روایات کا عکس

(۲۸) (صحیح) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَّابٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَيْثٍ، عَنْ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلَّلِ الْأَصَابِعَ». وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْمُسْتَوْدِ، وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ الْفُهْرِيُّ، وَأَبِي أَبِي الْإِنصَارِيِّ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنَّهُ يُخَلَّلُ أَصَابِعُ رَجُلِهِ فِي الْوُضُوءِ. وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ. وَقَالَ إِسْحَاقُ: يُخَلَّلُ أَصَابِعُ يَدَيْهِ وَرَجُلِهِ فِي الْوُضُوءِ. وَأَبُو هَاشِمٍ اسْمُهُ: إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَكِّيُّ. [ابن ماجه: (۴۴۸)].

(۴۲) (صحیح) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَهَّابٌ وَقُتَيْبَةُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَفْيَانَ. (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً. وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَجَابِرٍ، وَبُرَيْدَةَ، وَأَبِي رَافِعٍ، وَابْنِ الْفَرَّاجِ. وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَحْسَنُ شَيْءٍ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَصَحُّ. وَزَوَّي وَشَيْبَانُ بْنُ سَعْدٍ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ

(۸۰۶) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، دَخَلَ الشَّجَرَ فَأَسْتَلَمَ الْحَجَرَ، ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَنْشَى أَرْبَعًا، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ: «وَأَتَّخِذُوا مِنْ نِقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُعَلِّيًا». [البقرة: ۱۲۵] فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ، وَالْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبْتِ، ثُمَّ أَتَى الشَّجَرَ بَعْدَ الرُّكْعَتَيْنِ فَأَسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَقَامِ، أَطْلَعَهُ، قَالَ: «إِنَّ الْمَقَامَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ» [البقرة: ۱۵۸]. وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ. حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ. [ابن ماجه: (۳۰۷۴)].

(۸۵۸) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ وَمَعْمَرٌ، عَنْ ابْنِ خُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي الطَّغْلِبِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمُعَاوِيَةَ لَا يَتَمَرُّ بَرَكَنٌ إِلَّا اسْتَلَمَهُ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ النَّبْتِ مَهْجُورًا. وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ. حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، أَنْ لَا يَسْتَلِمَ إِلَّا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ. [الحج الكبير: ق].

(۳۶) بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ طَافًا مُضْطَبِعًا

(۸۵۹) (حسن) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ، عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَكِيمِ، عَنْ ابْنِ يَتْلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ بِالنَّبْتِ مُضْطَبِعًا، وَعَلَيْهِ بَرْدٌ. هَذَا حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ عَنْ

(۲۰۵۵) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، عَنْ مَتَّصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَقَّارٍ بْنِ الشَّيْبَةِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَكْتَوَى أَوْ اسْتَوَقَّى فَقَدْ بَرَى مِنَ الْوُكُلِ». وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعِيسَى بْنِ خُصَيْنٍ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. [ابن ماجه: (۳۴۸۹)].

(۱۵) بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ فِي ذَلِكَ

(۲۰۵۶) (صحیح) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الرُّخَصَةِ مِنَ الْحَمَةِ وَالْعَيْنِ وَالثَّمَلَةِ. [م].

۳۔ امام ابو داؤد اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں سفیان ثوری رحمہ اللہ سے میرے علم کے مطابق تقریباً ۲۲۰ روایات درج کیں ہیں اور سفیان ثوری کی تدلیس کا اعتراض نقل نہیں کیا اور نہ ہی تدلیس کو وجہ ضعف بتایا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ امام ابو داؤد کے نزدیک بھی سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات صحیح ہوتی ہیں۔

سنن ابو داؤد میں سفیان ثوری کی روایات کی تفصیل

حدیث نمبر:-

۵۵-۶۱-۷۷-۹۵-۹۷-۱۲۷-۱۳۰-۱۵۹-۱۶۶

۱۷۲-۱۷۸-۲۲۸-۲۶۰-۳۲۲-۳۵۵-۳۶۳-۳۶۹-۵۲۰-۵۳۶-۵۳۸

۵۵۳-۶۱۳-۶۱۸-۶۳۰-۶۴۳-۶۴۶-۶۷۵-۷۰۰-۷۲۸-۷۶۹

۷۸۸-۸۳۲-۸۷۶-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۸-۱۰۰۳-۱۰۳۸-۱۰۵۸-۱۰۸۸-۱۱۰۱

۱۱۰۳-۱۱۱۸-۱۱۳۸-۱۱۷۸-۱۱۸۵-۱۲۲۹-۱۲۳۸-۱۲۶۲-۱۲۶۵-۱۲۷۷-۱۳۶۶

۱۳۹۲-۱۵۱۲-۱۶۸۰-۱۶۳۹-۱۶۶۷-۱۶۹۳-۱۶۹۹-۱۷۴۲-۱۷۵۷-۱۷۶۳

۱۸۴۷-۱۸۹۶-۱۹۲۲-۱۹۹۳-۱۹۲۳-۱۹۳۱-۱۹۳۷-۱۹۴۴-۱۹۴۶

۲۰۰۲-۲۰۰۳-۲۰۱۱-۲۰۳۲-۲۰۳۶-۲۰۵۹-۲۰۶۰-۲۰۹۷-۲۱۱۶-۲۱۱۷-۲۱۲۰

۲۱۲۳-۲۱۵۰-۲۱۶۳-۲۱۶۵-۲۱۸۳-۲۲۰۸-۲۲۳۷-۲۲۵۷-۲۲۹۰-۲۲۹۵

۲۳۱۲-۲۳۶۶-۲۳۷۶-۲۳۸۶-۲۳۹۹-۲۴۰۳-۲۴۰۳-۲۴۵۷-۲۴۶۳-۲۴۶۸

۲۵۳۰-۲۵۳۱-۲۵۴۹-۲۵۶۲-۲۵۶۶-۲۵۹۹-۲۶۱۳-۲۶۱۵-۲۶۳۷-۲۶۵۲

۴۔ امام ابی عبد اللہ محمد القزوی ابن ماجہ رحمہ اللہ اور سفیان کی تدلیس:

امام ابو عبد اللہ محمد القزوی ابن ماجہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سنن ابن ماجہ میں سفیان ثوری کی تقریباً ۲۳۳ روایات لی ہیں۔ لہذا ظاہر ہے کہ ابن ماجہ رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات صحیح ہوتی ہیں۔ اور انہوں نے اپنی کتاب میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کے مدلس کا کسی بھی حدیث کے تحت اعتراض درج نہیں کیا۔

سنن ابن ماجہ میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی روایات کا عکس

(۸۳) (صحیح) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْخُزُمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُحَاصِمُونَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْقَدَرِ (۳)، فَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُقُوا مَسَّ سَقَرٍ. إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلْقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ [القمر: ۴۸-۴۹]، [الطَّلَا: (۳۴۹) م]۔

(۱۴۱) (صحیح) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَ عُمَارُ بْنُ بَاسِرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اذْنُوا لَهُ، مَرَحَبًا بِطَبِيبِ الْمُطَبِّيبِ» [المشكاة: (۶۲۲۶)، «الروضة» (۷۰۲)۔

(۵۸۳) (صحیح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَتَمَّ كَهَيْئَةِ لَا يَمْسُ مَاءَ قَالَ سُفْيَانُ: فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ يَوْمًا، فَقَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: يَا فَتَى! يُشَدُّ هَذَا الْحَدِيثُ بِشَيْءٍ. [صحیح ابی داود: (۱۴۰۴-۱۴۰۶)۔

(۱۷۹۰) (صحیح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، وَلَكِنْ هَاتُوا رُبْعَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دَرْهَمًا، وَدَرْهَمًا» [صحیح ابی داود: (۱۴۰۴-۱۴۰۶)۔

(۱۸۸۹) (صحیح) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: «مَنْ يَنْزُوجُهَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ» فَقَالَ: لَيْسَ مِنِّي، قَالَ: «قَدْ رَزَقْتُكَهَا عَلَى مَا مَلَكَ مِنَ الْقُرْآنِ» [الإرواء: (۱۸۲۳ و ۱۹۲۵)، «صحیح ابی داود: (۱۸۲۸) ق]۔

(۲۰۲۰) (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: طَلَّقَ الشُّنَّةُ أَنْ يُطْلَقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ [الإرواء: (۱۸۲۳)۔

(۲۰۲۳) (صحیح) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُطْلَقْهَا وَهِيَ طَاهِرَةٌ أَوْ حَائِلَةٌ» [الإرواء: (۱۲۶ / ۷) و (۱۳۰)۔

سنن ابن ماجہ میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی روایات تفصیل

سفیان بن سعید بن مسروق الثوري ۴۱، ۵۷، ۸۳، ۹۰، ۹۷، ۱۲۲، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۴۳، ۱۴۶، ۱۵۳، ۱۵۵، ۱۶۰، ۱۶۲، ۱۶۱، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۴۶، ۲۴۹، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۸۶، ۳۱۶، ۳۴۲ (۲م)، ۳۵۳، ۳۷۱، ۳۸۴، ۴۱۱، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۲۲، ۴۳۸، ۴۵۰، ۵۰۸، ۵۱۰، ۵۵۳، ۵۵۹، ۵۸۳، ۵۸۸، ۶۰۲، ۶۲۸، ۶۳۴، ۶۵۴، ۶۶۲، ۶۶۷، ۶۷۶، ۷۲۵، ۷۴۵، ۸۲۱، ۸۹۹ (م)، ۹۴۵، ۱۰۰۱، ۱۰۰۵، ۱۰۲۱، ۱۰۴۵، ۱۰۷۰، ۱۰۷۸، ۱۱۰۶، ۱۱۴۹، ۱۱۶۱، ۱۱۸۲، ۱۱۹۷، ۱۲۰۸، ۱۲۲۴، ۱۲۶۴، ۱۲۶۶، ۱۳۷۶، ۱۳۹۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۵۳۶، ۱۵۴۷، ۱۵۷۴، ۱۵۸۴، ۱۶۲۲، ۱۶۳۲، ۱۶۶۱، ۱۶۷۲، ۱۷۰۶، ۱۷۳۰، ۱۷۴۱، ۱۷۵۹، ۱۷۹۰، ۱۸۲۸، ۱۸۴۰، ۱۸۶۹، ۱۸۸۸، ۱۸۹۱، ۱۸۹۱، ۱۸۹۱ (م)، ۱۹۱۸، ۱۹۲۲، ۱۹۴۵، ۱۹۸۹، ۱۹۹۵، ۲۰۱۳، ۲۰۱۷، ۲۰۲۰، ۲۰۲۳، ۲۰۲۶، ۲۰۳۵، ۲۰۷۷، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۴۳، ۲۲۲۰، ۲۲۴۸، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۳۳۲ (م)، ۲۳۳۹، ۲۳۴۸، ۲۳۹۴، ۲۴۱۶، ۲۴۳۵، ۲۴۴۷، ۲۴۶۰، ۲۴۶۴، ۲۵۰۶، ۲۵۲۵، ۲۵۴۱، ۲۵۹۳، ۲۶۶۷، ۲۷۱۵، ۲۷۲۱، ۲۷۲۷، ۲۷۳۳، ۲۷۳۷، ۲۷۴۷، ۲۷۹۰، ۲۸۰۹، ۲۸۱۵، ۲۸۲۸، ۲۸۳۰، ۲۸۳۵، ۲۸۴۲، ۲۸۵۱، ۲۸۵۲، ۲۸۵۸، ۲۸۸۹، ۲۸۹۴، ۲۹۰۴، ۲۹۱۳، ۲۹۲۳، ۲۹۵۴، ۲۹۹۱، ۳۰۱۰، ۳۰۱۵، ۳۰۱۵ (م)، ۳۰۱۸، ۳۰۱۹، ۳۰۲۳، ۳۰۲۵، ۳۰۲۷، ۳۰۴۱، ۳۰۵۹، ۳۰۷۶، ۳۰۸۴، ۳۱۰۰، ۳۱۰۲، ۳۱۰۳، ۳۱۲۲، ۳۱۳۷، ۳۱۴۰، ۳۱۴۳، ۳۱۴۶، ۳۱۴۸، ۳۱۵۹، ۳۱۷۷، ۳۱۸۷، ۳۱۹۷، ۳۲۵۹، ۳۲۶۵، ۳۲۷۰، ۳۲۹۸، ۳۳۱۳، ۳۳۳۱، ۳۴۳۸، ۳۴۵۲، ۳۴۹۴، ۳۴۹۷، ۳۵۱۲، ۳۵۱۶، ۳۵۱۸، ۳۵۲۴، ۳۵۳۵، ۳۵۳۶، ۳۵۳۸، ۳۵۶۷، ۳۵۷۹، ۳۵۸۱، ۳۶۱۴، ۳۶۱۹، ۳۶۳۶، ۳۶۷۷، ۳۷۱۸، ۳۷۱۸ (م)، ۳۷۲۹، ۳۷۴۲، ۳۷۵۰، ۳۷۶۳، ۳۷۸۹، ۳۸۱۱، ۳۸۳۰، ۳۸۳۲، ۳۸۵۲، ۳۸۷۶، ۳۸۸۰، ۳۹۰۰، ۴۰۰۶، ۴۰۲۲، ۴۰۴۱، ۴۰۶۴، ۴۰۶۹، ۴۰۸۴، ۴۱۵۲ - ۴۱۱۶ - ۴۲۵۷ - ۴۲۳۱ - ۴۲۳۹ - ۴۵۸۹

۵۔ حافظ ابن حبان البستی رحمہ اللہ کا اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس:

حافظ ابن حبان البستی رحمہ اللہ کا منہج معلوم کرنا اہم ہے کیونکہ زیر علیہ کی صاحب نے اپنے ماہنامہ رسالہ الحدیث نمبر ۳۳ صفحہ ۳۷ اور صفحہ ۳۸ پر ابن حبان رحمہ اللہ کا قول سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس پر بھی نقل کرتے ہیں۔

(۱) وأما المدلسون الذين هم ثقات وعدول، فانا لا نحتج بأخبارهم الا فاتبنوا السماع فيما رووا مثل الثوري والا عمش وأبى اسحاق وأضرابهم من الأعمه المستقين. (الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان ۹۰/۱)

ترجمہ: وہ مدلس راوی جو ثقہ عادل ہیں ہم ان کی صرف ان مرویات سے ہی حجت پکڑتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں مثلاً سفیان ثوری، اعمش اور ابواسحاق وغیرہم جو کہ زبردست ثقہ امام تھے..... الخ

(۲) ترجمہ: وہ ثقہ مدلس راوی جو اپنی احادیث میں تدلیس کرتے تھے مثلاً قتادہ، یحییٰ بن ابی کثیر، اعمش، ابواسحاق، ابن جریج، ابن اسحاق، ثوری اور یثیم، بعض اوقات آپ اپنے اس شیخ سے جس سے سنا تھا وہ روایات بطور تدلیس بیان کر دیتے جنہیں انہوں نے ضعیف ناقابل حجت لوگوں سے سنا تھا۔ تو جب تک واپس اگرچہ ثقہ ہی ہو یہ نہ کہے ”حدیثی“ یا ”سمعت“ اس نے حدیث بیان کی یا میں نے سنا تو اس کی خبر سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ (المجر وحین ج ۱ ص ۷۷)

مگر زیر علیہ کی صاحب کا ابن حبان رحمہ اللہ کا قول نقل کرنا محدثین کرام کے منہج پر صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حافظ ابن حبان نے اپنی کتاب صحیح ابن حبان بترتيب ابن بلبان رحمہ اللہ میں تقریباً ۲۰ روایات عن والی نقل کیں۔ اور اس میں ”حدثنا“ یا ”سمعت“ کا لفظ موجود نہیں ہے۔ اور سفیان ثوری کی تدلیس پر اعتراض نقل نہیں کیا۔ لہذا حافظ ابن حبان رحمہ اللہ کے منہج

سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس حدیث کے ضعف کا باعث ہیں اور ان کی تدلیس قابل قبول ہوگی۔ لہذا معلوم ہوا کہ حافظ ابن حبان رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کے عن والی روایات صحیح ہوتی ہیں۔

صحیح ابن حبان میں سفیان ثوری کی روایات کی تفصیل

حدیث نمبر :- ۱۴۴، ۱۷۸، ۱۹۱، ۲۳۲، ۳۰۶، ۳۹۱، ۳۹۶،

۴۰۲، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۶۳، ۴۷۱، ۴۷۷، ۴۷۸، ۵۳۱، ۵۸۶، ۶۳۶، ۷۲۷،

۷۳۹، ۷۶۶، ۸۳۹، ۹۱۴، ۹۲۷، ۹۴۷، ۹۵۳، ۱۰۹۵، ۱۱۰۰، ۱۱۲۸،

۱۲۴۰، ۱۲۴۲، ۱۲۵۴، ۱۲۹۳، ۱۳۱۳، ۱۳۲۹، ۱۳۵۷، ۱۳۷۲،

۱۳۷۳، ۱۳۹۵، ۱۴۳۶، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۹۲، ۱۵۲۵، ۱۶۱۵،

۱۶۵۲، ۱۶۵۴، ۱۶۶۹، ۱۷۵۸، ۱۸۰۸، ۱۸۱۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۳،

۱۸۸۸، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹،

۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۹۰، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷،

۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵،

۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳،

۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱،

۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹،

۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸،

۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶،

۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴،

۳۶۹۳، ۳۶۱۷، ۳۵۷۸، ۳۵۵۷، ۳۵۱۰، ۳۴۲۱، ۳۴۱۰، ۳۳۲۴
 ۳۸۵۶، ۳۸۴۶، ۳۸۲۳، ۳۸۲۲، ۳۷۶۹، ۳۷۵۳، ۳۷۱۷، ۳۶۹۸
 ۴۰۵۸، ۴۰۱۱، ۴۰۰۴، ۳۹۳۵، ۳۸۹۶، ۳۸۹۲، ۳۸۶۹، ۳۸۶۰
 ۴۲۵۰، ۴۲۴۰، ۴۱۹۰، ۴۱۷۹، ۴۱۷۷، ۴۰۹۹، ۴۰۹۸، ۴۰۴۶
 ۴۷۹۶، ۴۷۹۵، ۴۷۹۱، ۴۷۱۴، ۴۶۳۴، ۴۵۶۹، ۴۵۶۸، ۴۴۰۷
 ۴۸۰۴، ۴۸۱۱، ۴۸۲۱، ۴۸۷۹، ۴۸۷۸، ۴۸۲۱، ۴۸۱۱، ۴۸۰۴
 ۵۰۱۰، ۴۹۶۰، ۴۹۴۹، ۴۸۹۲، ۴۸۷۹، ۴۸۲۱، ۴۸۱۱، ۴۸۰۴
 ۵۵۳۲، ۵۴۴۹، ۵۴۴۵، ۵۲۷۱، ۵۲۴۶، ۵۲۴۰، ۵۱۷۷، ۵۰۶۰
 ۵۵۳۹، ۵۵۷۱، ۵۵۸۳، ۵۵۹۵، ۵۶۵۹، ۵۷۲۴، ۵۷۷۷، ۵۷۷۹
 ۵۸۷۹، ۵۸۷۸، ۵۸۷۷، ۵۸۷۶، ۵۸۷۵، ۵۸۷۴، ۵۸۷۳، ۵۸۷۲
 ۵۹۳۶، ۵۹۲۰، ۵۸۷۳، ۵۸۶۵، ۵۸۴۱، ۵۸۳۷، ۵۸۲۸، ۵۷۸۴
 ۶۰۳۷، ۶۰۳۶، ۵۹۶۸، ۵۹۷۰، ۵۹۶۹، ۵۹۶۱، ۵۹۵۲، ۵۹۴۲
 ۶۱۲۲، ۶۰۸۷، ۶۰۷۵، ۶۰۶۴

۶۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے تقریباً ۱۵۷۲ روایات درج کیں ہیں اور اپنی پوری مسند میں کسی مقام پر سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے حدیث کا ضعف نقل نہیں کیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے اس طریقہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان کے نزدیک سفیان ثوری کے تدلیس حدیث کے ضعف کا باعث نہیں اور ان کی عن والی روایات قابل حجت ہوتی ہیں۔

مسند احمد میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی روایات کی تفصیل

۲۰۸۲ - ۲۰۸۱، ۲۰۸۷، ۲۰۸۵، ۲۰۸۲، ۲۰۸۱، ۲۰۸۰، ۲۰۷۹، ۲۰۹۷، ۲۰۹۲
 ۲۱۰۳ - ۲۱۰۰، ۲۰۹۸، ۲۰۹۷، ۲۰۹۲، ۲۰۹۱، ۲۰۹۰، ۲۰۸۹، ۲۰۸۸، ۲۰۸۷
 ۲۱۱۲، ۲۱۱۱، ۲۱۱۰، ۲۱۰۹، ۲۱۰۸، ۲۱۰۷، ۲۱۰۶، ۲۱۰۵، ۲۱۰۴، ۲۱۰۳
 ۲۱۰۲، ۲۱۰۱، ۲۱۰۰، ۲۰۹۹، ۲۰۹۸، ۲۰۹۷، ۲۰۹۶، ۲۰۹۵، ۲۰۹۴
 ۲۰۹۳، ۲۰۹۲، ۲۰۹۱، ۲۰۹۰، ۲۰۸۹، ۲۰۸۸، ۲۰۸۷، ۲۰۸۶، ۲۰۸۵
 ۲۰۸۴، ۲۰۸۳، ۲۰۸۲، ۲۰۸۱، ۲۰۸۰، ۲۰۷۹، ۲۰۷۸، ۲۰۷۷، ۲۰۷۶
 ۲۰۷۵، ۲۰۷۴، ۲۰۷۳، ۲۰۷۲، ۲۰۷۱، ۲۰۷۰، ۲۰۶۹، ۲۰۶۸، ۲۰۶۷
 ۲۰۶۶، ۲۰۶۵، ۲۰۶۴، ۲۰۶۳، ۲۰۶۲، ۲۰۶۱، ۲۰۶۰، ۲۰۵۹، ۲۰۵۸
 ۲۰۵۷، ۲۰۵۶، ۲۰۵۵، ۲۰۵۴، ۲۰۵۳، ۲۰۵۲، ۲۰۵۱، ۲۰۵۰، ۲۰۴۹
 ۲۰۴۸، ۲۰۴۷، ۲۰۴۶، ۲۰۴۵، ۲۰۴۴، ۲۰۴۳، ۲۰۴۲، ۲۰۴۱، ۲۰۴۰
 ۲۰۳۹، ۲۰۳۸، ۲۰۳۷، ۲۰۳۶، ۲۰۳۵، ۲۰۳۴، ۲۰۳۳، ۲۰۳۲، ۲۰۳۱
 ۲۰۳۰، ۲۰۲۹، ۲۰۲۸، ۲۰۲۷، ۲۰۲۶، ۲۰۲۵، ۲۰۲۴، ۲۰۲۳، ۲۰۲۲
 ۲۰۲۱، ۲۰۲۰، ۲۰۱۹، ۲۰۱۸، ۲۰۱۷، ۲۰۱۶، ۲۰۱۵، ۲۰۱۴، ۲۰۱۳
 ۲۰۱۲، ۲۰۱۱، ۲۰۱۰، ۲۰۰۹، ۲۰۰۸، ۲۰۰۷، ۲۰۰۶، ۲۰۰۵، ۲۰۰۴
 ۲۰۰۳، ۲۰۰۲، ۲۰۰۱، ۲۰۰۰، ۱۹۹۹، ۱۹۹۸، ۱۹۹۷، ۱۹۹۶، ۱۹۹۵
 ۱۹۹۴، ۱۹۹۳، ۱۹۹۲، ۱۹۹۱، ۱۹۹۰، ۱۹۸۹، ۱۹۸۸، ۱۹۸۷، ۱۹۸۶
 ۱۹۸۵، ۱۹۸۴، ۱۹۸۳، ۱۹۸۲، ۱۹۸۱، ۱۹۸۰، ۱۹۷۹، ۱۹۷۸، ۱۹۷۷
 ۱۹۷۶، ۱۹۷۵، ۱۹۷۴، ۱۹۷۳، ۱۹۷۲، ۱۹۷۱، ۱۹۷۰، ۱۹۶۹، ۱۹۶۸
 ۱۹۶۷، ۱۹۶۶، ۱۹۶۵، ۱۹۶۴، ۱۹۶۳، ۱۹۶۲، ۱۹۶۱، ۱۹۶۰، ۱۹۵۹
 ۱۹۵۸، ۱۹۵۷، ۱۹۵۶، ۱۹۵۵، ۱۹۵۴، ۱۹۵۳، ۱۹۵۲، ۱۹۵۱، ۱۹۵۰
 ۱۹۴۹، ۱۹۴۸، ۱۹۴۷، ۱۹۴۶، ۱۹۴۵، ۱۹۴۴، ۱۹۴۳، ۱۹۴۲، ۱۹۴۱
 ۱۹۴۰، ۱۹۳۹، ۱۹۳۸، ۱۹۳۷، ۱۹۳۶، ۱۹۳۵، ۱۹۳۴، ۱۹۳۳، ۱۹۳۲
 ۱۹۳۱، ۱۹۳۰، ۱۹۲۹، ۱۹۲۸، ۱۹۲۷، ۱۹۲۶، ۱۹۲۵، ۱۹۲۴، ۱۹۲۳
 ۱۹۲۲، ۱۹۲۱، ۱۹۲۰، ۱۹۱۹، ۱۹۱۸، ۱۹۱۷، ۱۹۱۶، ۱۹۱۵، ۱۹۱۴
 ۱۹۱۳، ۱۹۱۲، ۱۹۱۱، ۱۹۱۰، ۱۹۰۹، ۱۹۰۸، ۱۹۰۷، ۱۹۰۶، ۱۹۰۵
 ۱۹۰۴، ۱۹۰۳، ۱۹۰۲، ۱۹۰۱، ۱۹۰۰، ۱۸۹۹، ۱۸۹۸، ۱۸۹۷، ۱۸۹۶
 ۱۸۹۵، ۱۸۹۴، ۱۸۹۳، ۱۸۹۲، ۱۸۹۱، ۱۸۹۰، ۱۸۸۹، ۱۸۸۸، ۱۸۸۷
 ۱۸۸۶، ۱۸۸۵، ۱۸۸۴، ۱۸۸۳، ۱۸۸۲، ۱۸۸۱، ۱۸۸۰، ۱۸۷۹، ۱۸۷۸
 ۱۸۷۷، ۱۸۷۶، ۱۸۷۵، ۱۸۷۴، ۱۸۷۳، ۱۸۷۲، ۱۸۷۱، ۱۸۷۰، ۱۸۶۹
 ۱۸۶۸، ۱۸۶۷، ۱۸۶۶، ۱۸۶۵، ۱۸۶۴، ۱۸۶۳، ۱۸۶۲، ۱۸۶۱، ۱۸۶۰
 ۱۸۵۹، ۱۸۵۸، ۱۸۵۷، ۱۸۵۶، ۱۸۵۵، ۱۸۵۴، ۱۸۵۳، ۱۸۵۲، ۱۸۵۱
 ۱۸۵۰، ۱۸۴۹، ۱۸۴۸، ۱۸۴۷، ۱۸۴۶، ۱۸۴۵، ۱۸۴۴، ۱۸۴۳، ۱۸۴۲
 ۱۸۴۱، ۱۸۴۰، ۱۸۳۹، ۱۸۳۸، ۱۸۳۷، ۱۸۳۶، ۱۸۳۵، ۱۸۳۴، ۱۸۳۳
 ۱۸۳۲، ۱۸۳۱، ۱۸۳۰، ۱۸۲۹، ۱۸۲۸، ۱۸۲۷، ۱۸۲۶، ۱۸۲۵، ۱۸۲۴
 ۱۸۲۳، ۱۸۲۲، ۱۸۲۱، ۱۸۲۰، ۱۸۱۹، ۱۸۱۸، ۱۸۱۷، ۱۸۱۶، ۱۸۱۵
 ۱۸۱۴، ۱۸۱۳، ۱۸۱۲، ۱۸۱۱، ۱۸۱۰، ۱۸۰۹، ۱۸۰۸، ۱۸۰۷، ۱۸۰۶
 ۱۸۰۵، ۱۸۰۴، ۱۸۰۳، ۱۸۰۲، ۱۸۰۱، ۱۸۰۰، ۱۷۹۹، ۱۷۹۸، ۱۷۹۷
 ۱۷۹۶، ۱۷۹۵، ۱۷۹۴، ۱۷۹۳، ۱۷۹۲، ۱۷۹۱، ۱۷۹۰، ۱۷۸۹، ۱۷۸۸
 ۱۷۸۷، ۱۷۸۶، ۱۷۸۵، ۱۷۸۴، ۱۷۸۳، ۱۷۸۲، ۱۷۸۱، ۱۷۸۰، ۱۷۷۹
 ۱۷۷۸، ۱۷۷۷، ۱۷۷۶، ۱۷۷۵، ۱۷۷۴، ۱۷۷۳، ۱۷۷۲، ۱۷۷۱، ۱۷۷۰
 ۱۷۶۹، ۱۷۶۸، ۱۷۶۷، ۱۷۶۶، ۱۷۶۵، ۱۷۶۴، ۱۷۶۳، ۱۷۶۲، ۱۷۶۱
 ۱۷۶۰، ۱۷۵۹، ۱۷۵۸، ۱۷۵۷، ۱۷۵۶، ۱۷۵۵، ۱۷۵۴، ۱۷۵۳، ۱۷۵۲
 ۱۷۵۱، ۱۷۵۰، ۱۷۴۹، ۱۷۴۸، ۱۷۴۷، ۱۷۴۶، ۱۷۴۵، ۱۷۴۴، ۱۷۴۳
 ۱۷۴۲، ۱۷۴۱، ۱۷۴۰، ۱۷۳۹، ۱۷۳۸، ۱۷۳۷، ۱۷۳۶، ۱۷۳۵، ۱۷۳۴
 ۱۷۳۳، ۱۷۳۲، ۱۷۳۱، ۱۷۳۰، ۱۷۲۹، ۱۷۲۸، ۱۷۲۷، ۱۷۲۶، ۱۷۲۵
 ۱۷۲۴، ۱۷۲۳، ۱۷۲۲، ۱۷۲۱، ۱۷۲۰، ۱۷۱۹، ۱۷۱۸، ۱۷۱۷، ۱۷۱۶
 ۱۷۱۵، ۱۷۱۴، ۱۷۱۳، ۱۷۱۲، ۱۷۱۱، ۱۷۱۰، ۱۷۰۹، ۱۷۰۸، ۱۷۰۷
 ۱۷۰۶، ۱۷۰۵، ۱۷۰۴، ۱۷۰۳، ۱۷۰۲، ۱۷۰۱، ۱۷۰۰، ۱۶۹۹، ۱۶۹۸
 ۱۶۹۷، ۱۶۹۶، ۱۶۹۵، ۱۶۹۴، ۱۶۹۳، ۱۶۹۲، ۱۶۹۱، ۱۶۹۰، ۱۶۸۹
 ۱۶۸۸، ۱۶۸۷، ۱۶۸۶، ۱۶۸۵، ۱۶۸۴، ۱۶۸۳، ۱۶۸۲، ۱۶۸۱، ۱۶۸۰
 ۱۶۷۹، ۱۶۷۸، ۱۶۷۷، ۱۶۷۶، ۱۶۷۵، ۱۶۷۴، ۱۶۷۳، ۱۶۷۲، ۱۶۷۱
 ۱۶۷۰، ۱۶۶۹، ۱۶۶۸، ۱۶۶۷، ۱۶۶۶، ۱۶۶۵، ۱۶۶۴، ۱۶۶۳، ۱۶۶۲
 ۱۶۶۱، ۱۶۶۰، ۱۶۵۹، ۱۶۵۸، ۱۶۵۷، ۱۶۵۶، ۱۶۵۵، ۱۶۵۴، ۱۶۵۳
 ۱۶۵۲، ۱۶۵۱، ۱۶۵۰، ۱۶۴۹، ۱۶۴۸، ۱۶۴۷، ۱۶۴۶، ۱۶۴۵، ۱۶۴۴
 ۱۶۴۳، ۱۶۴۲، ۱۶۴۱، ۱۶۴۰، ۱۶۳۹، ۱۶۳۸، ۱۶۳۷، ۱۶۳۶، ۱۶۳۵
 ۱۶۳۴، ۱۶۳۳، ۱۶۳۲، ۱۶۳۱، ۱۶۳۰، ۱۶۲۹، ۱۶۲۸، ۱۶۲۷، ۱۶۲۶
 ۱۶۲۵، ۱۶۲۴، ۱۶۲۳، ۱۶۲۲، ۱۶۲۱، ۱۶۲۰، ۱۶۱۹، ۱۶۱۸، ۱۶۱۷
 ۱۶۱۶، ۱۶۱۵، ۱۶۱۴، ۱۶۱۳، ۱۶۱۲، ۱۶۱۱، ۱۶۱۰، ۱۶۰۹، ۱۶۰۸
 ۱۶۰۷، ۱۶۰۶، ۱۶۰۵، ۱۶۰۴، ۱۶۰۳، ۱۶۰۲، ۱۶۰۱، ۱۶۰۰، ۱۵۹۹
 ۱۵۹۸، ۱۵۹۷، ۱۵۹۶، ۱۵۹۵، ۱۵۹۴، ۱۵۹۳، ۱۵۹۲، ۱۵۹۱، ۱۵۹۰
 ۱۵۸۹، ۱۵۸۸، ۱۵۸۷، ۱۵۸۶، ۱۵۸۵، ۱۵۸۴، ۱۵۸۳، ۱۵۸۲، ۱۵۸۱
 ۱۵۸۰، ۱۵۷۹، ۱۵۷۸، ۱۵۷۷، ۱۵۷۶، ۱۵۷۵، ۱۵۷۴، ۱۵۷۳، ۱۵۷۲
 ۱۵۷۱، ۱۵۷۰، ۱۵۶۹، ۱۵۶۸، ۱۵۶۷، ۱۵۶۶، ۱۵۶۵، ۱۵۶۴، ۱۵۶۳
 ۱۵۶۲، ۱۵۶۱، ۱۵۶۰، ۱۵۵۹، ۱۵۵۸، ۱۵۵۷، ۱۵۵۶، ۱۵۵۵، ۱۵۵۴
 ۱۵۵۳، ۱۵۵۲، ۱۵۵۱، ۱۵۵۰، ۱۵۴۹، ۱۵۴۸، ۱۵۴۷، ۱۵۴۶، ۱۵۴۵
 ۱۵۴۴، ۱۵۴۳، ۱۵۴۲، ۱۵۴۱، ۱۵۴۰، ۱۵۳۹، ۱۵۳۸، ۱۵۳۷، ۱۵۳۶
 ۱۵۳۵، ۱۵۳۴، ۱۵۳۳، ۱۵۳۲، ۱۵۳۱، ۱۵۳۰، ۱۵۲۹، ۱۵۲۸، ۱۵۲۷
 ۱۵۲۶، ۱۵۲۵، ۱۵۲۴، ۱۵۲۳، ۱۵۲۲، ۱۵۲۱، ۱۵۲۰، ۱۵۱۹، ۱۵۱۸
 ۱۵۱۷، ۱۵۱۶، ۱۵۱۵، ۱۵۱۴، ۱۵۱۳، ۱۵۱۲، ۱۵۱۱، ۱۵۱۰، ۱۵۰۹
 ۱۵۰۸، ۱۵۰۷، ۱۵۰۶، ۱۵۰۵، ۱۵۰۴، ۱۵۰۳، ۱۵۰۲، ۱۵۰۱، ۱۵۰۰
 ۱۴۹۹، ۱۴۹۸، ۱۴۹۷، ۱۴۹۶، ۱۴۹۵، ۱۴۹۴، ۱۴۹۳، ۱۴۹۲، ۱۴۹۱
 ۱۴۹۰، ۱۴۸۹، ۱۴۸۸، ۱۴۸۷، ۱۴۸۶، ۱۴۸۵، ۱۴۸۴، ۱۴۸۳، ۱۴۸۲
 ۱۴۸۱، ۱۴۸۰، ۱۴۷۹، ۱۴۷۸، ۱۴۷۷، ۱۴۷۶، ۱۴۷۵، ۱۴۷۴، ۱۴۷۳
 ۱۴۷۲، ۱۴۷۱، ۱۴۷۰، ۱۴۶۹، ۱۴۶۸، ۱۴۶۷، ۱۴۶۶، ۱۴۶۵، ۱۴۶۴
 ۱۴۶۳، ۱۴۶۲، ۱۴۶۱، ۱۴۶۰، ۱۴۵۹، ۱۴۵۸، ۱۴۵۷، ۱۴۵۶، ۱۴۵۵
 ۱۴۵۴، ۱۴۵۳، ۱۴۵۲، ۱۴۵۱، ۱۴۵۰، ۱۴۴۹، ۱۴۴۸، ۱۴۴۷، ۱۴۴۶
 ۱۴۴۵، ۱۴۴۴، ۱۴۴۳، ۱۴۴۲، ۱۴۴۱، ۱۴۴۰، ۱۴۳۹، ۱۴۳۸، ۱۴۳۷
 ۱۴۳۶، ۱۴۳۵، ۱۴۳۴، ۱۴۳۳، ۱۴۳۲، ۱۴۳۱، ۱۴۳۰، ۱۴۲۹، ۱۴۲۸
 ۱۴۲۷، ۱۴۲۶، ۱۴۲۵، ۱۴۲۴، ۱۴۲۳، ۱۴۲۲، ۱۴۲۱، ۱۴۲۰، ۱۴۱۹
 ۱۴۱۸، ۱۴۱۷، ۱۴۱۶، ۱۴۱۵، ۱۴۱۴، ۱۴۱۳، ۱۴۱۲، ۱۴۱۱، ۱۴۱۰
 ۱۴۰۹، ۱۴۰۸، ۱۴۰۷، ۱۴۰۶، ۱۴۰۵، ۱۴۰۴، ۱۴۰۳، ۱۴۰۲، ۱۴۰۱
 ۱۴۰۰، ۱۳۹۹، ۱۳۹۸، ۱۳۹۷، ۱۳۹۶، ۱۳۹۵، ۱۳۹۴، ۱۳۹۳، ۱۳۹۲
 ۱۳۹۱، ۱۳۹۰، ۱۳۸۹، ۱۳۸۸، ۱۳۸۷، ۱۳۸۶، ۱۳۸۵، ۱۳۸۴، ۱۳۸۳
 ۱۳۸۲، ۱۳۸۱، ۱۳۸۰، ۱۳۷۹، ۱۳۷۸، ۱۳۷۷، ۱۳۷۶، ۱۳۷۵، ۱۳۷۴
 ۱۳۷۳، ۱۳۷۲، ۱۳۷۱، ۱۳۷۰، ۱۳۶۹، ۱۳۶۸، ۱۳۶۷، ۱۳۶۶، ۱۳۶۵
 ۱۳۶۴، ۱۳۶۳، ۱۳۶۲، ۱۳۶۱، ۱۳۶۰، ۱۳۵۹، ۱۳۵۸، ۱۳۵۷، ۱۳۵۶
 ۱۳۵۵، ۱۳۵۴، ۱۳۵۳، ۱۳۵۲، ۱۳۵۱، ۱۳۵۰، ۱۳۴۹، ۱۳۴۸، ۱۳۴۷
 ۱۳۴۶، ۱۳۴۵، ۱۳۴۴، ۱۳۴۳، ۱۳۴۲، ۱۳۴۱، ۱۳۴۰، ۱۳۳۹، ۱۳۳۸
 ۱۳۳۷، ۱۳۳۶، ۱۳۳۵، ۱۳۳۴، ۱۳۳۳، ۱۳۳۲، ۱۳۳۱، ۱۳۳۰، ۱۳۲۹
 ۱۳۲۸، ۱۳۲۷، ۱۳۲۶، ۱۳۲۵، ۱۳۲۴، ۱۳۲۳، ۱۳۲۲، ۱۳۲۱، ۱۳۲۰
 ۱۳۱۹، ۱۳۱۸، ۱۳۱۷، ۱۳۱۶، ۱۳۱۵، ۱۳۱۴، ۱۳۱۳، ۱۳۱۲، ۱۳۱۱
 ۱۳۱۰، ۱۳۰۹، ۱۳۰۸، ۱۳۰۷، ۱۳۰۶، ۱۳۰۵، ۱۳۰۴، ۱۳۰۳، ۱۳۰۲
 ۱۳۰۱، ۱۳۰۰، ۱۲۹۹، ۱۲۹۸، ۱۲۹۷، ۱۲۹۶، ۱۲۹۵، ۱۲۹۴، ۱۲۹۳
 ۱۲۹۲، ۱۲۹۱، ۱۲۹۰، ۱۲۸۹، ۱۲۸۸، ۱۲۸۷، ۱۲۸۶، ۱۲۸۵، ۱۲۸۴
 ۱۲۸۳، ۱۲۸۲، ۱۲۸۱، ۱۲۸۰، ۱۲۷۹، ۱۲۷۸، ۱۲۷۷، ۱۲۷۶، ۱۲۷۵
 ۱۲۷۴، ۱۲۷۳، ۱۲۷۲، ۱۲۷۱، ۱۲۷۰، ۱۲۶۹، ۱۲۶۸، ۱۲۶۷، ۱۲۶۶
 ۱۲۶۵، ۱۲۶۴، ۱۲۶۳، ۱۲۶۲، ۱۲۶۱، ۱۲۶۰، ۱۲۵۹، ۱۲۵۸، ۱۲۵۷
 ۱۲۵۶، ۱۲۵۵، ۱۲۵۴، ۱۲۵۳، ۱۲۵۲، ۱۲۵۱، ۱۲۵۰، ۱۲۴۹، ۱۲۴۸
 ۱۲۴۷، ۱۲۴۶، ۱۲۴۵، ۱۲۴۴، ۱۲۴۳، ۱۲۴۲، ۱۲۴۱، ۱۲۴۰، ۱۲۳۹
 ۱۲۳۸، ۱۲۳۷، ۱۲۳۶، ۱۲۳۵، ۱۲۳۴، ۱۲۳۳، ۱۲۳۲، ۱۲۳۱، ۱۲۳۰
 ۱۲۲۹، ۱۲۲۸، ۱۲۲۷، ۱۲۲۶، ۱۲۲۵، ۱۲۲۴، ۱۲۲۳، ۱۲۲۲، ۱۲۲۱
 ۱۲۲۰، ۱۲۱۹، ۱۲۱۸، ۱۲۱۷، ۱۲۱۶، ۱۲۱۵، ۱۲۱۴، ۱۲۱۳، ۱۲۱۲
 ۱۲۱۱، ۱۲۱۰، ۱۲۰۹، ۱۲۰۸، ۱۲۰۷، ۱۲۰۶، ۱۲۰۵، ۱۲۰۴، ۱۲۰۳
 ۱۲۰۲، ۱۲۰۱، ۱۲۰۰، ۱۱۹۹، ۱۱۹۸، ۱۱۹۷، ۱۱۹۶، ۱۱۹۵، ۱۱۹۴
 ۱۱۹۳، ۱۱۹۲، ۱۱۹۱، ۱۱۹۰، ۱۱۸۹، ۱۱۸۸، ۱۱۸۷، ۱۱۸۶، ۱۱۸۵
 ۱۱۸۴، ۱۱۸۳، ۱۱۸۲، ۱۱۸۱، ۱۱۸۰، ۱۱۷۹، ۱۱۷۸، ۱۱۷۷، ۱۱۷۶
 ۱۱۷۵، ۱۱۷۴، ۱۱۷۳، ۱۱۷۲، ۱۱۷۱، ۱۱۷۰، ۱۱۶۹، ۱۱۶۸، ۱۱۶۷
 ۱۱۶۶، ۱۱۶۵، ۱۱۶۴، ۱۱۶۳، ۱۱۶۲، ۱۱۶۱، ۱۱۶۰، ۱۱۵۹، ۱۱۵۸
 ۱۱۵۷، ۱۱۵۶، ۱۱۵۵، ۱۱۵۴، ۱۱۵۳، ۱۱۵۲، ۱۱۵۱، ۱۱۵۰، ۱۱۴۹
 ۱۱۴۸، ۱۱۴۷، ۱۱۴۶، ۱۱۴۵، ۱۱۴۴، ۱۱۴۳، ۱۱۴۲، ۱۱۴۱، ۱۱۴۰
 ۱۱۳۹، ۱۱۳۸، ۱۱۳۷، ۱۱۳۶، ۱۱۳۵، ۱۱۳۴، ۱۱۳۳، ۱۱۳۲، ۱۱۳۱
 ۱۱۳۰، ۱۱۲۹، ۱۱۲۸، ۱۱۲۷، ۱۱۲۶، ۱۱۲۵، ۱۱۲۴، ۱۱۲۳، ۱۱۲۲
 ۱۱۲۱، ۱۱۲۰، ۱۱۱۹، ۱۱۱۸، ۱۱۱۷، ۱۱۱۶، ۱۱۱۵، ۱۱۱۴، ۱۱۱۳
 ۱۱۱۲، ۱۱۱۱، ۱۱۱۰، ۱۱۰۹، ۱۱۰۸، ۱۱۰۷، ۱۱۰۶، ۱۱۰۵، ۱۱۰۴
 ۱۱۰۳، ۱۱۰۲، ۱۱۰۱، ۱۱۰۰، ۱۰۹۹، ۱۰۹۸، ۱۰۹۷، ۱۰۹۶، ۱۰۹۵
 ۱۰۹۴، ۱۰۹۳، ۱۰۹۲، ۱۰۹۱، ۱۰۹۰، ۱۰۸۹، ۱۰۸۸، ۱۰۸۷، ۱۰۸۶
 ۱۰۸۵، ۱۰۸۴، ۱۰۸۳، ۱۰۸۲، ۱۰۸۱، ۱۰۸۰، ۱۰۷

101A-101Y 101Z 101Z
 10219 1021A 1021Y 102.Y
 1027Y 10271 102AA 102Y2
 102VY 102VY 1027A 1027Y
 102A7 102A7 102AY 102YA
 100.1 102VY 102YA 1021
 10207 1001Y 1007. 100.Y
 102YA 102Y7 10270 1020Y
 10Y.A-10Y.0 10291 102AA
 10YVY 10YV7 10YV0 10YV2
 10AY. 10A17 10A10 10YV9
 10A97 10A90 10A70 10A72
 17.0. 10977 1092Y 109Y7
 17.00 17.02 17.0Y 17.01
 171A 171Y 171.Y 17.A2
 172A 17191 171YA 17122
 172A7 172AY 172A1 172A.
 17299 1729A 17292 1729Y
 17222 1722Y 17211 172.Y
 170AY 170A. 17229 1722A
 1722A 177.7 1709Y 1709.
 17AA0 17A79 17YA. 1770A
 1792Y - 179Y9 179.. 17AA7
 1Y.A7 1Y.7. 1Y.21 1792Y
 1Y1.0 1Y1.. 1Y.9A 1Y.AY
 1Y190 1Y1.9 1Y1.Y 1Y1.7
 1Y2Y2 1Y2Y1 1Y219 1Y2.Y
 1Y277 1Y27Y 1Y271 1Y2Y1
 1Y2V0 1Y27A 1Y27Y 1Y2.7
 1Y7.1 1Y007 1Y0YV 1Y29Y
 1Y7A 1Y7Y. 1Y71. 1Y7.9
 1YA00 1YA02 1Y77Y 1Y771

[illegible]

7A.9 7A.A 7V99 7V9A 7V9V
 7A2A 7A2O 7A2Y 7A17 7A11
 7A9Y 7AV. 7A79 7A7A 7A29
 7V.7Y 79AA 79AO 7927 7A9E
 7E.A 7Y9E 71EY 71.V 71.E
 77.V 7O99 7O9A 7O9V 7E7
 7AV1 7A1A 7V9E 7YEE 771O
 7A.2Y 79.2 7AV7 7AVO 7AVE
 7EE. 7EE7 7A.2 7A.77 7A.2Y
 91.7 9.7A 7A99-7A9Y 7A77
 912Y 911A-911Y 911. 91.9
 9727 9OY2 9O71 9Y1Y 919Y
 9Y27 9Y2. 9Y1. 9V.7 97V9
 9Y27 9Y2E 9Y2Y 9Y2Y 9Y2Y
 9VOY 9VOO 9V1A 9V1O 9V2Y
 9Y7A 9Y7V 9Y7E 9VO9 9VOA
 9Y8E 9YA1 9YV7 9YVO 9YVE
 99EY 99EY 99E1 9929 - 9927
 99AA - 99AO 99AY - 9927
 1.0.1Y 1.0.1O 1.0.1E 1.0.1Y
 1.0.A. 1.0.Y7 1.0.YO 1.0.VE
 1.0.9A 1.0.9O 1.0.AY 1.0.A1
 1.1E1 1.119 1.1.3 1.1.2
 1.1E 1.17Y 1.17. 1.1O7
 1.1YO 1.1VE 1.179 1.17A
 1.2.7 1.2.2 1.199 1.1AV
 1.2YO 1.2Y7 1.2YA 1.2Y.
 1.2Y9-1.2YE 1.2Eo 1.2EE
 1.29O 1.29E 1.2EA 1.29Y
 1.297 1.2EO 1.2EE 1.7.9
 1.AY2 1.AV1 1.AV. 1.V9V
 112Y 112O 112Y 112Y

٤١٣٠ ٤١٣١ ٤١٣٢ ٤١٣٩ ٤١٣٦
 ٤١٦٩ ٤١٤٠ ٤١٣٩ ٤١٣٧ ٤١٣٦
 ٤٢١٠ ٤٢٠٧ ٤١٩٩ - ٤١٩٣ ٤١٩٠
 ٤٢٢٠ ٤٢١٨ ٤٢١٦ ٤٢١٥ ٤٢١١
 ٤٢٣٦ ٤٢٣٤ ٤٢٣٠ ٤٢٣٧ ٤٢٣١
 ٤٢٤٧ ٤٢٤٤ ٤٢٤٢ ٤٢٤١ ٤٢٣٣
 ٤٣٥١ ٤٣٢٠ ٤٢٩٦ ٤٢٨٢ ٤٢٤٩
 ٤٤٤٧ ٤٤٤٦ ٤٤٤١ ٤٤٠٣ ٤٣٥٢
 ٤٦٧٦ ٤٦٤٢ ٤٦٣٤ ٤٥٣٢ ٤٤٧٤
 ٤٧٠١ ٤٦٩٨ ٤٦٨٨ ٤٦٨٧ ٤٦٨٢
 ٤٧٦٤ ٤٧٥٤ ٤٧٤٤ ٤٧٠٣ ٤٧٠٢
 ٤٧٨٦ ٤٧٨٤ ٤٧٧٧ ٤٧٧٦ ٤٧٦٦
 ٤٧٩٨ ٤٧٩٤ ٤٧٩٢ ٤٧٨٩ ٤٧٨٨
 ٤٩٠٥ ٤٩٠٤ ٤٨٩٤ ٤٨٩٣ ٤٧٩٩
 ٥١٠١ - ٥٠٩٧ ٤٩٨٢ ٤٩٦٤ ٤٩٠٩
 ٥١٣٩ - ٥١٣٢ ٥١١١ - ٥١٠٦
 ٥١٩٠ ٥١٨٩ ٥١٨٨ ٥١٤٣ ٥١٤٢
 ٥٢١٦ ٥٢١٠ ٥٢٠٦ ٥١٩٣ ٥١٩٢
 ٥٢٢٦ ٥٢٢٥ ٥٢٢٣ ٥٢٢١ ٥٢١٨
 ٥٢٤٤ ٥٢٣٥ ٥٢٣٢ ٥٢٢٩ ٥٢٢٨
 ٥٢٥٨ ٥٢٥٥ ٥٢٥٤ ٥٢٤٩ ٥٢٤٦
 ٥٢٧١ ٥٢٦٧ ٥٢٦٦ ٥٢٦١ ٥٢٥٩
 ٥٤١١ ٥٢٨٥-٥٢٨٠ ٥٢٧٨ - ٥٢٧٥
 ٥٦٠٦ ٥٦٠٥ ٥٥٥٧ ٥٥٢٢-٥٥١٥
 ٥٧٢٧ ٥٧٢٥ ٥٦٩٣ ٥٦٩١ ٥٦٢١
 ٥٩١١ ٥٩٠٧-٥٩٠١ ٥٨٢٧ ٥٧٥٤
 ٥٩٧١-٥٩٦٧ ٥٩٣٨ ٥٩٣٧ ٥٩١٤
 ٦٢١٤ ٦٢٤١ ٦١٩٨ ٦١٩٣ ٦١٩٢
 ٦٤٣١ ٦٣٩٣ ٦٣١٨ ٦٣١٦ ٦٣١٥
 ٦٤٩٥ ٦٤٨٢ ٦٤٦٨ ٦٤٤٥ ٦٤٣٥
 ٦٥٣٤ ٦٥٣١-٦٥٢٧ ٦٥١٢ ٦٥٠٠
 ٦٧٨٥ ٦٧٧٦ ٦٦٨٤ ٦٥٨٦ ٦٥٥٧

مستدرک حاکم میں سفیان ثوری کی احادیث کا عکس

(۱۷۴۹) حذنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا الحسن بن علي بن عفان العامري، ثنا معاوية بن هشام، ثنا سفیان، عن الأعمش، عن الحكم، عن مقسم، عن ابن عباس، عن أسماء بنت أبي بكر، عن النبي ﷺ: «أَزْدَقُ جِئْنَ أَقَاضَ مِنْ عِرْقَةٍ فَأَقَاضَ بِالسَّكِينَةِ وَقَالَ: «أَثْبَتِهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ

[۱۷۴۹] واقفه الذهبي في التلخيص: صحيح، رواه مسلم والنسائي.

[۱۷۴۹] واقفه الذهبي في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.

[۱۷۴۹] واقفه الذهبي في التلخيص: صحيح.

[۱۷۴۹] واقفه الذهبي في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.

[۱۷۴۹] واقفه الذهبي في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.

(۹۱۰) أخبرنا أبو بكر أحمد بن سلمان نقيه، ثنا الحسن بن سلام، ثنا قبيصة، ثنا سفیان. وأخبرنا أحمد بن جعفر القطيعي، ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل، حدثني أبي، ثنا عبد الرحمن بن مهدي، ثنا سفیان، عن أبي إسحاق، عن عبيد أبي المغيرة، عن حذيفة بن اليمان، قال: كُنْتُ دَرَبَ النَّسَائِنِ عَلَى أَهْلِي قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَبَيْتُ أَنْ يَدْخُلَنِي إِنْسَانِي النَّارَ قَالَ:

[۹۱۰] واقفه الذهبي في التلخيص: على شرط مسلم.

[۹۱۰] واقفه الذهبي في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.

(۱) في المخطوطة: «واغفر لي» وفي المطبوعة «واغفر لي» وكذلك في التلخيص.

[۹۱۰] أورده الذهبي في التلخيص سنداً ومثلاً، وسكت عنه.

[۹۱۰] واقفه الذهبي في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.

(۱۱۲۲) أخبرنا الحسن بن يعقوب العدل، ثنا محمد بن عبد الوهاب، ثنا جعفر بن عون، ثنا سفیان بن سعيد، عن عاصم بن كليب، عن أبيه، عن ابن عباس، قال: «أَنَّهُ كَانَ رَأْمٌ يَطُوفُونَ بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ: «هَذَا مِمَّا أَوْثَقَكُمْ أَمْ إِسْمَاعِيلُ». هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

[۱۱۲۲] واقفه الذهبي في التلخيص: صحيح.

[۱۱۲۲] واقفه الذهبي في التلخيص: صحيح.

[۱۱۲۲] واقفه الذهبي في التلخيص: على شرط مسلم.

(۱) عزف الجن: جرس أصواتها.

[۱۱۲۲] واقفه الذهبي في التلخيص: صحيح.

۸۔ امام ابن خزيمة رحمه الله اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس:

امام ابن خزيمة نے صحیح ابن خزيمة میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی متعدد معتمد روایات کی تصحیح کی ہے اور امام ابن خزيمة کی یہ خاصیت ہے کہ وہ حدیث میں علت کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ مگر امام ابن خزيمة رحمہ اللہ نے اپنی صحیح خزيمة میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس کی وجہ سے حدیث کو ضعیف قرار نہیں دیا۔ دیکھیے صحیح ابن خزيمة حدیث نمبر ۴۳-۷۶-۱۹۱-۳۸۷ وغیرہ

صحیح ابن خزيمة میں سفیان ثوری کی روایات کی تفصیل

(۵۶) باب كراهية رد السلام يسلم على البائل .

(۷۳) أخبرنا أبو طاهر، حدثنا أبو بكر (۱۳/ب)، حدثنا عبد الله بن سعيد الأشج، حدثنا أبو داود المقرئ عن سفیان، وحدثنا محمد بن بشار، نا أبو أحمد - يعني الزبير - حدثنا سفیان الثوري عن الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر:

(۷۶) أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا يوسف بن موسى، نا جرير عن الأعمش، وحدثنا يعقوب بن إبراهيم، نا عيسى بن يونس، نا الأعمش، وحدثنا أبو موسى، نا عبد الرحمن - يعني ابن مهدي - عن سفیان عن الأعمش عن أبي سفیان عن جابر، قال: «قال رسول الله ﷺ: «إذا استجمر أحدكم فليستجمر ثلاثاً» .

(۱۹۱) باب استحباب غسل الكافر إذا أسلم بالماء والسر:

(۲۵۴) أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا محمد بن بشار بن دار، نا عبد الرحمن، نا سفیان عن الأغر بن الصباح عن خليفة بن الحصين عن قيس بن عاصم:

أنه أسلم، فأمره النبي ﷺ أن يغتسل بماء وسدر .

(۲۵۵) أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا أبو موسى محمد بن المثنى، حدثنا يحيى عن سفیان عن الأغر بن خليفة بن الحصين عن قيس بن عاصم:

أنه أتى النبي ﷺ، فاستخلاه، فأسلم، فأمره أن يغتسل بماء وسدر .

(۳۸۷) أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا أبو موسى محمد بن المثنى، نا عبد الرحمن عن سفیان عن عون - وهو ابن أبي جحيفة - عن أبيه: قال:

رأيت بلالا يؤذن فينبع بفيه . ووصف سفیان بجميل برأسه بميناً

وشمالاً .

۹۔ امام ابو زرعة الرازیؒ اور سفیان ثوریؒ کی تدلیس:

امام ابو زرعة الرازیؒ نے سفیان ثوریؒ کی عن والی روایات کی تصحیح کی ہے۔ دیکھئے کتاب العلل جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۸۰ رقم ۵۳۲۔

۱۰۔ امام ابن جارودؒ اور سفیان ثوریؒ کی تدلیس:

امام ابن جارودؒ نے اپنی کتاب منشیٰ ابن جارودؒ میں سفیان ثوریؒ کی متعدد معصن/عن والی روایات نقل کیں ہیں اور اس نسخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن جارودؒ کے نزدیک سفیان ثوریؒ کی تدلیس حدیث کی صحت اور ثقاہت کے لیے مضر نہیں۔ دیکھئے منشیٰ ابن جارودؒ حدیث نمبر ۱۰۵۸-۹۹۶-۱۰۲۶ وغیرہ۔

۱۱۔ محدث خطیب بغدادیؒ کی سفیان ثوریؒ کی تدلیس:

محدث خطیب بغدادیؒ نے اپنی معرکتہ آراء کتاب الفصل للموصل المدرج فی العقل جلد نمبر ۱ ص ۱۹۲ پر امام سفیان ثوریؒ کے معصن/عن والی روایت نقل کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خطیب بغدادیؒ کے نزدیک امام سفیان ثوریؒ کی تدلیس مضر نہیں ہے۔

۱۲۔ امام دارقطنیؒ اور سفیان ثوریؒ کی تدلیس والی روایات:

میری تحقیق کے مطابق امام دارقطنیؒ نے اپنی تصنیف سنن دارقطنیؒ میں امام سفیان ثوریؒ کی معصن/عن والی روایات تقریباً ۲۸۳ روایات لی ہیں۔ اور تدلیس کے الزام وارد نہیں کیا اور کسی حدیث کو سفیان ثوریؒ کی تدلیس کی وجہ سے رد نہیں کیا۔ امام دارقطنیؒ کی کتاب سنن دارقطنیؒ کے منہج سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام سفیان ثوریؒ کی تدلیس ان کے نزدیک قطعاً مضر نہیں اور ان کی معصن روایات بالکل صحیح ہوتی ہے۔

دارقطنی میں سفیان ثوریؒ کی روایات کی تفصیل

سفیان بن سعید الثوری:

۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۲، ۴۴۶، ۴۵۰، ۴۹۴، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۴، ۵۰۹، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۸، ۵۳۰، ۵۴۵، ۶۲۶، ۶۳۴، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳

۱۳-۱۴۔ امام شہاب الدین البوصیری المصری رحمہ اللہ اور امام عراقی رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس:

امام بوصیری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ ص ۱۳۵ پر سفیان ثوری رحمہ اللہ کے معصن/عن والی روایت کی تصحیح اور امام عراقی رحمہ اللہ سے تحسین نقل کی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ محدث بوصیری اور امام ابو الفضل العراقی رحمہ اللہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس معصن نہیں۔

۱۵۔ امام شافعی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک بھی سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس معصن نہیں۔ پچھلے اوراق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

۱۶۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ بھی سفیان ثوری کی تدلیس کو صحیح سمجھتے تھے۔ پچھلے اوراق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

۱۷۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس:

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے تلخیص المسند رک میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات کی تصحیح کی ہے۔ پچھلے اوراق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

۱۸۔ امام ابو جعفر طبری رحمہ اللہ اور سفیان ثوری کی تدلیس:

امام طبری رحمہ اللہ نے سفیان ثوری سے اپنی کتاب تہذیب الآثار میں کئی حدیثیں نقل کیں مگر سفیان ثوری کی معصن/عن والی روایات پر کوئی اعتراض وارد نہیں کیا۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام طبری کے نزدیک سفیان ثوری کی عن والی روایات صحیح ہوتی ہیں۔

(دیکھئے تہذیب الآثار مسند علی بن ابی طالب)

تہذیب الآثار میں سفیان ثوری کی معصن روایات کی تفصیل

حدیث نمبر:- ۳۰، ۳۹، ۱۰۰، ۹۰، ۱۶، ۳۶

رقم:-

۱۳۳-۲۳۹-۳۹۲-۱۹۲-۲۵۴-۲۵۶-۱۱۲-۳۲۰-۳۸۲-۳۱۲
۳۷۱-۳۸۱-۱۰۱-۱۰۱-۱۵-۱۰-۲۰۱-۳۶۵-۲۰۷-۹۳-۹۳-۷۳-۷۳-۲۰۹
۹۰-۷۹-۷۸-۲۳۳-۲۳۵-۲۳۶-۳۷۸-۳۷۸

زبیر علیہ کی صاحب کا قارئین کو الجھانا

اس مقام پر زبیر علیہ کی صاحب کا قارئین کو الجھانے کی کوشش پر ضرور انتباہ کرنا چاہتا ہوں۔ زبیر علیہ کی صاحب نے نہایت ہی عقلمندی سے مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے۔

۱۔ زبیر علیہ کی صاحب نے اپنی کتاب نور العین ص ۱۳۸ پر امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ”حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں ”والحکم بانہ لا یقبل من المذلس حتی یمین قدأجراه الشافعی رحمہ اللہ فیمن عرفناه دلس مرة“ واللہ اعلم“ حکم یہ ہے کہ مذلس کی صرف وہی روایت قبول کی جائے گی جس میں وہ سماع کی تصریح کرے۔ یہ بات (امام) شافعی رحمہ اللہ نے ہر اس شخص پر جاری فرمائی ہے جو ایک مرتبہ ہی تدلیس کرے۔ (علوم الحدیث مقدمہ ابن صلاح ص ۹۹، سالہ بلشافعی ص ۳۸۰)۔

زیر علیزئی کا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر وہ راوی جس پر تدلیس کا الزام ثابت ہوا اُس کی ہر وہ روایت جو عن / یا معصن ہو وہ روایت ضعیف ہوتی ہے۔ زیر علیزئی صاحب نے اس کی وضاحت خود بھی کی ہے۔ زیر علیزئی صاحب نے اپنے ماہنامہ رسالہ الحدیث شمارہ نمبر ۳۳ صفحہ ۵۴ پر لکھتے ہیں۔ ”میری تحقیق کے مطابق یہ مسلک (یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول) سب سے زیادہ رائج ہے۔“ اور مزید ص ۵۵ پر لکھتے ہیں۔ ”بلکہ حق وہ ہے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے گزر چکا ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول زیر علیزئی الحدیث شمارہ نمبر ۳۳ صفحہ ۵۴ پر خود لکھتے ہیں۔

”لا نقبل من مدلس حديثاً حتى يقول فيه حدثني أو سمعت“

(ترجمہ) ہم مدلس کی کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہیں کریں گے جب تک وہ حدیثی یا سمعت نہ کہے۔ (الرسالۃ المشافعی ص ۳۸)

پھر شمارہ نمبر ۳۳ ص ۵۵ پر طبقاتی تقسیم کا انکار کر دیا جو حافظ علائی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے قائم کیے تھے۔ (حافظ علائی رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ میں ذکر کیا ہے اور طبقہ ثانیہ کے مدلس راویوں کی روایت عن سے بھی مقبول اور صحیح ہوتی ہیں۔)

۲۔ مگر پھر زیر علیزئی صاحب نے اپنی کتاب نور العینین ص ۱۳۸ ص ۱۳۹ پر طبقہ ثانیہ کی بحث چھیڑ دی۔ زیر علیزئی صاحب نے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی طبقہ ثانیہ کا انکار اور امام حاکم کے طبقہ ثالثہ کا اقرار کیا ہے۔

نوٹ: جب زیر علیزئی صاحب محدثین کرام کے طبقات کا انکار کرتے ہیں تو طبقات کی بحث کرنا قارئین کو الجھانا ہے۔ ایک طرف تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے طبقات کی تقسیم کا

انکار کر دیا اور دوسرے مقام پر امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے طبقات کا اقرار کرنا یہ علمی الجھاؤ نہیں تو اور کیا ہے۔ کیونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول طبقات کی نفی کرتا ہے۔ اُمید ہے زیر علیزئی صاحب اس سے رجوع کریں گے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی متابعت

زیر علیزئی صاحب نور العینین ص ۱۳۷ پر لکھتے ہیں۔

”مدلس کی اگر معتبر متابعت ثابت ہو جائے تو اس کی روایت قوی ہو جاتی ہے۔“ سفیان ثوری اس روایت میں عاصم بن کلیب سے منفرد ہیں اور ان کی کوئی معتبر متابعت نہیں ہے۔ لہذا یہ سند ضعیف ہے۔“

الجواب:

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ طبقہ ثانیہ کے مدلس ہیں۔ اور طبقہ ثانیہ کی تدلیس حدیث کی صحت کے لیے معتبر نہیں ہوتی۔ متقدمین سے متاخرین محدثین نے اس حدیث پر سفیان ثوری کی تدلیس کی جرح نہیں کی۔ لہذا اس حدیث پر سفیان ثوری کی تدلیس کا الزام باطل اور مردود ہے۔ سفیان ثوری کی عاصم بن کلیب سے اس روایت کی سماعت اور تحدیث پر خارجی اور داغلی دلائل کا ایک انبار ہے۔ جس کی وجہ سے متقدمین اور متاخرین نے اس حدیث پر دوسرے اعتراضات تو وارد کیے مگر اس حدیث پر تدلیس کا الزام کسی محدث سے ثابت نہیں ہے۔

الزامی جواب:

اس حدیث میں اگر سفیان ثوری کی متابعت نہ بھی ہوتی تو پھر بھی یہ حدیث صحیح ہے۔ مگر دلائل کی رو سے سفیان ثوری کی متابعت بھی ثابت ہے۔

امام دارقطنی کی تحقیق:

امام دارقطنی رحمہ اللہ سفیان ثوری کی اس حدیث میں متابعت کے بارے لکھتے ہیں۔ ”وَمُسْنَلٌ عَنْ حَدِيثِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا أَدِيكُمْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ فَقَالَ يَرْوِيهِ عَاصِمُ بْنُ كَلِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُلْقَمَةَ حَدَّثَ بِهِ الثَّوْرِيُّ عَنْهُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ آدِرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَفِيهِ لَفْظَةٌ لَيْسَتْ بِمَعْفُوزَةٍ ذَكَرَهَا أَبُو حَازِمٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ الثَّوْرِيِّ وَهِيَ قَوْلُهُ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ.“

(العلل الورود فی الاحادیث جلد ۵ ص ۱۷۱ ص ۱۷۳) رقم ۸۰۴

امام دارقطنی کی تحقیق سے چند اہم نکات واضح ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) امام دارقطنی رحمہ اللہ کا عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی حدیث کی تصحیح:

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بارے اسنادہ صحیح کے الفاظ لکھے۔ معلوم ہوا کہ امام دارقطنی کے نزدیک یہ حدیث بالکل صحیح اور قابل حجت ہے۔

(۲) سفیان ثوری کا صیغہ تحدیث:

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ”حدث به الثوري عنه“ کے لفظ لکھے۔ جس سے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ سے صیغہ تحدیث ثابت ہوتے ہیں اور مدلس راوی اگر صیغہ تحدیث یا حدثا کے لفظ بیان کرے اُس کی حدیث صحیح ہوتی ہے اور اس کی متابعت کی ضرورت نہیں ہوتی۔

لہذا یہ حدیث متابعت کے بغیر بھی ثابت اور صحیح ہے۔

(۳) سفیان ثوری کی متابعت:

امام دارقطنی نے اس حدیث میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کے متابعت نقل کی ہیں۔

۱۔ امام ابو بکر نہشلی رحمہ اللہ

۲۔ عبداللہ بن ادريس رحمہ اللہ

سفیان ثوری رحمہ اللہ کے دو متابعت کی وجہ سے یہ حدیث بالکل صحیح اور قابل احتجاج ہے۔

امید ہے کہ زیرِ طبع کی صاحبِ جمہور علماء کرام کے فیصلے کی روشنی میں اس حدیث کی صحت کو تسلیم کریں گے اور اپنی مردود تحقیق سے رجوع کر کے حق کی جانب رجوع کریں گے اور امام دارقطنی سے ابو بکر نہشلی تک سند کے بارے میں اعتراض باطل اور مردود ہے۔

سفیان ثوری کی حدیث کے شواہد

مندرجہ بالا سطور سے یہ واضح ہو گیا کی سفیان ثوری کی معصن روایات یعنی عن والی روایات جمہور محدثین کرام کے نزدیک صحیح اور ثابت ہوتی ہیں مگر اتمام حجت کے لئے ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین کی احادیث کے شواہد کی بھی تحقیق کرتے ہیں۔

مدلس راوی کی اگر متابعت یا شاہد مل جائے تو تدلیس کا اعتراض رفع ہو جاتا ہے۔

زیر علی کی صاحب اس اصول کو خود اپنی کتاب نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص ۳۷ پر لکھتے ہیں۔ ”مدلس راوی کی اگر معتبر متابعت یا قوی شاہد مل جائے تو تدلیس کا الزام ختم ہو جاتا ہے۔“

زیر علی کی صاحب نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص ۳۳ پر لکھتے ہیں۔

اگرچہ ہمارے نزدیک مرسل روایات ضعیف ہوتی ہیں مگر اس روایت کو دو وجہ سے پیش کیا گیا ہے۔

۱۔ فریق مخالف کے نزدیک مرسل حجت ہے۔ ظفر احمد عثمانی نے کہا۔

”قلت: والمرسل حجة عندنا“ میں نے کہا اور ہمارے نزدیک مرسل حجت ہے۔

(اعلاء السنن ۸۲/۱ بحث مرسل)

۲۔ یہ روایت حسن روایت کے شواہد میں ہے۔ (مقدمہ ابن صلاح ص ۳۸ بحث المرسل)

شاہد نمبر ۱

(صحیح مرسل موقوف) حدثنا و کعب عن مسعر عن ابی معشر عن ابراهیم عن عبداللہ انہ کان یرفع یدیه فی اول ما یستفتح ثم لا یرفعهما۔

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۶)

شاہد نمبر ۲

(صحیح مرسل موقوف) حدثنا اسحاق عن حصین عن عبدالرزاق عن حصین عن ابراهیم ابن مسعود کان یرفع یدیه فی اول شیء ثم لا یرفع بعد۔

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کی ابتداء میں رفع یدین کرتے پھر دوبارہ رفع یدین نہ کرتے۔ (المجم الکبیر ۸/۲۶۱)

شاہد نمبر ۳

(صحیح مرسل موقوف) حدثنا علی بن عبدالعزیز ثنا حجاج بن المنہال ثنا حماد بن سلمة عن حماد عن ابراهیم عن عبداللہ بن مسعود انہ کان اذا دخل فی الصلاة رفع یدیه ثم لا یرفع بعد ذلک۔ (المجم الکبیر ۸/۲۶۱)

شاہد نمبر ۴

(صحیح مرسل موقوف) عبدالرزاق عن الثوری علی حصین عن ابراهیم عن ابن مسعود کان یرفع یدیه فی اول شیء ثم لا یرفع بعد۔

(ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی مرتبہ رفع یدین کرتے پھر اس کے بعد نہ کرتے۔ (مصنف عبدالرزاق ۲/۷۱)

شہادہ نمبر ۵

(صحیح مرسل موقوف) عبد الرزاق عن ابی عیینہ عن حصین عن ابراہیم عن ابن مسعود مثله (مصنف عبد الرزاق ۷۱/۲)

شہادہ نمبر ۶

(صحیح) عبد الرزاق عن الثوری عن حماد قال سالت ابراہیم عن ذلک فقال یرفع یدہ اول مرة (مصنف عبد الرزاق ۷۱/۲)

شہادہ نمبر ۷

(صحیح مرسل موقوف) اخبرنا سفیان الثوری قال حدثنا حصین عن ابراہیم عن عبد اللہ ابن مسعود انه کان یرفع یدیه اذا فتحت الصلوة (کتاب الحجۃ ۱/۹۷)

شہادہ نمبر ۸

(صحیح مرسل موقوف) حدثنا ابن ابی دائود قال حدثنا احمد بن یونس قال ثناء ابو الاحوص عن حصین عن ابراہیم قال کان عبد اللہ لا یرفع یدیه فی شی من الصلوة الا فی الافتتاح (شرح معانی الآثار ۱۳۳/۱)

شہادہ نمبر ۹

(صحیح) ثناء ابو بکر ثناء مومل ثناء سفیان عن المغیرة قال قلت لا ابراہیم حدیث وائل انه رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیه ان افتتح الصلوة واذا رکع واذا رفع راسه من الركوع فقال وائل راہ مرة یفعل فقد راہ عبد اللہ خمسين مرة لا یفعل ذلک۔

(ترجمہ) مغیرہ نے کہا کہ میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے حضرت وائل والی حدیث بیان کی کہ حضرت وائل نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو آپ رفع یدین کرتے تو ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر حضرت وائل نے ایک مرتبہ ایسا دیکھا ہے تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ نے پچاس مرتبہ دیکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ (شرح معانی الآثار ۱۵۳/۱)

شہادہ نمبر ۱۰

(حسن) محمد بن جابر حماد عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم و مع ابی بکر و مع عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیہم الا عند التکبیرة الا ولی فی افتتاح الصلوة (سنن الدار قطنی ۱/۲۹۵)

(ترجمہ) محمد بن جابر رحمہ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رحمہ اللہ اور عمر رحمہ اللہ کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ شروع نماز میں تکبیر تحریمہ کے سوا ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

نوٹ:

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کی حدیث حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے ”محمول علی سماع“ ہوتی ہے کیونکہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ جب حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے روایت کریں تو انہوں نے یہ حدیث ایک محدث سے نہیں سنی ہوتی بلکہ متعدد استادوں سے سنی ہوتی ہے۔ لہذا اس پر منقطع کا اطلاق باطل اور غلط ہے۔

ان مندرجہ بالا تفصیل سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی حدیث میں سفیان ثوری کے شواہد اور معنوی متابعت ثابت ہوتی ہے۔ لہذا اس حدیث پر سفیان ثوری کی تدلیس کا اعتراض مردود ہے۔

سفیان ثوری کی تدلیس نہ کرنے کے داخلی ثبوت

تحقیقی نکتہ:

مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ زبیر علیہ السلام کی صاحب کرامت کا محدثین کرام سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ضعیف ثابت کرنا باطل اور مردود ہے اور کچھ محدثین کرام نے صرف ثم لا یعود کے الفاظ کے نقل کرنے پر اعتراض کیا ہے۔ مگر محدثین کرام کا اس حدیث پر ثم لا یعود کے الفاظ پر اعتراض کرنا ہی امام سفیان ثوری کی تدلیس کے الزام کو رفع کرتا ہے اور امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی تدلیس کا جواب ہے۔ اس نکتہ کی وضاحت کے لئے ضروری ہے کہ تدلیس کی تعریف کی جائے۔ مناسب ہے کہ تدلیس کی تعریف بھی زبیر علیہ السلام کے الفاظ میں نقل کی جائے تاکہ اعتراض کی منجائش ہی نہ رہے۔

زبیر علیہ السلام کی صاحب الحدیث شمارہ نمبر ۳۳ فروری ۲۰۰۷ء میں ص ۲۳ پر تدلیس کی اصطلاحی تعریف لکھتے ہیں۔ ”اگر راوی اپنے اس استاد سے (جس سے اس کا سماع، ملاقات اور معاشرت ثابت ہے) وہ روایت (عن یا قال وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ بیان کرے جسے اس نے (اپنے استاد کے علاوہ) کسی دوسرے شخص سے سنا ہے۔ اور سامعین کو یہ احتمال ہو کہ اس نے یہ حدیث اپنے استاد سے سنی ہوگی تو اسے تدلیس کہا جاتا ہے۔ علوم الحدیث ابن صلاح ص ۹۵ اختصار علوم الحدیث ص ۹۵ تمام کتب اصول حدیث زبیر علیہ السلام کے الفاظ میں تدلیس کی تعریف سے یہ معلوم ہوا کہ راوی نے یہ حدیث کسی اور سے سنی ہو اور نام اپنے

استاد کا ذکر کرے مگر محدثین کرام جن میں امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام ابو حاتم الرازی رضی اللہ عنہ نے تفصیل سے یہ بات ذکر کی ہے۔ یہ حدیث عاصم بن کلیب سے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن ادریس دونوں نے روایت کی مگر سفیان ثوری کی حدیث میں ثم لا یعود کے الفاظ موجود ہیں جبکہ عبداللہ بن ادریس اس حدیث کو عاصم بن کلیب سے روایت کرتے ہیں تو ان کی روایت میں ثم لا یعود کے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ اگر حدیث میں سفیان ثوری نے تدلیس کی ہوتی تو پھر ثم لا یعود کے الفاظ ہونے یا نہ ہونے کا اعتراض صحیح نہیں ہوتا۔ کیونکہ تدلیس کہتے ہی اسے ہیں جس میں راوی نے حدیث اپنے استاد سے نہ سنی ہو۔ محدثین کرام کی وضاحت سے ایک نکتہ واضح ہو گیا کہ یہ حدیث امام سفیان ثوری اور امام عبداللہ بن ادریس رضی اللہ عنہ دونوں نے عاصم بن کلیب سے سنی اور روایت کی ہے اگر تو سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں تدلیس کی ہے تو محدثین کرام کا یہ اعتراض لایعنی ہے اور اگر اس اعتراض کے کوئی حقیقت ہے تو تدلیس کا الزام باطل اور مردود ہے (یہ علیحدہ سے وضاحت ہو چکی ہے کہ ثم لا یعود کے الفاظ کے بغیر بھی احناف کا دعویٰ مکمل ثابت ہوتا ہے)۔ کیونکہ اگر سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں تدلیس کی ہوتی تو محدثین کرام یہ صراحت کر دیتے کہ امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث عاصم بن کلیب سے سنی ہی نہیں جبکہ محدثین کرام کے اعتراض کی بنیاد ہی سفیان ثوری کی عاصم بن کلیب سے روایت میں ”ثم لا یعود“ کے الفاظ کی زیادتی ہے۔

لہذا اس بحث سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ اس حدیث میں امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے تدلیس نہیں کی اور زبیر علیہ السلام کی صاحب (عبدالرحمن معلق اور ارشاد الحق اثری) کا تدلیس کو بنیاد بنا کر اس حدیث کو ضعیف ثابت کرنا باطل مردود جمہور محدثین کے خلاف اور تحقیقی منہج کے مخالف ہے۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ کی سند کا محدثین کرام

کے نزدیک مقام

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عاصم بن کلیب سے عن والی روایت کو مختلف محدثین کرام نے تصحیح کی ہے۔

- ۱۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک حاکم حدیث نمبر ۳۱۲۲ میں جعفر بن عون ثنا سفیان بن سعید (ثوری) عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن ابن عباس رحمہ اللہ کی حدیث کو ”هذا حدیث صحیح“ لکھا ہے۔
- ۲۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے تلخیص المستدرک حدیث نمبر ۳۱۲۲ پر اس حدیث کی تصحیح میں امام حاکم کی موافقت کی ہے۔
- ۳۔ امام ابن ملقن رحمہ اللہ نے المستدرک علی تلخیص میں اس حدیث کی تصحیح پر سکوت کیا۔
- ۴۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سنن نسائی میں میرے علم کے مطابق سفیان ثوری عن عاصم بن کلیب کی ۴ روایات نقل کی ہیں۔ اور اس حدیثوں پر کوئی اعتراض اور خاص طور پر سفیان ثوری کی تدلیس کا الزام عائد نہیں کیا۔

- (i) حدثنا محمد. وهو ابن يوسف الفريابي. قال حدثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر..... (حدیث نمبر ۱۷۷۲، کتاب السهو)
- (ii) حدثنا النعمان بن عبد السلام عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن

ابو هريرة رضي الله عنه..... (حدیث نمبر ۱۷۵۶۔ کتاب قیام اللیل۔ باب اختلاف علی عائشہ فی احیاء اللیل)

- (iii) حدثنا عبد الرحمن عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابی ہریرہ عن علی رضي الله عنه..... الخ (حدیث نمبر ۵۲۲۸۔ کتاب الزیۃ۔ باب انھی عن القائم فی البلیۃ)
- (iv) حدثنا قاسم قال حدثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن وائل بن حجر..... الخ (حدیث نمبر ۵۰۸۳۔ کتاب الزیۃ۔ باب الطویل الجمۃ۔)
- ۵۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اپنی سنن ابی داؤد میں میرے علم کے مطابق سفیان ثوری عن عاصم بن کلیب کے ۲ روایتیں لکھی ہیں۔

- (i) حدثنا عبد الرزاق حدثنا الثوری عن عاصم بن کلیب عن ابیہ..... الخ (حدیث نمبر ۲۸۰۱ کتاب الفحایا۔ باب وایجو زمن السنن فی الضعایا)
- (ii) حمید بن غوار عن سفیان ثوری عن عاصم بن کلیب عن ابیہ..... الخ (حدیث نمبر ۳۱۹۲۔ کتاب الرجل۔ باب فی تطویل جمۃ)
- (اور ان احادیث پر سفیان ثوری کی تدلیس پر کوئی اعتراض نقل نہیں کیا)۔
- ۶۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے سنن ابن ماجہ میں میرے علم کے مطابق سفیان ثوری عن عاصم بن کلیب کی ۲ روایتیں نقل کی ہیں۔

- (i) حدثنا عبد الرزاق انبانا الثوری عن عاصم بن کلیب عن ابیہ..... الخ (حدیث نمبر ۳۲۲۰۔ کتاب الاضاحی۔ بابا تجوی من الاضاحی)
- (ii) سفیان بن عقیبة عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیہ..... الخ (حدیث نمبر ۳۷۶۷۔ کتاب اللباس۔ باب کراہیۃ کثرة الشعر)
- (اور ان روایات پر امام ثوری رحمہ اللہ کی عن عاصم بن کلیب کی روایت پر کوئی اعتراض نہیں لکھا۔)

لہذا اس تفصیل سے یہ بات بھی ظاہر ہوگئی کہ امام سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ کی عاصم بن کلیب سے مععن / عن والی روایت کی محدثین کرام نے تصحیح کی ہے اور ان کے نزدیک سفیان ثوری کی عاصم بن کلیب سے مععن روایات صحیح ہوتی ہیں لہذا حضرت عبداللہ بن مسعود کی ترک رفع یدین والی حدیث میں سفیان ثوری پر تدلیس کا الزام دلائل کی رو سے باطل ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ پر محدثین کرام کے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نے اپنی کتاب نور العینین ص ۱۳۰ تا ص ۱۳۳ پر تقریباً ۲۰ محدثین کرام سے حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی حدیث پر اعتراضات وارد کیے ہیں۔ ان تمام اعتراضات کا بنیادی محور ”ثم لا يعود“ کے الفاظ ہیں۔ مگر حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی حدیث ”ثم لا يعود“ کے الفاظ کے بغیر بھی ترک رفع یدین پر صراحۃً دلالت کرتی ہے۔ لہذا یہ حدیث اپنے تمام الفاظ کے ساتھ صحیح اور ثابت ہے۔ اور احناف کا دعویٰ بغیر ”ثم لا يعود“ بھی ثابت ہوتا ہے۔ ان تمام محدثین کرام نے تقریباً ”ثم لا يعود“ کے لفظ پر اعتراض کیا ہے۔ مگر اس حدیث کی سند جمہور محدثین کرام کے نزدیک صحیح ہے۔

نکتہ:

یہ بات ذہن نشین کر لی جائے کہ اس حدیث کی سند بالکل صحیح ہے اور اعتراض صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ پر ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نے ص ۱۳۰ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ پر حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی جرح نقل کی ہے ”لم یثبت حدیث..... ابن مسعود رحمہ اللہ“

(سنن ترمذی ۱/۵۰)

جواب:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے اس جرح کا راوی سفین بن عبد الملک ہے۔ سفیان بن عبد الملک حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے قدیم شاگرد ہے۔ (دیکھئے الکاشف ۲۳/۱ تہذیب الکمال ص ۴۳۵) جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حضرت عبداللہ بن مبارک بھی روایت کرتے ہیں۔ اور اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن مبارک کے متاخر راوی سوید بن نصر ہیں۔ (دیکھئے الکاشف ۳۳۰/۱ تہذیب التہذیب ۲۸۰/۲) لہذا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ جرح مرجوع ہے۔ اس تحقیق سے مندرجہ ذیل نقاط واضح ہوتے ہیں۔

- ۱۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی جرح قدیم تھی۔ لہذا جرح مرجوع ثابت ہوتی ہے۔
- ۲۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو خود روایت کیا ہے۔ (نسائی ۱۵۸/۱) جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جرح سے رجوع کر لیا تھا۔
- ۳۔ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کرنا اور پھر اسی حدیث کو روایت کرنا ابن مبارک کے قول میں تعارض بھی ثابت کرتا ہے۔ اور اس طرح دونوں قول ساقط قرار پائے گئے۔

۱۔ علامہ مغلائی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

ان عدم ثبات عند ابن المبارک لا يمنع من اعتبار رجاله والنظر فی رأیة والحديث يدور علی عاصم بن کلیب، وهو ثقة عند بن حبان، وابن سعد، واحمد بن صالح المعری، وابن شاهین، ويحيى بن معين وفسوى و غیر هم۔ (شرح ابن ماجہ ۵/۱۳۶۷)

لہذا زبیر علیہ کی صاحب کا ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کو نقل کرنا مردود ثابت ہوتا ہے۔

۲۔

امام شیخ الاسلام ابن دقیق العید مالکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

بیان عدم الثبوت اعبر عند المبارک لا يمنع من النظر فيه وهو يدور علی عاصم بن کلیب وقد وثقه ابن معين۔ (نصب الراية ۱/۳۵۹)

۳۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ترمذی ۵۹/۱ میں امام ابن مبارک کی جرح نقل کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو نقل کرنے کے بعد حسن صحیح کے الفاظ درج کیے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ترمذی کے نزدیک امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی جرح مرجوع یا ثابت نہیں تھی۔

۴۔

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن مبارک کی جرح نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ "ان عدم ثبوت اعبر عند ابن مبارک لا يمنع عن النظر فيه" وهو يدور علی عاصم بن کلیب، وقد وثقه ابن معين۔

(شرح سنن ابی داؤد ۳/۴۲)

۵۔

حافظ ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

حافظ ابن القطان القاسی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن مبارک کی جرح نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔ "والحديث عندی لعدالة رواه. أقرب الى صحة"

(بیان الوهم والالہام ۳/۳۶۷)

۶۔ محدث ماروینی رحمہ اللہ کا جواب:

علامہ علاؤ الدین الماروینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ”عن عدم ثبوته عند ابن المبارک معارض ثبوته غیرہ فان ابن حزم صحته فی المجالی وحسنہ ترمذی۔“ یعنی ابن مبارک کے نزدیک اس کا عدم ثبوت معارض ہے دوسروں کے نزدیک ثبوت کے ساتھ اور ابن حزم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے بخاری میں اور امام ترمذی نے حسن کہا ہے۔ (الجواہر النقی ۲/۷۷)

۷۔ محدث وصی احمد سورتی رحمہ اللہ کا جواب:

حضرت علامہ محدث وصی احمد سورتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ”الجواب قال الشيخ فی الامام بان عدم ثبوته عنده لا يمنع النظر فيه وهو يدور على عاصم وثقه ابن معين و اخرج له مسلم (تعلیق الحلی لمرآۃ فیہ الملی ص ۳۰۵) یعنی ابن مبارک کے نزدیک حدیث کا ثبوت نہ ہونا اس پر عمل کرنے سے نہیں روکتا کیونکہ اس حدیث کا دارودار عاصم بن کلیب پر ہے۔ اور امام ابن معین نے اس کو ثقہ کہا ہے اور امام مسلم نے روایت لی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ

زیر علیزئی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۱ پر امام شافعی رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کیا۔ ”امام شافعی نے ترک رفع یدین کی احادیث کو رد کر دیا کہ یہ ثابت نہیں ہیں۔ (کتاب الام ج ۷ ص ۲۰۱، سنن الکبریٰ ۲/۸۱، فتح الباری ۲/۲۲۰) قال الزعفرانی قال شافعی فی القدیم ولا یثبت (ترجمہ) زعفرانی نے کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ثابت نہیں ہے۔“

جواب:

زیر علیزئی صاحب سے عاجزانہ عرض ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے جرح کے الفاظ نقل کریں تاکہ قارئین کو یہ اندازہ ہو سکے کہ جرح کی حیثیت کیا ہے۔ لہذا ہمہم الفاظ کی جرح و تعدیل کے میدان میں کوئی حیثیت نہیں ہوتی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے جواب میں علامہ ماروینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قلت تقدم تصحيح الطحاوی ذلك عن والسند بذلك صحيح كما مروثبت مقدم علی النافی (الجواہر النقی ص ۷۹)

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ پہلے امام الطحاوی رحمہ اللہ کی تصحیح گزر چکی ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے اور ثابت نفی پر مقدم ہوتا ہے۔ آگے لکھتے ہیں، (جواہر النقی ص ۷۹) قول الشافعی بعد ذلك کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا بعد والا قول بھی یہی ہے کہ ان دونوں حضرات سے (حضرت علی بن ابی حمزہ اور امام عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ) ترک رفع یدین ثابت ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ

زیر علیز کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۱ پر امام احمد رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔

”امام احمد بن حنبل نے اس روایت پر کلام کیا۔“ (جزء رفع یدین: ۳۲، مسائل احمد روایت عبد اللہ بن احمد ۲۴۰/۱)۔

جواب:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مسائل احمد روایت عبد اللہ بن احمد ۲۴۰/۱ پر اس حدیث کے راویوں پر کوئی جرح نقل نہیں کی۔ امام احمد رحمہ اللہ نے صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ پر اعتراض وارد کیا ہے۔ مگر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین والی حدیث ثم لا يعود کے الفاظ کے بغیر بھی ترک رفع یدین پر نص اور دال ہے۔ ترمذی شریف ۵۹/۱ اور نسائی ۱۲۰/۱ اور ابوداؤد شریف ۱۱۶/۱ میں یہ حدیث ثم لا يعود کی زیادت کے بغیر نقل کی گئی۔

امام احمد نے اپنی مسند احمد ۲۸۷/۱ میں خود یہ حدیث امام وکیع سے نقل کی ہے۔ جس پر وضاحت ہو جاتی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حدیث مقبول اور قابل احتجاج اور صحیح تھی۔ لہذا زیر علیز کی صاحب کا امام احمد رحمہ اللہ کی جرح وہ بھی صرف ثم لا يعود کے الفاظ نقل کرنا مردود اور غلط ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کی مسند کے بارے میں قاضی شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

”کل ما كان في المسند فهو مقبول“

(ترجمہ) کہ مسند احمد کی ہر حدیث مقبول ہے۔ (نیل الاوطار ۲۰/۱)

امام احمد رحمہ اللہ کی جرح کی اصلیت معلوم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی جرح کے الفاظ مکمل نقل کیے جائیں۔

رقم ۷۱۳۔ قال أبي: حديث عاصم بن كليب رواه ابن ادریس فلم يقل: ”ثم لا يعود“ (كتاب العلل و معرفة الرجال ص ۳۷۰ رقم ۷۱۳)

رقم ۷۱۴۔ حدثني أبي قال: حدثنا يحيى بن آدم قال: اعلاء على عبد الله بن ادریس من كتابه عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود قال: حدثنا علقمه عن عبد الله قال: علمنا رسول الله ﷺ الصلاة: فكبر و رفع يديه ثم ركع، وطبق يديه وجعلهما بين ركبتيه، فبلغ سعداً فقال: صدق أخى قد كنا نفعل ذلك. ثم أمرنا بهذا وأخذ بركبتيه. (كتاب العلل و معرفته الرجال ص ۳۷۰ رقم ۷۱۴)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث پر کوئی جرح نہیں نقل کی صرف یہ لکھا ہے کہ ابن ادریس کی روایات میں ”ثم لا يعود“ کے الفاظ نہیں ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے جو الفاظ جزء بخاری رقم ۳۲ میں منقول ہیں ان میں تحریف ہوئی ہے۔ جزء رفع یدین کے الفاظ ہیں ”وقال احمد بن حنبل عن يحيى بن آدم: نظرت في كتاب عبد الله بن ادریس عن عاصم بن كليب ليس فيه ”ثم لا يعود“۔“

جزء رفع یدین رقم ۳۲ میں الفاظ ”نظرت في كتاب عبد الله بن ادریس عن عاصم بن كليب ليس فيه ثم لا يعود“ میں تحریف اور گڑبڑ ہے۔ لہذا جزء رفع یدین: ۳۲ کا حوالہ پیش کرنا علمی زیادتی اور تحریف ہے۔ اس عبارت کے علاوہ بھی جزء رفع یدین کی عبارت میں گڑبڑ موجود ہے۔

نوٹ:

امام احمد نے "ثم لا يعود" کے زیادتی کا اعتراض بھی امام سفیان ثوری رحمہ اللہ پر نہیں بلکہ امام وکیع رحمہ اللہ پر کیا ہے۔

لہذا سطور بالا تحقیق سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حدیث سنداً اور متناً (بغیر ثم لا يعود) بھی مقبول اور قابل احتجاج ہے۔ لہذا امام احمد رحمہ اللہ کو اس حدیث کے جارحین میں شمار کرنا غلط اور مردود ہے۔

امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۱ پر امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔

"هذا خطأ يقال: وهم الثوري فقد رواه جماعة عن عاصم وقالوا اكلهم: أن النبي ﷺ افتتح فرفع يديه ثم رقع فطبق وجعلها بين الركبتين ولم يقل أحد ما روى الثوري"

ترجمہ: یہ حدیث خطا ہے کہا جاتا ہے کہ (سفیان) ثوری کو اس (کے اختصار) میں وہم ہوا ہے۔ کیونکہ ایک جماعت نے اس کو عاصم بن کلیب سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے نماز شروع کی پس ہاتھ اٹھائے پھر رکوع کیا اور تطبیق کی اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھا۔ کسی دوسرے نے ثوری والی بات بیان نہیں کی ہے۔ (علل الحدیث ۱/۹۶ رقم ۲۵۸)

جواب:

امام ابو حاتم رحمہ اللہ کی جرح چند وجوہات پر صحیح نہیں ہے۔

۱۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ پر علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے تشدد و معصیت کی جرح اور الفاظ نقل کیے ہیں (تذکرۃ الحفاظ ۸/۲) اور محدثین کرام کے نزدیک تشدد اور معصیت کی جرح مبہم قبول نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ کے الفاظ فقد رواہ جماعة عن عاصم..... ولم يقل أحد ما روى الثوري (علل الحدیث ۱/۹۶)

ترجمہ: ایک جماعت نے اس کو عاصم بن کلیب سے (تطبیق) روایت کیا..... اور کسی دوسرے نے ثوری والی بات بیان نہیں کی۔ یہ الفاظ صحیح نہیں معلوم ہوتے کیونکہ یہ عبارت صحیح نہیں کہ عاصم بن کلیب سے ایک جماعت نے تطبیق والی روایت کی نقل کی ہے۔ کیونکہ تطبیق والی روایات عاصم بن کلیب سے صرف اور صرف عبد اللہ بن ادریس رحمہ اللہ نے روایت کی اور کسی جماعت نے یہ روایت بیان نہیں کی ہے۔

۳۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے ابو حمید ساعدی رحمہ اللہ کی اثبات رفع یدین والی حدیث کو "نصار الحدیث المرسل" کہا ہے۔ کیا زبیر علیہ کی صاحب کو امام ابو حاتم کا قول قبول ہوگا۔ عجب تضاد ہے کہ ترک رفع یدین کی حدیث پر امام ابو حاتم کی جرح کو زبیر علیہ کی صاحب قبول کرتے ہیں اور اثبات رفع یدین کی ابو حمید ساعدی رحمہ اللہ حدیث پر جرح قبول نہیں کرتے۔

۴۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ اور ابو زرہ الرازی رحمہ اللہ دونوں سفیان ثوری رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"سفیان أحفظ من شعبه" علل الحدیث رقم ۲۹۹

"سفیان أحفظ الرجلین" علل الحدیث رقم ۲۸۳۸

امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ اور ابو زرہ الرازی رحمہ اللہ سفیان ثوری کو امام شعبہ رحمہ اللہ سے بڑا حافظ مانتے ہیں تو کیا۔ عبد اللہ بن ادریس رحمہ اللہ کے مقابلے میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی حدیث پر اعتراض کرنا صحیح ہے۔ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تو امام شعبہ رحمہ اللہ سے بھی بڑے حافظ اور محدث ہیں۔ اختلاف میں ترجیح بھی امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کو ہوتی ہے تو عبد اللہ بن ادریس کے فوقیت امام سفیان ثوری رحمہ اللہ پر کیسے ثابت ہوتی ہے۔ جب سفیان ثوری رحمہ اللہ جیسے ثقہ اور حافظ محدث کوئی حدیث بیان کریں تو متابعت کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ اور ثقہ کی زیادت تو زیر علیز کی صاحب خود مانتے ہیں۔

۵۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ترک رفع یدین والی حدیث پر سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس کا کوئی اعتراض نہیں اٹھایا۔ لہذا زیر علیز کی صاحب کا امام ابو حاتم رحمہ اللہ کی جرح نقل کرنا تحقیق کی روشنی میں غلط اور مردود ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نور العینین ص ۱۳۱ پر امام دارقطنی رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔ ”امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے غیر محفوظ قرار دیا ہے۔“ (کتاب العلل للدارقطنی ۵/۱۷۳۔ رقم ۸۰۴)

جواب:

قاری کرام سے التجا ہے کہ یہ نقطہ پیش نظر رہنا چاہیے کہ الحمد للہ احناف کا دعویٰ بغیر ”ثم لا يعود“ کے بغیر بھی ثابت اور محفوظ ہے۔ زیر علیز کی صاحب نے امام دارقطنی

کا پورا قول نقل نہیں کیا۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ اس حدیث کی تصحیح کرنے کے بعد اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ”واسنادہ صحیح“ وفيه لفظة لسيت بمعقوف“ (کتاب العلل ۵/۱۷۲) اس کے بعد وضاحت سے تصریح کرتے ہیں۔ ”ولیس قول من قال: ثم لم يعد محفوظاً۔“ (کتاب العلل ۵/۱۷۳) امام دارقطنی رحمہ اللہ کے قول سے یہ واضح ہو گیا کہ ان کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے جبکہ اعتراض صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ پر تھا۔ جبکہ پہلے یہ تصریح ہو چکی ہے کہ احناف کا دعویٰ ”ثم لا يعود“ کے بغیر بھی ثابت ہے۔

حافظ ابن حبان رحمہ اللہ کے اعتراض کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نور العینین ص ۱۳۱ پر امام ابن حبان رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔ ”هو في العقيقة أصغف شي يعول عليه لأن له علا بطله“ یہ روایت حقیقت میں سب سے زیادہ ضعیف ہے کیونکہ اس کی علتیں ہیں جو اسے باطل قرار دیتی ہے۔ (تلخیص الحمیر ۱/۲۲۲) (البدرا المنیر ۳/۲۹۲)

جواب:

حافظ ابن حبان کی جرح مبہم ہے۔ جبکہ جرح مبہم عند الحمد ثین بالکل قابل قبول نہیں ہوتی ہے۔ دوسرا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور حافظ ابن حبان کے درمیان سند موجود نہیں ہے۔ اور جب تک اصل کتاب موجود نہ ہو جرح کی حقیقت کا اندازہ کرنا مشکل اور نامناسب ہے۔ میری تحقیق میں حافظ ابن حبان رحمہ اللہ سے کتاب صلوٰۃ منقول نہیں ہے۔ لہذا اصل عبارت کے بغیر اسے جرح کو پیش کرنا غلط اور مردود ہے۔

امام یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر (نمبر ۸) کے تحت صرف امام یحییٰ بن آدم کا نام ذکر کیا ہے۔ (جزء رفع یدین: ۳۲، تلخیص الجیر ۱/۲۲۲)

جواب:

زبیر علیہ کی صاحب سے مؤدبانہ عرض ہے کہ اگر ان میں علمی اور تحقیقی ذوق ہے تو امام یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ کے جرح کے الفاظ نقل کریں۔ اگر امام یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ سے جرح کے الفاظ منقول ہوتے تو زبیر علیہ کی صاحب ضرور درج کرتے مگر کیونکہ ان سے کوئی جرح ہی ثابت نہیں لہذا امام یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ کے نام پر ہی اکتفا کیا۔ امید ہے کہ زبیر علیہ کی صاحب فہرست میں سے امام یحییٰ بن آدم کے نام خارج کر کے اس سے رجوع کریں گے۔

امام ابو بکر احمد بن عمر (و) بزار کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر امام بزار رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کیا ہے۔ ”ابو بکر بن عمر (و) بزار رحمہ اللہ نے اس حدیث پر جرح کی۔“

(البحر الزخار ۵/۴۷، التمهید ۹/۲۲۰)

جواب:

زبیر علیہ کی صاحب نے امام بزار رحمہ اللہ کے اعتراض نقل کرتے ہوئے صرف یہ لکھا ہے کہ امام بزار رحمہ اللہ نے اس حدیث پر جرح کی ہے۔ زبیر علیہ کی صاحب کو امام بزار

کی پوری عبارت نقل کرنی چاہیے تھی تاکہ یہ وضاحت ہو سکے کہ اعتراض کی حقیقت کیا ہے۔ امام بزار رحمہ اللہ نے اس حدیث پر جو اعتراض کیا ہے۔ ”وهذا الحديث رواه عاصم بن كليب وعاصم في حديثه اضطراب وه يسمافي حديث الرفع ذكره عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمه عن عبد الله انه رفع يديه في اول تكبيرة (البحر الزخار ۵/۴۷)

اس عبارت سے یہ واضح ہو گیا کہ امام بزار کا اعتراض اس کی سند پر نہیں بلکہ اس حدیث کے مرفوع اور موقف ہونے کا اشکال ہے۔ لہذا زبیر علیہ کی صاحب کا امام بزار رحمہ اللہ کا نام ذکر کرنا صحیح نہیں بلکہ باطل اور مردود ہے۔

نوٹ:- زبیر علیہ کی صاحب امام بزار رحمہ اللہ پر جرح کرتے ہیں اور ان کی توثیق کے قائل نہیں ہیں۔ لہذا ان کا قول کیسے پیش کر سکتے ہیں۔

امام محمد بن وضاح رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نور العینین ص ۱۳۳ پر امام محمد بن وضاح کا اعتراض نقل کیا ہے۔ ”محمد بن وضاح نے ترک رفع یدین کی تمام احادیث کو ضعیف کہا۔ (اتمهید ۹/۲۲۱)“

جواب:

زبیر علیہ کی صاحب نے امام محمد بن وضاح رحمہ اللہ کی جرح کی مکمل عبارت نقل نہیں کی۔ امام محمد بن وضاح کی عبارت کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔ ”محمد بن وضاح يقول الاحاديث الهی تروی عن النبی ﷺ فی رفع یدین ثم لا يعود ضعيفة كلهاء (اتمهید ۹/۲۲۱)“ کہ محمد بن وضاح نے کہا کہ وہ احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثم لا يعود کے الفاظ سے روایت کیا ہے۔ ضعیف ہیں۔

امام محمد بن وضاح کی اصل عبارت سے یہ واضح ہو گیا کہ ان کا اعتراض صرف **ثم لا يعود** کے الفاظ پر ہے۔ جبکہ یہ وضاحت ہو چکی ہے کہ احناف کا دعویٰ بغیر **ثم لا يعود** کے بھی ثابت ہیں۔ لہذا زیر علیز کی صاحب کا امام محمد بن وضاح کے قول سے استدلال باطل اور مردود ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر صرف امام بخاری کا نام ہی ذکر کیا ہے۔ جزء رفع یدین: 32 تنقیص الحبر ۱۲۲۲/۱ المجموع شرح المہذب ۴۰۳/۳۔
جواب:

زیر علیز کی صاحب نے صرف امام بخاری رحمہ اللہ کا نام جارحین میں ذکر کیا ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ سے جرح کی کوئی عبارت نقل نہیں کی۔ لہذا امام بخاری کا نام نقل کرنا غلط اور باطل ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر خود اپنی کوئی جرح نقل نہیں کی اور اس حدیث کی سند پر کوئی اعتراض وارد نہیں کیا۔ لہذا امید ہے کہ زیر علیز کی صاحب اس قول سے رجوع کر چکے۔

امام ابن القطان الفاسی رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نور العینین ص ۱۳۳ پر لکھتے ہیں۔

ابن القطان الفاسی رحمہ اللہ سے زیلعی حنفی نے نقل کیا کہ انہوں نے اس زیادت (دوبارہ نہ کرنے) کو خطا قرار دیا (نصب الریقا ۳۹۵)

جواب:- زیر علیز کی صاحب کا ابن قطان الفاسی رحمہ اللہ کا نام جارحین میں ذکر کرنا

باطل ہے۔ اور خود لکھتے ہیں ”مجھے یہ کلام ”بیان الوهم ولا یہام میں نہیں ملا (۳/۳۶۵) تاہم اشارہ ضرور ملتا ہے۔“ (۳/۳۶۶)

امام ابن قطان الفاسی ۳/۳۶۷ میں اس حدیث کی تصحیح کے قائل ہیں۔

امام ابن قطان لکھتے ہیں۔ ”والحدیث عندی . لعدالة . رواه . أقرب الى صحة“
امام ابن قطان الفاسی رحمہ اللہ صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ سے مطمئن نہیں۔ جب کہ یہ عرض ہو چکی ہے کہ احناف کا دعویٰ ثم لا يعود کے بغیر اول مرة واحدة اول تکبیرہ، اول مرة کے ساتھ بھی ثابت ہے۔

امام عبدالحق الاشہیلی رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ لکھتے ہیں۔

عبدالحق الاشہیلی نے کہا: ”لا یصح“ (الاحکام الوسطی ۱/۳۶۷)۔

جواب:

امام عبدالحق الاشہیلی رحمہ اللہ کے جرح کے الفاظ لا یصح مبہم ہے۔ اور عند الحمد شین مبہم جرح مردود ہوتی ہے۔ امام ابن قطان الفاسی رحمہ اللہ نے عبد اللہ الاشہیلی رحمہ اللہ کی کتاب الاحکام الوسطی کے رد میں بیان الوهم والا یہام والواقعین فی کتاب الاحکام لکھی ہے۔ لہذا امام عبدالحق الاشہیلی کا حوالہ دینا غلط ہے۔ اور امام ابن قطان الفاسی رحمہ اللہ اس حدیث کی تصحیح کے قائل ہیں۔

امام ابن ملقن رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نور العینین ص ۳۳۳ پر لکھتے ہیں۔

ابن ملقن رحمہ اللہ شافعی (۸۰۴) نے اسے ضعیف کہا۔ (البدرا لمیز ۳/۴۹۳)

جواب:

امام ملقن رحمہ اللہ نے اسے ضعیف کہا کہ جرح مبہم کی ہے۔ لہذا جرح مفسر قابل قبول ہوتی ہے اور جرح مبہم عند المحدثین ناقابل قبول ہے۔ لہذا امام ابن ملقن رحمہ اللہ کا قول پیش کرنا صحیح نہیں۔

امام النووی رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نور العینین ص ۳۳۳ پر لکھتے ہیں۔

النووی نے کہا ”اتفقوا علی تضعیفه“ (خلاصۃ الاحکام ۳۵۴/۱) یعنی امام

ترمذی کے علاوہ سب متقدمین کا اس حدیث کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔

جواب:

امام نووی رحمہ اللہ کا یہ دعویٰ اجماع صحیح نہیں جب کہ جمہور محدثین کرام اس حدیث کے تصحیح کے قائل ہیں۔ اور جو محدثین کرام سے اس حدیث پر جرح منقول ہے ان کا اعتراض صرف اور صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ پر ہے۔ جب کہ احناف کا دعویٰ ”بغير ثم لا يعود“ کے بھی ثابت ہے۔

امام بن نصر المروزی رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نور العینین ص ۱۳۳ پر (۱۹) نمبر کے تحت امام محمد بن نصر

المروزی کا نام نقل کیا ہے۔ بحوالہ نصب الرایۃ (۳۹۵/۱) والاحکام الوسطی (۳۶۷/۱)

جواب:

امام ابن قطان الفاسی نے امام محمد بن نصر المروزی کا اعتراض صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ پر نقل کئے ہیں اور امام ابن قطان رحمہ اللہ نے امام بن نصر المروزی رحمہ اللہ کی ثم لا يعود پر اعتراض نقل کرنے کے بعد اس حدیث کی تصحیح نقل کی ہے۔ اور امام محمد بن نصر کے اعتراض کا جواب دیا ہے۔ دیکھیے (بیان الوهم والایہام الواقعین فی کتاب الاحکام ۳/۳۶۷) ویسے بھی ثم لا يعود کے الفاظ کے بغیر بھی احناف کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے۔ لہذا زیر علیز کی صاحب کا امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ کا نام جارحین میں صحیح نہیں ہے۔

امام دارمی رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زیر علیز کی صاحب نور العینین ص ۱۳۳ پر (۱۰) نمبر کے تحت امام دارمی رحمہ اللہ

کا نام نقل کیا ہے۔ بحوالہ تہذیب السنن ۲/۴۴۹۔

جواب:

زیر علیز کی صاحب کا یہ حوالہ مردود ہے کیونکہ ابن قیم الجوزی رحمہ اللہ اور امام دارمی رحمہ اللہ کے درمیان سند نامعلوم ہے۔ لہذا بے سند قول کو پیش کرنا مردود ہے۔

امام بیہقی رحمہ اللہ کی جرح کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیہ کی نور العینین ص ۱۳۳ پر (۱۸) نمبر کے تحت امام بیہقی رحمہ اللہ کا نام نقل کیا ہے۔ بحوالہ تہذیب السنن الحافظ ابن قیم النجولیہ (۲/۴۳۹) و شرح المہذب نووی (۳/۴۰۳)۔

جواب:

حافظ ابن قیم و امام نووی رحمہ اللہ اور امام بیہقی رحمہ اللہ کے درمیان سندنا معلوم ہے۔ لہذا زبیر علیہ کی صاحب کا اس بے سند حوالہ کو پیش کرنا باطل اور مردود ہے۔

امام حاکم کے اعتراض کا تحقیقی جائزہ

زبیر علیہ کی صاحب نے نور العینین ص ۱۳۳ پر (۱۵) نمبر کے تحت امام حاکم کا نام ذکر کیا ہے۔ (البدرا المنیر ۳/۴۹۳)

جواب:

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے دیگر علمائے کرام اور امام حاکم رحمہ اللہ کے تمام اعتراضات نقل کر کے اس کا تفصیلی رد لکھا ہے۔

”و قال حاکم خبر ابن مسعود مختصر و عاصم بن کلیب لم یخرج حدیثه فی الصحیح و لیس کما قال فقد احتج به مسلم الا انه لیس فی الحفظ کا ابن شہاب و امثاله و اما انکار سماع عبدالرحمن عن علقمة

فلیس بشیئی فقد سمع منه ثقہ و هذا الحدیث اوی باربعة الفاظ احدها قوله فرفع یدیه فی اول مرة ثم لم يعد والثانیہ فلم یرفع یدیه الامرة الثانیہ فرفع یدیه فی اول مره لم یذكر سواها والرابعة فرفع یدیه مرة واحدة والادرج ممکن فی قوله ثم لم يعد و اما باقیها فاما ان یکون قد روی بالمعنی و اما ان یکون صحیحاً۔ (تہذیب السنن مع مختصر السنن ۱/۳۶۸)

ترجمہ: امام حاکم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کی حدیث لمبی حدیث سے مختصر کی گئی ہے اور اس کے راوی عاصم بن کلب کی حدیث صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں نہیں ہے۔ ابن قیم فرماتے ہیں کہ ایسا نہیں جیسا کہ امام حاکم رحمہ اللہ نے کہا ہے۔ پس اس کی حدیث امام مسلم رحمہ اللہ نے بطور حجت صحیح مسلم میں روایت کی ہے۔ مگر حافظ زہری رحمہ اللہ جیسے راویوں کے مثل نہیں اور باعلقمہ سے عبدالرحمن کے سماع کا انکار تو یہ بھی کوئی چیز نہیں ہے۔ پس عبدالرحمن نے علقمہ سے سنا ہے اور وہ ثقہ ہے اور حضرت ابن مسعود کی یہ حدیث چار قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔ (۱) پہلی مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے دوسری مرتبہ نہیں اٹھائے۔

(۲) پہلی مرتبہ کے علاوہ ہاتھ نہیں اٹھائے۔ (۳) پہلی مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے اور (۴) ایک ہی مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اس حدیث میں لفظ ثم لم یجد کا مدارج ہوتا تو ممکن ہے لیکن باقی الفاظ حدیث یا روایت بالمعنی ہیں یا اسی طرح صحیح ہیں۔“

اس عبارت سے وضاحت ہو گئی کہ ابن قیم النجولیہ نے اس کی سند اور متن کو صحیح کہا ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے لفظ ثم لا یجد کے اور اج کا صرف امکان اظہار کیا، قطعی طور پر اور اج کا اظہار نہیں کیا۔ لہذا معلوم ہوا کہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے امام حاکم اور دیگر محدثین کرام کا جواب اور رد لکھا اور اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔

جمہور محدثین کرام اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تصحیح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین والی حدیث کو جمہور محدثین کرام نے تصحیح اور روایت کی ہے اور جمہور محدثین کے بارے میں مفصل تحقیق درج ذیل ہے۔

۱۔ امام طحاوی رحمہ اللہ ۳۲۱ھ - "صحیح"۔

(شرح معانی الآثار ۱۵۴/۱، ۲۳۳)

۲۔ امام ترمذی رحمہ اللہ ۲۷۹ھ - "حسن صحیح"۔

(سنن ترمذی ۱/۶۲)

۳۔ امام ابوداؤد ۲۵۵ھ - "سکوت"۔

(سنن ابوداؤد ۱/۱۱۶)

۴۔ امام نسائی ۳۰۳ھ - "انج بہ / روی لہ"۔

(سنن نسائی ۱/۱۱۶)

۵۔ ابوبکر بن ابی حمیہ رحمہ اللہ - "انج بہ / روی لہ"۔

(مسند ابن ابی حمیہ ۱/۱۵۹، ۲۳۶)

۶۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ۲۴۱ھ - "انج بہ / روی لہ"۔

(مسند احمد ۱/۳۸۸)

۷۔ امام ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ ۴۵۶ھ - "ہذا الخبر صحیح"۔

(محلی ابن حزم ظاہری ۳/۸۸)

۸۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ ۳۸۵ھ - "واسنادہ صحیح"۔

(العلل الوردیة ۲/۵، ۲۷۷) (الملائی المصنوعہ ۳/۱۹)

۹۔ امام ابن القطان القاسی رحمہ اللہ - "أقرب الی الصحیح"۔

(بیان الوہم والایہام ۳/۳۶۷) (الملائی ۳/۱۹)

۱۰۔ امام ابویعلیٰ موصلی رحمہ اللہ ۳۰۷ھ - "انج بہ / روی لہ"۔

(مسند ابویعلیٰ موصلی ۵/۱۳۸)

۱۲۔ امام محون بن سعید المصری رحمہ اللہ -

(المدونہ الکبریٰ ۱/۶۱)

۱۳۔ امام ابن ترکمانی المارونی رحمہ اللہ - "حدیث علی شرط مسلم"۔

(الجواہر النقی علی بیہقی ۲/۷۸)

۱۴۔ امام علاؤ الدین مغلطائی ۷۲۲ھ - "صحیح"۔

(شرح ابن ماجہ ۵/۱۳۶۷)

۱۵۔ امام بدر الدین عینی رحمہ اللہ ۸۵۵ھ - "صحیح"۔

(شرح سنن ابی داؤد ۳/۳۴۱)

۱۶۔ حافظ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ ۸۷۹ھ - "صحیح"۔

(التعریف الاخبار بترجیح احادیث الاختیار قلمی رقم ۱۶۷)

۱۷۔ علامہ زیلعی رحمہ اللہ ۷۲۲ھ - "صحیح"۔

(نصب الرایۃ ۱/۳۹۵)

۱۸۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ۸۵۲ھ - "صحیح"۔

(الدراۃ ۱/۱۵۰)

۱۹۔ امام بوصیری رحمہ اللہ۔

(الاتحاف ۱/۲۰۰ قلمی)

۲۱۔ امام محدث جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ ۹۱۱ھ - "صحیح"۔

(الملائک المصنوعة ۱۹/۳)

۲۲۔ علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ - "صحیح"۔

(نصب الرایۃ ۱/۳۹۵)

۲۳۔ حافظ ابن قیم الجوزیہ - "صحیح"۔

(تہذیب السنن مع مختصر السنن ۱/۳۶۸)

۲۴۔ امام منذری رحمہ اللہ - "سکوت"۔

(مختصر المنذری ۱/۳۶۷)

۲۵۔ علامہ عابد سندھی المدنی رحمہ اللہ ۱۲۵۷ھ - "صحیح"۔

(مواہب الطیفہ قلمی ص ۲۵۹)

۲۶۔ علامہ محدث شیخ ہاشم سندھی رحمہ اللہ - "صحیح"۔

(کشف الرین ص ۵۶)

۲۷۔ علامہ محدث مخدوم عبداللطیف سندھی رحمہ اللہ ۱۱۸۹ھ - "صحیح"۔

(ذب ذبابات الدراسات ۱/۶۰۸-۶۰۹)

۲۸۔ علامہ محدث وصی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ - "صحیح"۔

(اتعلیق الحلی لما فی مبیۃ المصلی ص ۳۰۵)

۲۹۔ امام ابن ہمام رحمہ اللہ۔

(فتح القدر)

۳۰۔ مولوی نذیر حسین دہلوی غیر مقلد۔

(فتاویٰ نذیریہ ۱۰/۴۴۱۔ فتاویٰ علماء حدیث ۳/۱۴۰)

۳۱۔ علامہ احمد شاہ کریم غیر مقلد۔ - "وہو حدیث صحیح"۔

(حاشیہ محلی ۳/۸۸)

۳۲۔ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ ۱۰۱۲ھ۔

(مرقاۃ المفاتیح ص ۲۵۶)

۳۳۔ علامہ ظہیر الدین نبوی - "صحیح"۔

(آثار السنن ۱/۱۰۳)

۳۴۔ علامہ انور شاہ کشمیری - "صحیح"۔

(نیل الفرقدین ص ۶۴)

۳۵۔ علامہ شعیب الاداؤط غیر مقلد - "صحیح"۔

(حاشیہ شرح السنۃ ۳/۲۴)

۳۶۔ علامہ زہیر الشاولیش غیر مقلد - "صحیح"۔

(حاشیہ شرح السنۃ ۳/۲۴)

۳۷۔ علامہ عطاء اللہ حنیف غیر مقلد - "صحیح"۔

(تعلیقات سلفیہ علی سنن الترمذی ۱۲۳)

۳۸۔ علامہ ابو عبد الرحمن محمد عبد اللہ پنجابی غیر مقلد - "صحیح"۔

(عقیدہ محمدیہ ۲/۱۱۶)

۳۹۔ علامہ شبیر احمد عثمانی - "صحیح"۔

(فتح الملم ۲/۱۲)

۳۰۔ علامہ ناصر الدین البانی - "صحیح"۔

(تعلیقات مشکوٰۃ رقم ۸۰۹، صحیح نسائی ۱/۲۲۰، صحیح ترمذی ۱/۸۲)

۳۱۔ علامہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۲/۲۹۳ عبید اللہ غیر مقلد)

۳۲۔ علامہ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔

(شرح موطا ص ۸۹)

۳۳۔ مولانا ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد - "صحیح"۔

(واضح البیان ص ۳۹۹)

۳۴۔ ڈاکٹر الشریف منصور بن عون - "صحیح"۔

(مرویات ابن مسعود رحمۃ اللہ علیہ ۱/۴۸۷)

۳۵۔ محدث الفقہ سید محمد مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۰۵ھ - "صحیح"۔

(عقود الجواهر المذیبة ۱/۱۰۲)

۳۶۔ محدث مورخ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ۷۷۴ھ - "روی لہ"۔

(جامع المسائید والسنن ۲/۲۷۶ رقم ۳۹۶)

۳۷۔ محدث عبدالمعطل آئین قلجی اسنادہ - "صحیح"۔

(حاشیہ جامع المسائید ۲/۲۷۶)

۳۸۔ سید ہاشم عبد اللہ یمانی رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔

(حاشیہ درایہ ۱/۱۵۰)

۳۹۔ علامہ عبدالقادر الارناؤط - "اسنادہ صحیح"۔

(حاشیہ جامع الاصول ۵/۳۰۲)

۵۰۔ دکتور طاہر محمد دریری - "تحسین"۔

(تخریج احادیث المدوۃ ۱/۴۰۳)

۵۱۔ علامہ حسین سلیم اسد - "اسنادہ صحیح"۔

(حاشیہ مسند ابی یعلیٰ موصلی رقم ۵۳۰۲)

۵۲۔ امام ابوعلی طوسی رحمۃ اللہ علیہ - "تحسین"۔

(مختصر الاحکام للطوسی ۲/۱۰۳)

۵۳۔ شیخ الامجد شمس محمد حسن السنہلی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۰۵ھ - "صحیح"۔

(تسبیح النظام فی مسند الامام ص ۵۱)

۵۴۔ حافظ عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ الشافعی ۴۸ھ - "سکوت"۔

(المہذب فی اختصار السنن الکبیر ۱/۵۲۵ رقم ۲۲۶۸)

۵۵۔ حافظ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ ۵۲۵ھ

(بداية المجتهد ص ۹۹/۳)

۵۶۔ حافظ ابن عبدالحادی رحمۃ اللہ علیہ ۷۷۴ھ - "مائل بہ صحیح"۔

(تنقیح التحقيق ۲/۱۳۰)

۵۷۔ مولانا محمد صدیق نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ - "صحیح"۔

(انوار المحمود شرح ابی داؤد ۱/۲۰۰)

میں نے اس کتاب میں الحمد للہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی ترک رفع یدین پر حدیث کا تحقیقانہ تجزیہ کیا۔ میری اس تحریر کا مقصد کسی مسلک پر طعن و تشنیع کرنا نہیں ہے اور نہ ہی کسی عالم پر اعتراض کرنا مقصود ہے۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ رفع یدین نہ کرنے کی وجہ سے کسی شخص کو لعن طعن اور الزام لگانا صحیح نہیں ہے۔ ترک رفع یدین نبی

کریم رحمۃ اللہ علیہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔ لہذا ترک رفع یدین کرنے والے شخص کی نماز کو ناقص کہنا تحقیق اور دلائل کی روشنی میں کہنا غلط ہے۔ میری اس تحقیق سے اتفاق یا اختلاف پڑھنے والے کا بنیادی حق ہے مگر میری یہ درخواست ہے کہ میری تحقیق کا غیر جانبدارانہ ماحول میں مطالعہ کیا جائے اور اگر کسی بات یا تحقیق سے اختلاف ہو تو دلائل کی روشنی میں آگاہ کریں اور اگر اتفاق ہو تو اس پر عمل کیا جائے۔ ہر مثبت تنقید کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کہ ہوں کہ میری اس تحقیق کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

ضیاء العلوم پبلی کیشنز

راولپنڈی - پاکستان

مطبوعات

